اللّٰهم صلّ علی محمدٍ و علی آلِ محمدٍ و بارک و سلم

اندنون فضلِ خداوندِ عالم و تصدقِ رسولِ اکرم سے رسالۂ معدنِ اجر و حسنات

نسخہ مخزنِ خیر و برکات تحفۂ مقبولِ جنابِ سرورِ انام ہدیۂ منظورِ نظرِ اہلِ اسلام یعنے

فضائل و آداب درود و سلام

کہ جسمین درود خوانی کے عمدہ عمدہ فائدے اور نتیجے بتفاسیرِ مستندہ مسطور ہین

اور عجیب عجیب نکتے اور لطیفے بدلائلِ معتمدہ مذکور ہین بڑی کوشش و اہتمام سے

قابل درود پڑھنے والا تو صلِّ علی کہنے کے چھپا

یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما

درین ہنگام کہ بہ انضمام توفیق خدای علام تمام بہ فیض ضیعام سالہ نافعہ آنام موسومہ بہ منقبت اہل اسلام مسمی بہ تاریخی نام

فضائل و آداب درود و سلام ۱۲۶۶

حسب ایماء عمدۃ تاجران عظیم المقام بدر سوداگران فخیم الاحتشام منشی محمد عبد الستار خان صاحب انعم اللہ علیہ الی یوم القیام

در مطبع اسعدی واقع چھاؤنی ٹونک رونق انطباع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خصص رسولہ فی جمیع ارکان المخلوقات بخصائلہ الجمیلۃ وشمائلہ النبیلۃ وعظمہ تعظیما وفضلہ علی سائر اعیان الموجودات بفضائلہ الجلیلۃ وفواضلہ الجزیلۃ وکرمہ تکریما ولنعم ما قیل فی شانہ

اللہ عظم قدر جاہ محمد
حمدِ خدا نعتِ شفیعِ الامم
اور سیاہی ہو تمامی بحور
اسکا عوض حق نے دیا ہو تو ہو
آپ خدا اور فرشتے تمام
ہو متواب بھیجیے یہ التزام

وانالہ فضلا لدیہ عظیما
بندہ عاجز سے ہو کیونکر رقم
تا بقیامت لکھیں نے شعور
یعنی کہا صلّوا اور سلّموا
پڑھتے ہیں اور شہ پہ صلوۃ و سلام
سال و مہ و روز و شب و صبح و شام

فی محکم التنزیل قال لخلقہ
خامہ اگر شاخ نباتات ہو
تو بھی یک حرف ادا ہو وے رقم
منت و شکر و کرم عز و جل
حکم کیا ہمکو بھی اس بات کا
بھیجیے اوس شہ پہ درود و سلام

صلوا علیہ وسلموا تسلیما
لوح رقم سطح سماوات ہو
پھر بھی اس شکر سے محروم ہم
کیسا ملا ہم کو یہ نعم البدل
شکر ہو بس اوسکی عنایات کا
آل و اصحاب اوسکے تمام

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفی ما جاء الا رحمۃ للعالمین

امابعد یہ ابجد خوانِ دبستانِ ہیچ نشاسی عبد العلی مدراسی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ خدمت میں سالکانِ سنتِ خیر الانام و شائقانِ ذکرِ درود و سلام کے بصد عجز و نیاز عرض پرداز ہے کہ شوقِ تحصیلِ علم نے اس عاجز کو بفحوائی اطلبوا العلم ولو کان بالصین کے وطنِ مالوف قدیم سے جدا کر کے ایک مدت تک ملکون ملکون پھرایا لیکن بانقلابِ زمانہ و قیمتنا آب و دانہ کہین سے سلسلہ تحصیلِ علم کا ہاتھہ آیا آخر کار عنایتِ پروردگار کی رہنمائی اور ہدایت کردگار کی ہمراہی سے منزلِ مقصود تک کہینچ لایا یعنی شہر لکھنؤ مین پہونچا یا بیگمان راہ بسر منزلِ مقصود بہم گر گند بدرقۂ لطف تو ہمراہی ما بارے یہان کتاب علم مین چند صرف اوقات عزیز ہوئی سیاہی اور سفیدی مین کچھ تمیز ہوئی ایک دن یکمترین آفاق حسب اتفاق تاجر متاع خوش نیتی سوداگر کالائی بلند ہمتی ہمتن خلق و سراپا احسان

حافظ محمد عبد الستار خان سلمہ الرحمن کی خدمت سراپا افادت مین حاضر تھا کچھ تذکرہ فضائلِ درود و سلام کا
درمیان مین آیا اونھون نے بنظرِ افادہ برادران مومنین و بغرضِ افاضۂ عامۂ مسلمین کے زبانِ مبارک سے فرمایا اگرچہ
فضائل اور آداب درود و سلام کے عربی اور فارسی کی کتابون مین شرح و بسط سے مسطور ہین لیکن بیچارے عوام
کم استعداد ونکے اونکے مطالب سے محض محجوب ہین اور فی زمانناحال یہ ہو کہ علمِ عربی کا طالبِ صادق مفقود ہی بلکہ فارسی
کا بھی شائقِ کامل معدوم الوجود کسی کو تکمیلِ علوم کا ذوق ہو نہ تحصیلِ فنون کا شوق لہٰذا ایک رسالہ مختصرہ
اس باب مین بزبانِ اردو و قریب الفہم خاص و عام بروایاتِ کتبِ معتبرہ و بسندِ احادیثِ صحیحہ تالیف کیا جائے تو ہر آئینہ
باعثِ قبولِ ہزاران حسنات ہو اور موجبِ حصولِ فراوان برکات طالبین کو شاہدِ مقصود بے تکلف جلوہ دکھائے
اور شائقین کو گوہرِ مدعا بے خوض و فکر ہاتھ آئے ایک تو اون کا فرمانا دوسرے حقیر نے بھی اس امرِ خطیر کی تعمیل کو سعادتِ
دارین جانا آداب و فضائلِ درود و سلام وما یتعلق بہما من الفوائد والاحکام کو کتبِ معتبرہ سے انتخاب کر کے حوالۂ
قلمِ عجز رقم کیا اور اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور تین مقاصد اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا باعتبارِ سنہ ابتدای رسالہ کے ہم
تاریخی اسکا **فضائل و آدابِ درود و سلام** ہی اور لزوی سالِ اختتام کے **کتاب درود شریف** اسکا
١٢٩٦ھ ١٢٩٧ھ
نام ہی ناظرینِ عیب پوش اور رہبرینِ حق نیوش سے التجا ہی کہ اگر کسی جا کوئی غلطی یا خطا اس خود غلط سے وقوع مین
آئی ہو تو لازمِ بشریت جا کر قلمِ اصلاح سے درست کر کے غلطی مٹائین اور بعینِ عنایت چشم پوشی کو کام فرما کر انگشت نمائی
سے ہاتھ اٹھائین اور جو حضرات کہ اس سے کچھ فائدہ حاصل کرین لازم ہی کہ اس عاصی و رُوسیاہ و صاحبِ فرمائش کو بھی دعای خیر مین
شامل کرین ع بر کریمان کارہا دشوار نیست اللہ تعالیٰ اس سعی کو مشکور فرمائے اور اس سے مسلمانونکو نفع پہونچائے

مقدمہ تفسیر آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ آخر تک لمؤلفہ

اینجا بیا کہ مبدا اسرار ربوبی ست	اینجا بیا کہ مطلع انوار احمدی ست	اینجا بیا کہ بزم نشاط و صلاح ست	اینجا بیا کہ محفل عیش مخلد ست
اینجا بیا کہ مسند و مسند نشین نگار	اینجا بیا کہ بسط بساط مراد ہست	اینجا بیا کہ عرش برین فرش پا ست	اینجا بیا کہ خیر سپہر محبت ست
اینجا بیا کہ ذکر صلوٰۃ و سلام ہست	اینجا بیا کہ کعبۂ ... ست	اینجا بیا کہ رحمت حق بیکرانہ ...	اینجا بیا کہ مہبط فیضان سرمد ست
اینجا بیا کہ اصل علی تو منتہی ست	اینجا بیا کہ لحن سرود محمدی ست	اینجا بیا کہ شمع جمالت فروغ ...	اینجا بیا کہ جلوہ حسن مجردی ست

ای سامعان اسرار تفسیر کلام الٰہی و ای شائقان ذکر حضرت رسالت پناہی جب حق سبحانہٗ تعالیٰ کو اظہارِ عظمت و تعظیم اعلانِ
عزت و تکریم نسبت شانِ رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم کے منظور ہوا تو ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰهَ
وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنے

بیشک اللہ تعالیٰ اور تمامی فرشتے اوسکے درود بہیجتے ہین نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی درود بہیجا کرو یعنی
کہو اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اور سلام بہیجو سلام یعنی کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

یہ دونون مضمون شب و روز پنجگانہ نماز مین ادا ہوتے ہین

چو گشت دوختہ بر قامت نبی آمد است | نشان حرمت صلوا علیہ بر بامست
بجامہ خانہ دین خلعت درود و سلام | نوشتہ اند چنین منصب شریف تمامست

اللہ جل شانہ نے اس آیت پاک کو ماہ شعبان دوسرے سال ہجرت کے مدینہ منورہ مین نازل فرمایا اور اپنے بندگان مومنین کو
اپنے حبیب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی علو شان عظمت اور رفعت قدر و منزلت سے آگاہ فرمایا ظاہر ہی کہ درود بہیجنا حق تعالیٰ کا
مع جمیع ملائکہ اپنے کے اور حکم کرنا مومنون کو ساتھ اوسکے نہایت اظہار توقیر و تعظیم ہی اور بغایت اعلان اعزاز و تکریم یہ کسی نبی پر ایسا
حکم آیا ہی نہ کسی فرشتے نے یہ رتبہ پایا ہی

عقل دور اندیش می داند کہ شیر نعمتی چنین | ہیچ دین پرور ندید و ہیچ پیغمبر نیافت

مخفی نرہے کہ صلوٰۃ نزدیک عبد اللہ بن عباسؓ اور اونکے تابعین کے مشترک لفظی ہی یعنی اگر منسوب بخدا ہی تو رحمت مراد
ہی اگرچہ بندے کے کلام مین ہو اور اگر منسوب بملائکہ ہی تو استغفار مراد ہی اور اگر مومنون کی طرف سے ہی تو دعا
مراد ہی اور ازہری نے تہذیب اللغات مین ابن اعرابی سے نقل کی ہی کہ اگر وحش و طیور کی جانب سے ہو تو تسبیح
مراد ہی اور نزدیک بعض محققین کے مشترک معنوی ہی یعنی موضوع ہی واسطے عطف اور افادہ الخیر کے کہ مشترک ہی
معانی مذکورہ مین اور مختار صاحب مغنی کا بہی یہی ہی اور تفسیر کبیر مین ہی کہ صلوٰۃ بمعنی دعا ہی چونکہ یہ معنی نسبت
شان حق تعالیٰ کے محمول نہین ہو سکتے تہے اسواسطے کہ دعا کے معنی غیر سے مانگنا ہی حق تعالیٰ خود مستغنی ہی اور کسیکا
محتاج نہین پس نہ دعا کریگا کسی کے حق مین بلکہ درود بہیجنا اوسکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ہی کہ اپنی رحمت
کاملہ اور عنایت خاصہ کو موافق رتبے اور لائق مرتبے آپکے نازل فرماتا ہی اور آپکے حق مین بالذات اور بنفسہ خیر و سلامت
چاہتا ہی اور درود بہیجنا فرشتون کا بخشش چاہنا ہی اور مومنین کا مدح اور ثنا اور دعا ہی اسطور پر کہ رحمت کاملہ کو بارگاہ
خداوندی سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے طلب کرین اور جانورون کا تسبیح ہی اور بعضون نے کہا کہ صلوٰۃ خدای تعالیٰ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تعظیم حرمت ہی اور صلوٰۃ فرشتگان اظہار کرامت ہی اور صلوٰۃ امتان طلب شفاعت ہی اور مجاہد
رحمہ اللہ نے کہا کہ صلوٰۃ خدای تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر توفیق و عصمت ہی اور صلوٰۃ ملائکہ عون و نصرت ہی اور صلوٰۃ
امتان اتباع و حرمت ہی پس لفظ صلوٰۃ کا ان معانی مذکورہ مین مشترک ٹہیرا اب اس آیہ کریمہ مین ایسے معنی لینا چاہیے
کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور مومنین اور وحش و طیور سب کی صلوٰۃ کو شامل ہو جائے جیسا کہ استعمال لفظ مشترک
کا حکم ہی اور وہ معنی تعظیم ہین اب معنی اس آیت کے یہ ٹہیرے بیشک حق تعالیٰ اور سب ملائکہ اوس کے

تعظیم رسول کریم کی بحقیقت بجالاتے ہین ای ایمان والو تم بہی تعظیم اونکی بجالاؤ جیسی تعظیم چاہیے ٥ درود و رحمت و
صلوات حضرت پر پڑہا کیجیے + جناب مصطفے پر رات دن بصل علیٰ کیجیے + کمالِ دین و ایمان کی اگر خواہش ہو ای یار و +
بدل توقیر اور تعظیم آن حضرت کیا کیجیے + روح البیان مین ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
دونون رخسارے نہایت خوشی سے سرخ ہوگئے اور فرمایا تم لوگ مجکو بشارت اور خوشخبری دو کہ ایسی آیت مجہپر نازل
ہوئی ہی کہ دنیا و مافیہا سے میرے نزدیک دوست تر ہی ٥ نوری اندرون اقبال درافتاد مرا + کہ ایوان خانہ
دل شطرب آباد مرا + صحابہ نے پوچہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیۂ کریمہ کی حقیقت سے ہمکو مطلع فرمائیے
آپ نے فرمایا یہ علم پوشیدہ ہی اگر تم اسکا سوال نکرتے تو مین تمکو اس سے مطلع نکرتا جانو تم کہ حق تعالیٰ نے میرے
درود پر دو فرشتے مقرر کیے ہین پس جسوقت کسی بندہ مسلمان کے نزدیک میرا ذکر ہوتا ہی اور وہ مجہپر درود بہیجتا ہی
تو وہ دونون فرشتے کہتے ہین غفر اللّٰہ لک بخشے اسد تجکو پہر اسد تعالیٰ اور اوسکے فرشتگان دونون فرشتون کے
جواب مین فرماتے ہین آمین اور اگر وہ درود نہین بہیجتا ہی تو وہ دونون فرشتے اوسپر نفرین کرتے ہین اور کہتے ہین
لا غفر اللّٰہ لک نہ بخشے اسد تجکو پہر اسد تعالیٰ اور اوسکے فرشتگان دونون فرشتون کے جواب مین کہتے ہین آمین

روح پیاوں کی ای خدا بہیج درود اور سلام		تازہ بتازہ سو صلوٰۃ لاکہون ہی تو بتو سلام	

جسطرح یہ آیۂ کریمہ نہایت تعظیم و تکریم جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر دلالت کرتی ہی اسیطرح کمال فضیلت
درود اور شرف و بزرگی درود خوان پر بہی دلالت کرتی ہی اسواسطے کہ موافق مضمون کرامت مشحون اس آیت کے
درود خوان وہ کام کرتا ہی جو اللہ جل شانہ اور فرشتے اوسکے کرتے ہین اور درود بہیجنا ایسا اشرف اور بزرگتر کام ہی کہ
مقصد اول اوسکا حق تعالیٰ و فرشتے اوسکے ہین اور درود پڑہتے مین موافقت اور فرمانبرداری حق تعالیٰ کی اور
موافقت فرشتون کی ہوتی ہی پس درود خوان بحکم کلام خیر الانام مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کے طہارت
اور عصمت مین کہ لوازم ذات ملکیہ ہی مشابہت رکہنے والا ہوگا اور عالم روحانی کے ساتہ آشنائی پائیگا ٥ خدا درود
نبی گفتہ است میگوینده مقربان ملک روا صبح ملکوت + توہم زبان بدرود و سلام او کشای + کہ بہرہ مند شوی از لوامع جبروت
دقیقہ حکمت درود بہیجنے مین حق تعالیٰ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ہی کہ قبل پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کے
فرشتون نے بخط نور ساق عرش مجید پر کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ لکہا دیکہا یقین جانا کہ یہ نام نامی اور
اسم گرامی کسی بڑے شخص کا ہی جو حق تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتہ لکہا ہی بیشک اسی کے واسطے حکم سجدہ کا ہوگا اور
یہی تمامی خلائق پر فضیلت رکہیگا ٥ گرچہ ظاہر مین ہوا آخر ظہور مصطفیٰ + خلقت آدم سے بہی تہا قبل نور مصطفیٰ

جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو فرشتون کو حکم ہوا کہ تم انکو سجدۂ تعظیمی کرو جنات فرشتون کے ذکر مین تھی وہ ظہور
مین نہ آئی اور حکم سجدہ کیا اور رہے کے واسطے ہوا تو فرشتون نے آپس مین کہا ہے ۔ نہ آن بود او کہ ما را در گمان بود + خیالے
داشتیم وفی چنان بود + پس بعضون کو افضلیت آدم علیہ السلام کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گمان ہوا سجدہ کی حقیقت سے
آگاہ نہ تھے ظاہر حکم پر آدم علیہ السلام کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتبہ مین بڑا جانا ہے ۔ فرشتون نے کیا سجدہ صفی کو
اسکی باعث سے + کوئی آدم سے پوچھے مرتبہ فرزند ارشد کا + حق تعالی نے انکے دفع شک کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی تا
افضلیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آدم علیہ السلام پر نسبت سجود ملائکہ کے ظاہر ہو جائے اور یہ کئی وجہون سے ثابت اور متحقق ہے
اول یہ کہ آدم علیہ السلام کو جو سجدہ کرنیکا حکم ہوا تھا وہ بھی آپ ہی کے طفیل ہوا اور حقیقت مین آپ ہی کی تعظیم کیواسطے
تھا کیونکہ نور احمدی اور جمال محمدی انکی جبین منور سے جلوہ گر تھا ہے ۔ مسجود ملائک جو ہوا آدم خاکی + پیشانی
مین تھا انکے اسی نور کا جھمکا + دوم یہ کہ سجدہ کرنے کا حکم فرشتونکو خاص تھا اور یہ تشریف اور امر بصلوۃ تمامی
فرشتون اور مومنین اور مومنات خواہ جن ہون خواہ انس سب کو عام ہو اور ظاہر ہو کہ تشریف عام بہ نسبت تشریف خاص
کے بمراتب افضل اور اعظم ہوتی ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + سوم یہ کہ حکم سجدے کا ایک مرتبہ وقوع
مین آیا تھا پہر منقطع ہو گیا پس تعظیم حضرت آدم علیہ السلام کی ایکبار سے زیادہ نہ ہوئی اور صلوۃ وسلام مین افاضہ انوار
رحمت اور اسرار قدس کا جمیع ازمنہ مین دائم اور مستمر ہو اور یہ حکم تا بہ قیامت علی سبیل الدوام باقی رہیگا ہے ۔ نبی
کلام تو محض ہدایت وحکمت + خمی پیام تو عین عنایت و رحمت + چہارم یہ کہ آدم علیہ السلام کو صرف فرشتون ہی نے
سجدہ کیا تھا حق تعالی اوس کا شریک نہ تھا اور مومنین اور اس صلوۃ وسلام مین حق تعالی بطور ملائکہ اور مومنین کے ساتھ
گویا ملائکہ کو یون ارشاد ہوا کہ ای فرشتو تم نے آدم علیہ السلام کو صرف ایک مرتبہ سجدہ کر کے گمان افضلیت کا کیا مین بنفس
نفیس فوق عرش سے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود وسلام بھیجتا ہون اور سب ایمان والون کو بھی اسکا
حکم کرتا ہون ہے ۔ ببا ببین کہ سیادت از کجا بکجا + کمال مرتبہ و شان رفعت او + اتی عاشقان محمدی
اس مقام سے اور ایک لطیفہ عاشقانہ نکلتا ہو وہ یہ ہو کہ درود اگرچہ بعد فرائض کے بجالانے کار سے افضل ہو لیکن یہان
رتبہ اس کا فرائض سے بھی بڑہ جاتا ہو اور ساری عبادتون پر سبقت لیجاتا ہو کیونکہ حق تعالی نے فرائض اور سایر عبادات کیلیے
صرف حکم دیا ہو اور کسی عبادت کو آپ خود نہین کیا ہو بخلاف درود کے کہ اوسکو اپنا وظیفہ کیا ہو اور سبکو اسکا حکم بھی دیا ہو عجب
راز و نیاز و محبت جتانے کا یہی انداز ہو من احب شیئا اکثر ذکرہ ہے ۔ عظیم ہیچ مضمون بلب بستن نمی آید
خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید + اس آیت پاک سے کمال عظمت و تعظیم جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

پائی جاتی ہی اور اس مین آپ پر درود وسلام بھیجنے کی بڑی تاکید ہی اسواسطے کہ اللہ جل جلالہ نے واسطے اظہار شرف ومنزلت
آپکے اور رغبت دلانے اپنے بندگان مومنین کے پہلے بذات خاص اپنا درود بھیجنا ثابت کیا جب حق تعالی باوجود اپنی بے پروائی
کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتا ہو تو بندگان مومنین کو بطریق اولی آپ پر درود بھیجنا چاہیے کیونکہ آپکی
شفاعت کے محتاج ہین پھر ملائکہ مقربین کا درود بھیجنا ارشاد فرمایا اور اپنا و ملائکہ کے درود بھیجنے کو لفظ اِنَّ کہ واسطے
تاکید اور تحقیق مضمون جملے کے موضوع ہی موکد کیا اور یُصَلُّوْنَ کو کہ صیغہ مضارع ہی استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہی
ارشاد فرمایا تا معلوم ہوجائے کہ ملائکہ بھی ہمیشہ درود بھیجتے ہین اور درود بھیجنا ملائکہ کا اسواسطے ہی کہ وہ بھی مثل
بنی آدم کے آفات اور بلیات اور نوازل قضا سے ڈرتے ہین اور مثل واقعہ ابلیس اور حادثہ ہاروت وماروت
کے حق تعالی سے پناہ مانگا کرتے ہین لہذا وہ بھی درود بھیجنے کی طرف محتاج ہوئے اور اسکو اپنی قبولیت دعا کیواسطے
وسیلہ گردانا تا ببرکت اسکے آفات اور بلیات سے محفوظ رہین بعد ازان اپنے ایمان والون کو خواہ جن ہون خواہ انس
بلفظ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خطاب کرکے درود وسلام بھیجنے کے حکم کو بکلمۂ تَسْلِیْمًا موکد کرکے فرمایا مثال
اسکی یون سمجھنا چاہیے کہ اگر کسی شہنشاہ اعظم کو اپنے کوئی وزیر معظم یا مصاحب مکرم کی ازراہ کمال شفقت کے اپنی
سب رعایا اور تابعین ارکان دولت اور داخلین قلمرو حکومت سے توقیر اور تعظیم کرانی منظور ہو تو اوسکی
دو صورتین ہین پہلی یہ کہ سب کو صرف حکم دیدے کہ تم لوگ فلان وزیر کی تعظیم بجا لاؤ اور بادب تمام اوس سے
پیش آؤ دوسری یہ کہ پہلے خود بادشاہ اعظم اوس وزیر معظم کی اعزاز و تعظیم بجا لائے اور اپنے تمامی وزرای
مملکت اور ارکین سلطنت سے بھی توقیر و تکریم کرائے بعدہ بنام تمامی رعایا اور تابعین کے بتاکید تمام ایک حکم
عام اس مضمون کا جاری کرے کہ ہم اور ہمارے تمامی امرای مقربین فلان وزیر معظم کی تعظیم اعظم و تکریم اتم بجا لاتے
ہین چاہیے کہ تم سارے رعایا اور تابعین بھی اوس وزیر معظم کی نہایت توقیر و تعظیم بجا لاؤ اور بنہایت اعزاز و
تکریم سے پیش آؤ اس مین تاکید مزید جانو سو اس آیت پاک مین حق تعالی نے کہ مالک اور حاکم سارے جہان کا ہی مثل دوسری
صورت کے اپنے حبیب برگزیدۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی ہی تا سب معلوم کرین کہ یہ پیغمبر جلیل القدر اور عظیم المرتبہ
محبوب و مخصوص خالق کون و مکان و مالک زمین و زمان کا ہی [ع] پیغمبر کی ہمارے جتنی ہو اللہ کو خاطر بدرگاہ شہان عزت
کسی کی ہو تو ایسی ہو ✦ اور ظاہر ہی کہ پہلی صورت مین ادنی مرتبہ تعظیم کا ہی اور یہ دوسری صورت مین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی کمال تعظیم اور بہت بڑی بزرگی پائی جاتی ہی اور آپ پر درود وسلام بھیجنے مین نہایت تاکید شدید ہی حتی کہ اوسکے
تارک کو خوف عقاب ہی گدایان کوی احمدی ہوا فدایان نبی محمدی اس مقام مین ذرا غور کرو کہ اپنے نبی مکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی حقتعالی کے نزدیک کتنی بڑی توقیر و تعظیم ہے اور آپکا کیا مرتبہ عظیم ہے ؎ یا صاحب الجمال و یا سید البشر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	لا یمکن الثناء کما کان حقہ	من وجھک المنیر لقد نور القمر

شرح کشاف اور تفسیر عینی میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے معنی یہ ہیں کہ خداوندا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کر دنیا میں اونکے دین کے بلند کرنے سے اور اونکی دعوت کے اظہار سے اور اونکے ذکر کے بزرگ کرنے سے اور اونکی شریعت کے باقی رکھنے سے اور آخرت میں ساتھ قبول کرنے شفاعت اونکے بیچ حق امت گنہگار کے اور دو گنے ہونے ثواب اونکے اور ظاہر کرنے فضل بزرگی اونکی کے اولین و آخرین پر اور مقدم ہونے اونکے کے شفاعت اور دخول جنت میں تمام انبیا اور مرسلین اور سب ملائکہ اور مومنین پر ۔ پس اگر کوئی کہے کہ یہ سارے کمالات اور درجات کا وعدہ آپکے لیے پہلے ہی حق تعالی سے ہو چکا جیسا کہ جامع تمام شئون اور کرامات کو اور حاوی سب انواع عطیات اور سعادات کو یہ آیہ کریمہ ہے کہ فرمایا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنی بیشک دیگا تجھکو رب تیرا اوس قدر مدارج اور مناصب کہ تو راضی ہوگا اور پیمانہ تیری خواہش کا بھر جائیگا اور کسی قسم کی خواہش تجھکو باقی نہ رہیگی اور اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ بصیغہ ماضی اسی واسطے فرمایا کہ تا معلوم ہو جاوے کہ آپ کو قبل وجود عنصری کے سب نعمتیں اور کرامتیں عطا ہو چکیں پھر اب ہمارے درود بھیجنے کی کون حاجت ہے اور اونکے لیے دعا مانگنے کی کیا ضرورت حال آنکہ خود حق تعالی اور اوسکے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں اور رحمت کاملہ ازلی و ابدی آپکے شامل حال ہے اور تا ابد رہیگی اور ظہور اوسکا بروز قیامت مقام محمود میں ساتھ شفاعت کبری کے یقینی ہوگا اسمیں کچھ شک نہیں

جواب اسکا چند وجہوں پر ہے اول یہ کہ فی الحقیقت حقتعالی آپ پر جو درود بھیجتا ہے تو ہماری کیا بلکہ فرشتوں کی بھی درود بھیجنے کی کچھ حاجت نہ رہی ؎ اندر کمال احمد مرسل چہ کم شود ۔ بوجہل گر زجہل نگوید درود او ۔ لیکن غرض اس سے اظہار تعظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور ثواب اوس درود کا اور قرب آپکا ہم گنہگاروں کو عنایت کرنا ہے جس طرح حقتعالی نے باوجود بے نیازی کے اپنے اظہار تعظیم کے لیے ذکر اپنا ہم پر واجب کیا ہے حال آنکہ اوسکو اسکی کچھ حاجت نہیں غرض یہی ہے کہ ثواب اوسکا ہمکو بخشے اور اپنا قرب عنایت کرے ؎ ہر روش با من دلسوختہ لطفے دگر است ۔ این گدا بین کہ شایستہ انعام افتادہ ۔ دوسری یہ کہ اللہ جل شانہ سے آپکے حق میں دعا مانگنا اور رحمت طلب کرنا یہ فقط از راہ تعلیم امت اور اپنے اظہار تواضع کے لیے ہے تاکہ ہمیشہ بین الخوف والرجا رہیں اور آپ کو صفت عبدیت بہت پسند تھی جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے اور اللہ جل شانہ نے بھی آپ کو قرآن شریف میں عبد کے لقب سے تعبیر کیا چنانچہ سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ اور فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى فرمایا ؎ چون فضولی کون و مکان بود نیست ۔ خدا امید ہا بجز مقصود نیست ۔ اور محققین صوفیہ کے نزدیک مرتبہ عبدیت کا مرتبہ خلت اور سارے مراتب سے

بڑہ کر ہی اسواسطے کہ عبد مقام عبدیت مین بالکل مولا کا ہوکر اور اپنی ہستی کہوکر فانی اللہ ہوجاتا ہی اور مولا او سپر جسقدر شفقت اور مہربانی کرتا ہی یہ مولا کے جاہ وجلال کے سامنے نہ اپنی کچہ ہستی سمجہتا ہی نہ اپنا کچہ حق قائم کرتا ہی بلکہ مولا سے ہر آن مین اور ہر شان مین بالحاح وزاری نہایت خاکساری سے اپنی حاجت کا اظہار کرتا ہی اور کسی طرح اپنی استغنا کا ظہور نہین چاہتا لہذا آپ پر درود بہیجنے کا حکم ہوا کہ طلب رحمت ہی حق تعالی سے اور حدیث مین واسطے بعث مقام محمود کے دعا کرنیکا ارشاد ہوا باوجودیکہ قرآن مجید مین اوسکے ملنے کا صاف وعدہ ہوچکا جیسا کہ فرمایا عَسَیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یعنی عنقریب اوٹہائیگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین سے

مقام تو محمود و نامت محمد		بدینسان مقامی و نامی کرادار

مگر دعا کرانیکی یہی وجہ ہی کہ مولا سے تضرع اور زاری چلی جاوے اور شانِ عبدیت کا ظہور ہے اور استغنا کی بات پائی نہ جاوے تیسری یہ کہ بباعث ثبوت حقوق دعوت اور نبوت کے درود بہیجنا آپ پر بمقتضای شکرگزاری اور مقتضای سپاس داری ہی اسواسطے کہ آپ اپنی امت کے حق مین بمنزلہ باپ کے ہین بلکہ باپ سے کرورون درجے بڑہ کر ہین کیونکہ آپ نے تعلیم اور تربیت اور ارشاد مین امت کے بڑی کوشش کی اور لوازم شفقت مین از حد مبالغہ فرمایا دنیا مین ہم گنہگاران امت کی آسایش کے واسطے اپنے اوپر تکلیف اختیار کی تہی حتی کہ تمام تمام رات بیدار رہ کر امت عاصی کے واسطے استغفار فرماتے اس ریاضت شاقہ سے پای مبارک ورم کرجاتے

ہم مجرم ہوکے غم مین اوقات کاٹتے تہے		ہر دن گزارتے تہے ہر رات کاٹتے تہے

اور آخرت مین بہی مقام محمود مین بساط شفاعت بچہا کر امتی امتی فرماینگے گنہگارونکو دوزخ سے نکال کر بہشت مین پہونچاینگے ماں باپکا احسان یہی ہی کہ عالم عدم سے وجود مین لاکر سبب حیات فانی کے ہوے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دوزخ سے نکال کر بہشت مین داخل کیا اور آپ سبب حیات جاودانی کے ہوے پس آپکا احسان نسبت احسان ماں باپ کے بمراتب زیادہ ہی صفت معلم کی شاگرد پر اور شکر باپ کا بیٹے پر واجب ہی

نیاں باغ جہان از زلال فیض حبیب		نہال جان مرا صد ہزار نشو و نماست

اسلیے ہر امتی کو ضرور ہوکہ شکر آپ کا ادا کرے اور آپکی محبت مین جان و دل فدا کرے لیکن ادای شکر کی کوئی صورت معلوم نتہی لہذا اللہ جل شانہ نے کہ بنسبت اور امتون کے اس امت پر زیادہ تر مہربان ہی طریقہ ادای شکر کا تعلیم کیا سے

قربان ہم اوسکے کیا کرم ہی	فضل اوسکا تو بیحد ہی بیکم ہی	کیا بندون پہ یہ فرض ہوگی	جو شکر کرین ہم اوسکا کم ہی

پس فرمایا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سو اس بات کی طرف اشارہ ہوا کہ تمہارا مقدور نہین ہی کہ حق شکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ادا کرسکو کیونکہ جس طرح ہماری ذات بیگانہ ہی اسی طرح ہمارا حبیب بہی جمیع

صفات مین یکتای زمانہ ہے — خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری — حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
خوبی شکل و شمائل حرکات و سکنات — آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری — اور تم لوگ دریای معائب اور نقائص

مین سراپا غرق ہو پس کیونکر لائق جناب جلال احمدی اور مناسب کمال بارگاہ محمدی کے درود و سلام بھیج سکتے ہو اور کسطرح اوسکے ذمہ شکر گزاری سے باہر آسکتے ہو

از دست و زبان کہ بر آید — کز عہدۂ شکرش بدر آید

پس جسطرح ایک شخص پر کسی کا ایسا احسان ہوتا ہی کہ وہ خود اوسکے ادای شکر کی اپنے مین طاقت نہین دیکھتا ہی تو وہ اپنے آقا کیطرف واسطے تلافی اوس احسان کے رجوع کرتا ہی اسی طرح تم بھی تلافی احسان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسے چاہو اور درود کو ہمارے حوالے کر دو تاکہ ہم اون کی قدر و مرتبہ کے لائق رحمت کاملہ نازل کرین

خدایا در ورود شہ انبیا — بوجہیکہ باید نہ مقدور ماست — تو از لطف خود جانب ما فرست — درود و سلامیکہ اوراروا ست

اور خود طریقہ سکہا نہمین دو فائدے مین ایک اہتمام شان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہو کہ ایسے محسن عظیم الشان کے ادای شکر مین کوتاہی ہو دوسرا رحمت بحال امت کہ اونکو ادای شکر کا ایسا طریقہ کاہیکو سوجہتا اور گمراہی سے بھی بچانا منظور تا کہین ادای حق بنی مثل نصاری کے نکرین کہ دام شرک مین پہنس جائین ایسا طریقہ ارشاد ہوا کہ جس مین کمال تعظیم پیغمبر صاحب کی پائی جائے اور عبدیت بھی قائم رہے شرک کی بو نہ آنے پائے فسبحانہ ما اعظم علی امۃ النبی احسانہ 10

شکر اللہ کو جسنے کہ مسلمان کیا — دین احمد کا ہمین تابع فرمان کیا — کونسا شکر کرین ہم ترا ای رب غفور
تو نے امت پہ محمد کی جو احسان کیا

تجر العلوم اور کشاف اور مدارک مین ہی کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالی نے آپکو کسی شرف کیساتھ مخصوص نہین کیا ہو مگر یہ کہ اوسمین ہمکو بھی شریک کیا ہو یعنی حق تعالی نے جو نعمت اور دولت آپکو عنایت فرمائی ہی ہم لوگون کو بھی بطفیل آپکے اوس خوان نعمت سے ایک لقمہ مرحمت فرمایا

جو کچھ دولت عطا کی آپکو قسمت نے — وہ سب تقسیم کی امت پہ اپنی خود بدولت نے

پس حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ہُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا یعنی وہی ہی اللہ جو تمپر رحمت بھیجتا ہی اور فرشتے اوسکے تمہارے لیے دعای مغفرت کرتے ہین تاکہ نکالے تمکو تاریکیون گناہ اور شک سے طرف نور طاعت اور یقین کے اور اللہ ایمان والون پر نہایت مہربان ہو ای عاشقان محمدی خوش ہونے کا مقام ہی کہ اللہ تعالی نے جس نقد دولت سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو غنی اور مالا مال کیا تہا اونکے غلامون کے نخل امید کو بھی اوسی آب رحمت سے سرسبز اور نہال کیا اور بمتابعت آپکے تابعین کو دنیا مین صلوۃ کیساتھ یاد فرمایا اگر فردای قیامت مین ساتھ رحمت اور مغفرت کے

ہم گنہگاروں کو یاد فرمائے تو کیا عجب ہے ۔ از ضیافت خانۂ واسعۂ ذو الفضل العظیم ۔ شد اگر محظوظ شد درویش ہم محروم نیست

نکتہ اللہ جل جلالہ نے اس آیت مین آپکو بصفت نبی متصف فرمایا نہ بصفت رسول حالانکہ صفت نبوت اور رسالت دونون آپکی ذات جامع الکمالات مین متحقق تہین اور مرتبہ نبوت کا درجہ رسالت سے کم ہو اسمین اشارہ اس بات کی طرف ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بلحاظ درجہ نبوت کے سزاوار اور لائق اس خلعت اور تشریف عام کے ہین تو مرتبہ رسالت مین بدرجہ اعلی اور بطریق اولی سزاوار اس تشریف کے ہونگے کیونکہ مرتبہ نبوت سے درجہ رسالت کا زیادہ ہے ع از کنہ وصف تو کہ تواند کہ دم زند + وصف سزای تو مگر بخدای تو بود اور یہی اللہ تعالی نے اس آیت مین آپکو بلقب نبی یاد فرمایا اور نام مبارک آپ کا نہ لیا یعنی یُصَلُّوْنَ عَلَی مُحَمَّدٍ نہ کہا یہ اشارہ ہو آپکی عظمت اور تعظیم کیطرف اور التزام ہو شرائط توقیر اور تکریم کا کیونکہ یہ آیت آپکے کمال شرف و بزرگی پر دلالت کرتی ہو اور مقصود باری تعالی یہی ہو کہ عظمت و شان و رفعت اپنے حبیب کی عالم علوی اور سفلی مین پہیل جائے اور آپ کی قدر و منزلت اور جاہ و عزت کا اولین اور آخرین مین اشتہار ہو جائے اور صریح نام لینے مین مخاطب کی کسر شان ہوتی ہو یہ خلاف تعظیم ہو اور بر عکس تکریم اس آیت مین کیا بلکہ تمام قرآن مجید اور فرقان حمید مین حق تعالی نے آپ کو یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اور یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ اور دوسرے القاب شریفہ کے ساتھ ندا کی ہو بخلاف اور انبیای سابقین کے کہ اونکا نام لیکر پکارا ہو مثلا یَا آدَمُ اور یَا اِبْرٰھِیْمُ اور یَا نُوْحُ اور یَا مُوْسٰی اور یَا عِیْسٰی ع یا آدم ست با پدر انبیا خطاب + یا ایھا النبی خطاب محمد ست + اور جہان حق تعالی نے آپکا نام پاک غیر خطاب مین صراحۃً لیا ہے سو بطریق مدح و ثنا اور واسطے آگاہی امت کے ہو تا لوگ جانین کہ آپ اللہ تعالی کے رسول مقبول ہین اور آپکی نبوت پر تصدیق کرین جیسا کہ فرمایا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام وقت خطاب کے یا محمد اور یا ابا القاسم کر کے پکارا کرتے تہے یہ بے ادبی خلاف التعظیم حق تعالی کو ناگوار ہوئی اس حرکت سے اونکو منع کیا اور طریقہ لوازم آداب کا اونکو بتلایا اور اس آیت کو نازل فرمایا لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا یعنی مت پکارو تم رسول کو آپس مین جیسے باہم ایک دوسرے کا نام لیکر پکارا کرتے ہو بلکہ از روی تعظیم کے القاب شریفہ کے ساتہ پکارا کرو تب صحابہ کرام بعد اسکے یا رسول اللّٰہ اور یا نبی اللّٰہ کر کے خطاب کرنے لگے ع زان گوہر یگانہ ہر کس خبر ندارد + گوہر شناس داند در یتیم بارا + تفسیر حسینی مین ہو کہ اس آیت مین امر بالصلوۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر محمول بوجوب ہو یعنی درود بہیجنا آپ پر باتفاق جمہور علما واجب ہو لیکن مقدار اور تعداد مین اختلاف ہو امام مالک کہتے ہین کہ عمر بہر مین ایکبار واجب ہو اور زیادہ اوس سے مستحب اور وقت سننے نام مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہی علما نے

اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہین کہ ہر دفعہ درود پڑھنا واجب ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک مجلس مین ایک دفعہ یا تین دفعہ
واجب ہے اور فتوی اسپر ہے کہ ایک مجلس مین ہرچند کہ نام پاک آپ کا کئی مرتبہ لیا جائے ایک دفعہ درود پڑھنا واجب ہے اور باقی
مستحب اور تفسیر کاشفی مین بہی اسی کو مفتیٰ بہ لکہا ہے لیکن امام طحاوی کے نزدیک مختار یہ ہے کہ جو مرتبہ نام پاک آپکا سنے
یا اپنی زبان سے کہے درود بہیجنا واجب ہے بدلیل اس حدیث کے کہ آپ نے فرمایا مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
فَقَدْ جَفَانِي اگر ترک کریگا تو اوسپر عذاب ہوگا اگرچہ مجلس متعدد ہے پس تکرار ذکر سے تکرار درود کی واجب ہوگی اگر فوت
ہو جائے تو قضا لازم آئیگی کیونکہ یہ حق عبد کا ہے بخلاف ذکر اللہ تعالی کے کہ حق اللہ تعالی کا ہے اگر وقت ذکر اوسکے کلمہ
صفاتی ترک ہو جائے تو قضا لازم نہ آئیگی کیونکہ وہ مستغنی ہے عنہ اور عقیدہ صحاح مین ہے کہ درود بہیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام
عمر مین خارج نماز کے ایکبار فرض ہے اور ہر مجلس مین خواہ آپکا نام مبارک سنے یا کہے پہلی مرتبہ واجب ہے اور دوسری مرتبہ سنت
لیکن حق تعالی کے نام پر ہر مرتبہ کلمہ صفاتی مثل عَزَّ وَجَلَّ یا عَمَّ نَوَالُهٗ یا تَعَالٰی شَانُهٗ یا جَلَّ اِحْسَانُهٗ کے پڑہنا فرض ہے اور بیضاوی مین
ہے کہ جسوقت آپ کا نام سنے یا زبان پر لائے درود بہیجنا واجب ہے اسواسطے کہ آپ نے فرمایا رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ
يُصَلِّ عَلَيَّ یعنے خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی جسکے پاس میرا نام مذکور ہو اور وہ مجہپر درود نہ بہیجے اور آپ نے فرمایا
مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ یعنی جس شخص کے پاس مین ذکر کیا جاؤن اور وہ مجہپر درود نہ بہیجے
تو داخل ہوگا وہ دوزخ مین اور اللہ تعالی اوسکو اپنی رحمت سے دور ڈالدیگا لیکن قول مشہور و معتمد و مفتیٰ بہ نزدیک حنفیہ کے یہ ہے کہ کئی
مرتبہ نام آپکا ایک مجلس مین سنے تو درود پڑہنا ایکبار واجب ہے اور ہر بار مستحب اسیطرح جذب القلوب اور تفسیر لباب اور
شرح شرعۃ الاسلام مین لکہا ہوا ہے اور صاحب تفسیر احمدی نے لکہا ہے کہ کرخی رحمہ اللہ کے نزدیک بدلیل حدیثین مذکورین
جو مرتبہ نام آپکا سنے یا کہے درود بہیجنا واجب ہے بنظر احتیاط کے اجماع اسی پر ہے اور مختار جمہور علما کا یہی ہے اور بعضون کے
نزدیک ایک مجلس مین ہرچند کہ آپکا ذکر مکرر ہو ایکبار درود پڑہنا واجب ہے جسطرح سجدہ تلاوت اور تشمیت عاطس مین
اور شفا مین قاضی ابو بکر باقلانی سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا کہ حق تعالی نے اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے درود و سلام بہیجنے
کو خلق پر فرض کیا ہے اور اوسکا کوئی وقت مقرر نہین فرمایا پس واجب ہے کہ آدمی کثرت سے درود و سلام بہیجا کرے اور اس مین
ہرگز غفلت نکرے انتہی ہرچند کہ موافق مذہب جمہور علما کے عمر بہر مین ایکبار درود بہیجنا فرض ہے باقی مستحب جیسا کہ کلمہ شہادت
پڑہنا ساری عمر مین ایکمرتبہ فرض ہے باقی مستحب لیکن قاضی ابو بکر کی تقریر بہت خوب ہے موصل طالب الی المطلوب ہے چاہیے
کہ جہانتک ممکن ہو کثرت سے درود و سلام بہیجا کرین

ہمکو پڑہنا خدا نصیب کرے دمبدم اور بار بار درود	نام حضرت پہ لاکہ بار درود کون جانے درود کی قیمت	بے عدد اور بے شمار درود ہو محب پر نثار ہو درود

تحقیقہ جس طرح یہ آیہ کریمہ وجوب صلوٰۃ وسلام پر نقلا دلالت کرتی ہے عقلا بھی اسپر دال ہے اسواسطے کہ وجود بنی آدم کا موافق مضمون آیہ کریمہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کے محض واسطے عبادت و عرفان معبود حقیقی کے ہے اور ذات حق تعالی کی ساتھ اعلی مرتبہ تجرد اور تقدس اور پاکی کے ہے اور ہم لوگ بسبب تعلقات بشریہ و شہوات جسمیہ اور وساوس نفسانی و ہواجس شیطانی کے نہایت تدنس اور قذارت اور ناپاکی مین ہین پس درمیان ہمارے اور حضرت حق کے بقول شخصے ؏ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ کچہ مناسبت نہین اور درمیان مفیض اور مستفیض کے افاضہ اور استفاضہ مطالب کا ایک نوع کی مناسبت اور قرب معنوی پر موقوف ہے اور وہ یہان بالکلیہ منتفی ہے ناچار بحکم آیہ کریمہ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ کے ایک وسیلہ ذو جہتین اور واسطہ ذو نسبتین کی ضرورت پڑی تا کہ مرتبہ تجرد اور تعلق کے سبب رابطہ فیضان ہو جسطرح خشک لکڑی درمیان آگ اور تر لکڑی کے واسطہ ہوتی ہے اور وسیلہ اعظم و اکمل اور واسطہ اتم و افضل ساتھ حضرت حق کے بجز ذات بابرکات رسول الثقلین و سلطان الدارین صلی اللہ علیہ وسلم کہ مافی الخافقین کے متصور و دوسرا کوئی نہین اسواسطے کہ ہونا اوس نور ربانی کا بیچ لباس انسانی کے فی الجملہ ایک نسبت ہے ساتھ اس آلودہ ہوا جس خاکدان ظلمانی کے اور ہونا نور مجسم آپکا ایک نسبت کامل ہے ساتھ ذات حضرت سبحانی کے اور بھی آپ درمیان حقیقت حق اور حقائق کونیہ کے برزخ ہین بلکہ حقیقۃ الحقائق سے زیادہ ہین اسی واسطے مقام آپکا شب معراج مین عرش پر ہوا کہ انتہا مخلوقات کا ہے اور منتہی موجودات کا اور اوپر عرش کے بمضمون آیہ کریمہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی کے کوئی مخلوق نہین بجز ذات الہی اور وہانتک کسی پیغمبر کا گذر

نبود الا حضرت رسالت پناہی	موسی سفری بجز حرم طور نکرد	عیسی سفری کرد ولی دور نکرد	قربان مسافری کہ در خلوت عرش
		با کفش و عصا رفت و کسی شور نکرد	پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خالق اور خلق کے بصورت محسوسہ واسطہ

ہوئے جس طرح معنی برزخ تھے کہ آپ نور الہی سے موجود ہوئے اور خلق آپکے نور سے موجود ہوئی پس آپ دونون صفتون اور دونون جہتون سے صورتا اور معنا متصف ہین کہ بجہت تجرد اپنے حضرت حق سے استفاضہ کرتے ہین اور بجہت تعلق اپنے ہم گنہگارون پر افاضہ فرماتے ہین ؏ او وہ ہوا اللہ سے واصل ادہر مخلوق سے شامل ۔ اوس برزخ کبری مین ہے حرف مشدد کا ۔ اور واسطے حاصل کرنے کمال قرب جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین وسائل کثرت درود شریف ہے جیسا کہ حدیث صحیح مین وارد ہے اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً یعنی بہت نزدیک مجسے وہ لوگ ہین جو مجہپر کثرت درود بہیجتے ہین پس درود خوان کو ساتھ روح مطہر و منور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مناسبت اور قربت حاصل ہوتی ہے بواسطہ آنجناب فیضمآب کے انوار فیوضات بدا فیاض سے فیضیاب ہوتا ہے پس درود بہیجنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عقلا اور شرعا دونون طرح واجب ہوا اسیواسطے ارباب تصانیف نے واسطے ادای حمد کے

درود بھیجنے کو وسیلہ اجابت کردانا اور واسطہ قبولیت جانا ہے اگر فرض بہت پر حق بجوی جو بہو واجب یا جمہم درود حق

اور اسی طرح آل و اصحاب پر بھی درود بھیجنا عقلا اور نقلا ثابت ہے اسلیے کہ درمیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم او امت گنہگار کے

بسبب وقوع وانع چند در چند کے بہت بعد ہوگیا پس ساتھ بھی وسیلہ و توسط تین کی ضرورت پڑی وہ بجز آل عظام اور اصحاب کرام

کوئی دوسرا نہیں اور تفسیر اتقان مین ہے کہ آیت اسطرح نازل ہوئی تھی صَلُّوا عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ بعدہ تلاوت وعلی آلہ کی

منسوخ ہوگئی مگر صلوۃ مین ساتھ ذکر آل کے توارث جاری ہوا حتی کہ یہ مثل اجماع کے ہوگیا اور متفق علیہ ہے کہ جب تک آل پاک پر

درود نہ بھیجا جائے درود مقبول نہین ہوتا ہے اور ناقص رہتا ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آل پر درود بھیجنے

کی بڑی تاکید فرمائی اور بدون ذکر آل کے درود بھیجنے کو منع فرمایا لَا تُصَلُّوا عَلَيَّ الصَّلٰوةَ الْبَتْرَاءَ اور آل مین صحابہ کرام

بھی داخل ہین بدلیل اسکے کہ آپ نے فرمایا كُلُّ تَقِيٍّ وَنَقِيٍّ فَهُوَ آلِي یعنی ہر پرہیزگار اور پاک میری آل ہے اور تفسیر احمدی

مین ہے کہ درود بھیجنا آپکی آل و اصحاب اور اونکے غیر پر بطریق تبعیت جائز ہے اور بالاستقلال مکروہ ہے پس لکھا جائیگا اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَلِيٍّ کیونکہ صلوۃ و سلام عرفا خاص شعار انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے

غیر کے لیے جائز نہین مگر بالتبع درست ہے جیسا کہ واسطے حق تعالی کے عزت اور جلال اور مثل اسکے الفاظ خاص ہین سواے

محمد عز وجل کہنا مکروہ ہے حالانکہ آپ عزیز اور جلیل ہین اسیطرح تفسیر بیضاوی مین ہے اور نزدیک جمہور علما کے غیر رسل

اور ملائکہ پر ابتدا اور استقلالا منع ہے بعضے کہتے ہین کہ حرام ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے اور بعضے کہتے ہین

کہ یہ خلاف اولی ہے مکروہ نہین اور ہمارے علما کے نزدیک مذہب صحیح یہ ہے کہ ابتداءً اور استقلالا مکروہ بکراہت تنزیہی ہے اور

اسی پر ملا علی قاری اور مولانا فخر الدین نے اتفاق کیا ہے اور شرح شفا مین ہے کہ سلام مثل صلوۃ کے ہے پس غیر انبیا پر علیہ السلام

کہنا مکروہ تنزیہی ہے اور شیخ محمد جوینی نے لکھا ہے کہ سلام بمعنی صلوۃ کے ہے پس نہ لکھا جائیگا ابو بکر و عمر و علی علیہم السلام

مقصد پہلا بیان احادیث فضائل درود و سلام مین

ای سامعان اخبار فضائل درود و سلام و ای طالبان آثار فواضل ذکر خیر الانام در باب فوائد اور نتائج صلوۃ

و سلام کے احادیث صحیحہ کتب معتبرہ مین اسقدر کثرت سے وارد ہین کہ گھیرنا اونکا اس رسالہ مین احاطہ تقریر بیان

قلم سے بیرون ہے اور جمع کرنا اون کا اس مقالہ مین دائرہ تحریر قلم و زبان سے افزون ہے تا قیامت گر نویسم بر دوام

صد قیامت بگذرد این ناتمام مگر بفحوای مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ کسی قدر واسطے ازدیاد شوق درود خوانون کے لکھی جاتی ہین

حدیث مسلم اور ابو داود اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجیگا حق تعالی اوس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا

حدیث نسائی مین حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھپر ایکمرتبہ درود بھیجتا ہے تو حق تعالی اوسپر دس رحمتین نازل فرماتا ہے اور دس گناہ اوسکے معاف کردیتا ہے اور اوسکے لیے بہشت مین دس درجے بلند کرتا ہے

حدیث نسائی اور دارمی نے ابوطلحہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک سے تشریف لائے اور آثار فرحت اور تازگی کے پیشانی نورانی سے روشن تھے اور علامات خوشی اور سرور کے عارض پرنور سے مبرہن

روی پرنور عارض تابان | اختر برجی سے نور افشان
صبح صادق جبین نورانی | عالم آرا کشادہ پیشانی

پس آپنے فرمایا کہ اسوقت جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو یہ پیغام دیا کہ حق تعالی فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا مین یہ بات خوش اور راضی نہین کرتی ہے کہ جو کوئی تمہاری امت مین سے تمپر ایکبار درود بھیجیگا تو مین اوسپر دس مرتبہ رحمت بھیجونگا اور جو کوئی تمہاری امت سے تمپر ایکبار سلام بھیجیگا تو مین اوسپر دس مرتبہ سلام بھیجونگا انتہی اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایکبار بندہ گنہگار درود بھیجے تو دس مرتبہ درود و رحمت خاصہ الٰہیہ ہووے اور ایکبار سلام بھیجے تو دس مرتبہ سلام حق تعالی کا اوسپر آئے

جواب اسکا یہ ہے چونکہ حق تعالی صلوٰۃ محمدیہ کے ساتھ کمال محبت رکھتا ہے جیسا کہ مقدمہ مین گذرا لہذا ایک صلوٰۃ و سلام کی عوض مین اپنے دس صلوٰۃ و سلام سے بحکم تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ کے اوسکی تکمیل فرماکر بمقتضای مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا کے اوسکی جزا مین دس درود و سلام عنایت فرماتا ہے اس مقام مین بندے کے صلوٰۃ و سلام کو حق تعالی کے صلوٰۃ و سلام کے ساتھ کچھ مناسبت نہین بلکہ ایک صلوٰۃ و سلام حق تعالی کا ہم لوگون کے کروڑ ہا صلوٰۃ و سلام پر فوقیت رکھتا ہے یہ فضل و کرم محض بطفیل درود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق تعالی کا بندون پر ہے اگر ایک نظر رحمت کی کرے تو جاری بالکل نجات ہو جاوے نہ کہ دس رحمتین ؏ حسان دوست در حق من بی نہایت ✤ من بی زبان کدام یکی را بیان کنم

حدیث دلائل الخیرات مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھپر ایکمرتبہ درود بھیجتا ہے حق تعالی اوسپر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور جو کوئی مجھپر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے حق تعالی اوسپر سو بار رحمت نازل فرماتا ہے اور جو کوئی مجھپر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے حق تعالی اوسپر ہزار بار رحمت نازل فرماتا ہے اور جو کوئی مجھپر ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے حق تعالی اوسکے جسم کو آتش دوزخ پر حرام کردیتا ہے اور اوسکو قول ثابت یعنی اقرار توحید او نبوت پر دنیا اور آخرت مین ثابت رکھتا ہے یعنی حیات دنیا مین ببرکت درود شریف کے کلمہ شہادت اوس سے ہرگز فراموش نہوگا اور قبر مین بھی وقت سوال منکر نکیر کے ٹھیک جواب دیگا اور حق تعالی اوسکو بہشت مین داخل کریگا اور جو درود کہ اوسنے مجھپر بھیجا ہے قیامت کے دن پل صراط پر پانسو برس کی مسافت تک ممتد ہوگا اور اوس شخص کیواسطے ایک نور ہوگا اور ہر درود کی عوض کہ اوسنے مجھپر بھیجا ہے حق تعالی ایک ایک محل بہشت مین عنایت فرماویگا کم ہووے درود یا زیادہ

حدیث بیہقی اور ابن عدی نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت نزدیک مجھسے وہ لوگ ہین جو مجھپر کثرت سے درود بھیجتے ہین

15

اوس لب لعل کے اور کلام و زبان کے صدقے ‎ ‎ جس زبان سے یہ سخن جان جہان فرمایا
شب فرقت مین ہوئی عید محبونکے لیے ‎ ‎ مژدۂ وصل جو اوس سرور روان فرمایا

اصحاب ذوق اور اصحاب شوق کے نزدیک وہ کوئی فضیلت مین مثل اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہین کیونکہ قرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مانند کوئی فضیلت و شرف نہین جملہ کرامات جلیہ اور کمالات علیہ کو یہ بات شامل ہی اور قربت الی اللہ بھی اسی سے حاصل ہی اسواسطے کہ جتنا زیادہ قرب آپ سے ہوگا اوتنا ہی زیادہ قرب حق تعالی سے ہوگا للمؤلف

قرب محمدی ہی حقیقت مین قرب حق ‎ ‎ وصل محمدی سے وصال خدا ہوا
احمد احد مین فرق ہو میم ہی نہین بیچ مین ‎ ‎ حبیب حق سے فرق ہاو بھی کا جدا ہوا

چنانچہ کعب الاحبار سے روایت ہی کہ حق تعالی نے موسی علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اگر میری حمد و ثنا کرنیوالے عالم مین نہوتے تو ایک قطرہ پانی کا آسمان سے نہ برساتا اور ایک دانہ نباتات کا زمین پر نہ اوگاتا اسیطرح اور بہت سی چیزین ذکر فرمائین حتی کہ فرمایا ای موسی تو چاہتا ہی کہ قریب تر ہو جاؤن مین تجھسے زیادہ تر تیرے کلام سے نسبت تیری زبان کے اور اندیشۂ دل تیرے سے نسبت قلب تیرے کے اور روح تیری سے نسبت بدن تیرے کے اور نور بصر تیرے سے نسبت آنکھون تیری کے اور شنوائی تیری سے نسبت کانون تیرے کے موسی علیہ السلام نے عرض کیا کہ ای پروردگار یہی میری آرزو ہی کہ مین تجھسے بہت ہی نزدیک ہو جاؤن پس ارشاد ہوا فَاَکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ای موسی میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کر تو یہ نسبت تجھکو حاصل ہو اور مجھے قربت کامل ہو

جو فدای درود خوانی ہی ‎ ‎ اوسکو کیا عیش جاودانی ہی
اس فضیلت کو بہ ہو سو جو ‎ ‎ جو کرے گا درود کی کثرت
جسقدر ہو سکے درود پڑھو ‎ ‎ اوسکو حاصل ہو قرب کی دولت

حدیث معارج النبوۃ مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہی حق تعالی اوسپر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہی تب فرشتے آسمان اول کے اس سے واقف ہو کر شرط موافقت بجالاکے اوس بندے پر سو بار درود بھیجتے ہین بعدہ آسمان دوم کے فرشتے اس سے واقف ہو کر دو سو مرتبہ درود بھیجتے ہین پھر آسمان سوم کے فرشتے واقف ہو کر دو ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہین پھر آسمان چہارم کے فرشتے واقف ہو کر چار ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہین پھر آسمان پنجم کے فرشتے واقف ہو کر پانچ ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہین اسیطرح آسمان ششم کے فرشتے چھ ہزار مرتبہ اور آسمان ہفتم کے فرشتے سات ہزار مرتبہ بعدہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اس بندے کے درود کا ثواب ہمارے ذمہ ہی وہ یہ ہی کہ اس درود کی برکت سے اس بندے کے سارے گناہ بخشدونگا انتہی تو منو غور کرو کہ کیا کچھ بخشش اور احسان الہی ہی کہ ببرکت درود شریف کے ہمارے سارے گناہ بخشدیے جائین **بیت** بسی سربلندم ز احسان دوست ‎ + ‎ دل و جان من ہر دو قربان اوست

حدیث ابو یعلی نے روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کثرت سے مجھپر درود بھیجو بیشک وہ تمہارے واسطے پاکیزگی ہی یعنی تمہارے گناہون سے پاکی حاصل ہوتی ہی اور پاکیزگی ہر طرح کی ظاہر اور باطن کی جان و مال کی حاصل ہوتی ہی

حدیث ابوداود اور بیہقی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا جو کوئی مجھپر سلام بھیجتا ہی بے شک اللہ تعالی روح میری مجھپر رد کرتا ہی یعنی پھیرتا ہی یہان تک کہ اوسکو جواب سلام کا دیتا ہون اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ **ف** اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث خلاف عقیدہ اہل سنت ہی کیونکہ اس حدیث کے مضمون سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ بحیاتِ دائمی زندہ نہین ہین بلکہ وقت ردِ سلام کے روح مقدس بدنِ مبارک مین عود کرآتی ہی حال انکہ آپ عالم برزخ مین بحیاتِ مستمر زندہ ہین صرف وفاتِ ظاہری سے جوہر جان مین فرق آیا ہو وہ جسم پاک کو محسوس تھا روح مجرد کا جواب یہ ہی کہ عود روح سے عمر یہ مراد نہین ہی کہ روح بدن سے جدا ہو اور وقت ردِ سلام کی عود کرآتی ہو بلکہ عالم اجسام مین باوجود تعلقات دنیاوی و اشتغال و ہجوم خلائق کے بار ہا خصوصاً حالت نزول وحی مین مستغرق مشاہدہ نورِ حق و نظارہ جمال مطلق رہتے تھے پس اوس عالم روحانی مین بھی کہ ان تعلقات سے کچھ کام نرہا ہر آن و ہر لحظہ اشتغالِ شہودِ قدس و مشاہدہ جمال حق اور نظارہ احوال ملکوت مین مستغرق ہین ماسوا اللہ کا کچھ خیال نہین جب کوئی آپ پر سلام بھیجتا ہی تو ہم گنہگارون کے جواب کے واسطے آپکو اوس حالت سے ایک نوع کا افاقہ اور توجہ اور ادراک ہو جاتا ہی اور آپ بمقتضای سنت مستمرہ و شفقتِ عامہ کے فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور حصول اس سعادت کا یقینیات سے ہی شبہ کو اسمین کچھ دخل نہین کیونکہ آپ دنیا مین واسطے ادا کرنے اس سنت سنیہ کے کمال تاکید فرماتے تھے بلکہ آپ کے خصائل عظیمہ اور شمائل کریمہ سے مروی ہی کَانَ یُبَادِرُ بِالسَّلَامِ یعنی سب سے پہلے آپ ہی سلام کیا کرتے تھے پس بعد ثبوت حیات دائمی اور سنت مستمرہ کے کیونکر جواب سلام مین اہتمام نفرماوین

اِنْ نِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمِ	بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْہَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

اور آپ قبر مین زندہ مین نماز پڑھتے ہین چنانچہ آپنے فرمایا اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ اور احوال و اعمال امت کے آپکے حضور مین عرض کیے جاتے ہین جیسا کہ ابن مبارک نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہی کہ کوئی دن نہین مگر کہ عرض کیے جاتے ہین اعمال امت کے صبح و شام اور پہچانتے ہین اونکو جناب پیغمبر ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اور اون کے اعمال کو اور بعض روایات مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین مجھپر اعمال امت کے پس وہ اگر برے ہوتے ہین چھپا تا ہون اونکو اور اگر نیک ہوتے ہین عرض کرتا ہون درگاہ رب العزت مین اور بعد عرض کے کہتا ہون مین اون اعمال کو بندیکے نامہ اعمال مین

بسر بار گنہ دارم اغثنی یا رسول اللہ منم صیاد قہری ام اغثنی یا رسول اللہ	شکستہ ہشت زین بار م اغثنی یا رسول اللہ توئی یار و مددگارم تست خیر کارم	گنہگارم گنہگارم اسیر نفس مکارم غویم سخت ناچارم اغثنی یا رسول اللہ

حدیث نسائی اور دارمی نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی

کے کچھ فرشتے زمین پر سیر کرنے والے ہیں کہ میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہونچاتے ہین ؎ صد سلامت میفرستم ہر دم ای محرم اللہ
ہو کہ آید بک علیکم در جوابِ صد سلام ✤ حدیث نسائی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درود
بھیجو تم مجھپر پس بے شک درود تمہارا مجھکو پہونچتا ہی جہان کہین ہو تم یعنی خواہ قریب ہو خواہ بعید ؎ در راہِ عشق مرحلۂ
قرب و بعد نیست ✤ می بینمت عیان و دعا میفرستمت ✤ ای درود خوانو تمہارا کیا تصور ہی کہ حضورِ معنوی حضرت نبوی مین بلالحاظ قرب
و بعد کے تحفۂ درود تمہارا پہونچ جاتا ہی چاہیے کہ توجہ اور حضورِ قلب سے دن رات ہدیۂ صلوات بھیجا کرو اور بظاہر دور ہونے کے
سبب غفلت نکیا کرو ع قربِ جانی چو بود بعدِ مکانی سہل ست ✤ حدیث حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی
ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درود مجھپر کثرت سے بھیجو جسوقت کہ مرجاؤنمین عرض کیا مینے یا رسول اللہ درود ہمارا
بعد اسکے کہ آپ مرے ہونگے کیونکر آپ کو پہونچیگا پس آپنے فرمایا حق تعالی نے انبیا کے گوشت کھانے کو زمین پر حرام کیا ہی
اور مین نزدیک خدای تعالی کے بزرگتر اور گرامی زیادہ ہون کہ زمین مجھکو کھا نہین سکتی اور اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ صلصائیل
نام کو میری قبر پر بصورت مرغ موکل کیا ہی کہ سر اوسکا نیچے عرش کے ہی اور پانٔون اوسکے تحت الثری مین اور ایک بازو
اوسکا مغرب مین اور دوسرا مشرق مین پس جو کوئی مجھپر درود بھیجتا ہی تو وہ مرغ مجھ تک اوسکو پہونچاتا ہی

یا سید الانام درود جناب تو	ورد زبان ماست وسلام صبح و شام	نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ما ز دور	درد دست ما ہمین صلوات ست والسلام

حدیث بیہقی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری قبر کے پاس سے مجھپر درود بھیجتا ہی اوسکو
مین سنتا ہون اور جو کوئی دور سے بھیجتا ہی وہ مجھکو پہونچا دیا جاتا ہی یعنے پاس والون کا درود خود نفس نفیس بلا واسطہ سنتا ہو
اور دور والون کا درود ملائکہ سیاحین پہونچا دیتے ہین ؎ کیا جناب شہ ابرار ہے سبحان اللہ ✤
کیا نبی احمد مختار ہی سبحان اللہ ✤ لاکھہ منزل سے پہونچتا ہی سلام امت ✤ عین اعجاز یہ دربار ہی سبحان اللہ ✤
حدیث شفا مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان مجھپر درود بھیجتا ہی فرشتہ اوس درود کو لیکر مجھ تک پہونچا دیتا ہے
اور نام لیکے کہتا ہی فلان بن فلان یصلی علیک یا رسول اللہ ویقول لک کذا و کذا یعنی فلانا بیٹا فلانے کا آپپر
اس اس طرح درود و سلام بھیجتا ہی ؎ جان سیہم در آرزوی قاصد آخر باز گو ✤ در مجلس آن نازنین حرفیکہ از ما میرود ✤
اور آپ ہر ہر سلام کے بدلے جواب سرفراز فرماینگے سبحان اللہ درود خوان کا کیا بخت بیدار اور طالع مددگار ہی کہ نام
اوسکا جناب محبوب رب العالمین مین لیا جاوے اور وہان سے بسلام جواب پاوے ع عاشقون کیلیے اتنا ہی شرف کافی ہے
اگر تمام عمر مین ایکبار بھی یہ نعمت غیر مترقبہ ہاتھ آجاوے تو دین و دنیا سے تسکین کلی ہوجاوے کون سعادت اس سے بڑھکر ہوگی کہ آپ
بنفس نفیس جواب سلام سے مشرف فرماوین اگر ہمارے ہزار سلام بلکہ تمام عمر کے سلامون کے مقابلے مین آپ کا ایک جواب ہو تو

موجب صد ہزار شرف و کرامت ہی اور مثمر انواع خیر و سلامت چہ جا کہ ہر ہر کے سلام کے بدلے جواب مرحمت ہووے

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب	کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو	یا نبی اللہ السلام علیک	انما الفوز والفلاح لدیک
بسلام آمدم جوابم دہ	مرہمے بر دل خرابم نہ	بس بود جاہ و احترام مرا	یک علیک از تو صد سلام مرا
خواہم از شوق دست بوس تو مرد	دست بیرون کن از یمانی برد	مہر روی تو ہوش برد ز من	بنما روی خود ز برد یمن
چون تو ئی دیدہ در رہ باغ بلاغ	ہمچو نرگس ز سرمہ مازاغ	سوئیم افگن ز مرحمت نظرے	بازکن بر رخم ز لطف درے
مہر یکتا ز حقہ یاقوت	روح را کام بخش و دل را قوت	زاری من شنو تکلم کن	گریہ من نگر تبسم کن
تلخ شد کام من ز بخت نژند	ساز شیرین بلعل شکر خند	لب بجنبان پی شفاعت من	منگر بر گناہ و طاعت من
گر ز قسم طریق سنت تو	ہستم از عاصیان امت تو		

حدیث امام مستغفری نے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھپر ہر روز سو بار درود بھیجتا ہی اوسکی سو حاجتیں پوری کیجائینگی تیس دنیا کی باقی آخرت کی حدیث مجالس مکیہ مین ابو حفص بن عبد المجید میانشی نے بروایت علی کرم اللہ وجہہ لکھا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی حج اسلام بجا لائے بعدہ جہاد کرے تو چار سو حج کے برابر ثواب ہو پس حج لوگ کہ استطاعت حج کی اور طاقت جہاد پر نرکھتے تھے یہ سنکر کمال آزردہ دل اور افسردہ خاطر ہوئے حق تعالی نے اونکی تسکین خاطر کے لیے وحی بھیجی کہ اے حبیب میرے جو کوئی تمپر درود بھیجے ثواب اوس کا برابر چار سو جہاد کے ہوگا اور ہر جہاد چار سو حج کے برابر ہوگا سبحان اللہ کیا فضل ہی طاعت رکھی طاقت کے برابر ہے اور اجر عنایت کیا رحمت کے برابر ہے اللہ اللہ کیا وسعت رحمت جناب باری ہی اور بطفیل آپکے حق تعالی کو امت کی کسقدر خاطرداری ہی کہ دنیا مین صحابہ کا ذرا سا ملال گوارا نہوا تو بغور اونکی دلجوئی فرمائی فردای قیامت جسوقت کہ خود جناب محبوب رب العالمین واسطے بخشش ضعیفان گنہگار امت کے سر بسجدہ ہونگے تا وقتیکہ ساری امت کو نہ بخشائینگے آزردہ رہینگے حق تعالی کو کیونکر گوارا ہوگا فوراً بشفاعت کبری آپکی دلجوئی فرمائیگا اور تمام امت کو بتصدق آپکے بخش دیگا لب گوہر فشان وا ہونگے جب بعرض شفاعت کے تماشا گاہ محشر مین تکینگے نیک ہونہ بدکا بیٹھینگے جس گھڑی عرش کے سایہ مین سامان بزم جنت مین کھلے گا حال امت پر ترے انعام بے حد کا حدیث محمد بن سلیمان جزولی نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایکدن میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو امتی آپکا درود بھیجتا ہی آپپر بیس ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین اور جسپر فرشتے درود بھیجین وہ بہشتیون سے ہوگا حدیث کعب الاحبار سے روایت ہی کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسی آیا تم چاہتے ہو کہ قیامت کے دن شدت و غلبہ تشنگی تمکو نہ بیچے عرض کیا ہان پس ارشاد ہوا کہ میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو اصفہانی اور ابو نعیم نے بھی اسکو حلیہ مین روایت کیا ہی

حدیث نسیم الریاض مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق تعالی کے ملائکہ سیاحین جب کسی ذاکرین کی مجلس مین گذرتے ہین تو آپس مین ایک دوسرے سے کہتے ہین کہ بیٹھ جاؤ پھر جب لوگ دعا مانگتے ہین تو فرشتے آمین کہتے ہین پھر جب وہ لوگ حضور پر درود بھیجتے ہین تو فرشتے بھی اونکے ساتھ درود بھیجتے ہین یہان تک کہ وہ فارغ ہون پھر فرشتے آپس مین ایکدوسرے سے کہتے ہین طوبی لھم یعنی بشارت اور خوشخبری ہی ان لوگون کے واسطے کہ یہ بخشدیے گئے حدیث روضۃ العلما مین ابن عمرؓ سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن قیامت کے میرے ایک امتی کو دوزخ مین لیجانیکا حکم ہوگا جب فرشتے اوسکو دوزخ کے کنارے لائینگے تو وہ رو کر فرشتون سے کہیگا کہ مجھکو دم بھر کی مہلت دو تامین اپنے حال پر ملال پر خوب سا رو لون اور اشک ندامت سے نامہ سیاہ کو دھو لون

بیا ای اشک تا بر روزگار خویشتن گریم
ہمان بہتر کہ خود بر حال زار خویشتن گریم

چو شمع از محنت شبہای تار خویشتن گریم
مدد فرما بخون لعل کہ در چشم نماند آبی

ندارم مہربانی تا کند بر حال من گریہ
کہ خواہم یکدمی در ہجر یار خویشتن گریم

فرشتے کہینگے ای بندے اگر تو دنیا مین اپنے گناہون پر روتا تو البتہ وہان کچھ فائدہ ہوتا یہان رونے سے کچھ اثر نہوگا اور پچھتانے سے کسی طرح مغفرت نہوگی ع دریغ سود ندارد چو رفت کار از دست * وہ بندہ کہیگا الہی فرشتون مین آدم زاد ہون اور خاکی نژاد سوزش آگ کا متحمل نہین ہو سکتا ہون اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین سے ہون اور حق تعالی سے مجکو یہ گمان تھا فرشتے کہینگے کیا گمان تھا کہیگا مجھے حق تعالی سے امید تھی کہ مجکو ساتھ یہود و نصاری کے دوزخ مین نڈالیگا اور بھروسا تھا ہمین بخشش کا حضرت کی شفاعت پر وہ نہ توبہ پر نہ تقوی پر نہ محنت پر نہ طاعت پر فرشتے کہینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس کہڑے ہین پکارو تاکہ تمہاری شفاعت کرین ورنہ تم دوزخ مین ڈالدیے جاؤگے پھر وہان سے نکلنے نپاؤگے وہ بندہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکاریگا اوسکی آواز سنکر آپ اوسکے پاس تشریف لاوینگے اور اوسکو کلمات تشفی او دلجوئی کے فرمائینگے

ہر چہ داری یکدمی کہ خریدار منم
وگر از رنج معاصی دل تو گشت ملول
کر ترا در ہمہ جا دلبر و دلدار منم

گر تو شادی و دولت حرم تماشا دارد
نزد من آ کہ دوای دل بیمار منم
تا بکی نقطہ صفت دائرہ خواہی بود

سوی من آ کہ ترا یار وفادار منم
بر من آی کہ باغ و گل گلزار منم
بیدلی کم کن و از بیکسی خویش منال
ہمچو پرکار نشین گرد تو پرکار منم

پس فرشتون سے کہینگے کہ اس بندے کو میرے حوالے کر دو تا پھر دوبارہ اسکا نامہ اعمال تولا جائے فرشتے عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ ہم آپکے مطیع و فرمانبردار ہین لیکن حکم الہی سے ناچار ہین جب تک وہان سے حکم نملے گا دوبارہ پلہ میزان مین اسکا نامہ اعمال بھی نہ تلیگا آپ سربسجدہ ہوکر عرض کرینگے خداوندا تیرے فرشتے میری امت مین حائل ہوتے ہین اور اس بندے کو مجھے نہین دیتے ہین ارشاد ہوگا کہ اس بندے کو میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کر دو تا دوبارہ اسکے نامہ اعمال کو تولین غرض جب آپ اوسکے عمل کو تولائینگے تو پلہ بدی کا بھاری پائینگے پس آپ

اپنے حبیب کے ایک صحیفہ سفید کہ جسپر نور سے کچھ لکھا ہوگا نکال کر حسنات کے پلے مین رکھین گے فوراً وہ پلہ بھاری ہو جاویگا

پھر حق تعالی حکم دیگا کہ اس بندہ کو جنت مین لیجاو اور حلہ سبز بہشتی اسکو پہناو جب وہ جنت کے دروازے پر پہونچیگا تو حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگی آپ فرمائینگے آیا مجکو تو پہچانتا ہی وہ عرض کریگا مان باپ میرے آپ پر سے قربان اور

نثار ہون کیا چہرہ آپکا صاف اور روشن تر ہی اور بدن اور لباس آپ کا خوشبو سے معطر چاہتا ہون کہ بابت حسن و جمال اور

جمال بے مثال جانون کہ آپ کون ہین آپ فرمائینگے اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اور اس پرچے مین تیرا

درود تھا جو تو نے دنیا مین میری روح پر بھیجا تھا وہ بندہ آپ کے قدمون پر گر پڑیگا اور بوسہ دیکر عرض کریگا یا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم اگر اسوقت آپ نہوتے اور یہ درود میرا آپ پر نہوتا تو مین بھی مثل اور دوزخیون کے دوزخ مین چلا جاتا

گر نہ تم اہل کبائر کی شفاعت کرتے — کون پھر پوچھتا دوزخ کے سزاوارونکو
ذات پاک شہ لولاک حبیب یزدان — کیا وسیلہ ہی شفاعت کا گنہگارونکو

حدیث امام احمد و حاکم نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہی کہ کہا اونھون نے ایکدن جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھجورون

کے باغ مین رونق بخش ہوئے وہان آپنے ایسا دراز سجدہ کیا کہ مین ڈر گیا شاید کہ اللہ تعالی نے آپکو وفات دی پھر مین آپ کے

قریب آکے دیکھتا تھا کہ آپ زندہ ہین یا مردہ پس آپنے سر مبارک سجدہ سے اوٹھایا اور مجھ سے فرمایا کہ کس چیز نے تجکو ایسا

مغموم و مضطرب اور حواس باختہ کیا ہی مینے اپنا حال عرض کیا آپ نے فرمایا بتحقیق اسوقت جبرئیل نے میرے پاس آکر یہ خوشخبری

دی کہ حق تعالی فرماتا ہی جو شخص آپ کی امت مین سے آپ پر درود بھیجیگا مین اپنی رحمت خاصہ اوسپر نازل کرونگا

حدیث زہر الریاض مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبۃ الوداع مین

فرمایا کہ اے امت میری ببرکت استغفار کے حق تعالی تمہارے گناہون کو بخشدیگا کیونکہ جو کوئی خلوص دل سے اونکی درگاہ

مین اپنی گناہون کی آمرزش چاہتا ہی حق تعالی اوسکے گناہون کو معاف کر دیتا ہی اور جو کوئی تم مین سے کلمہ

لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے گا حق تعالی دن قیامت کے اوسکے پلہ حسنات کو بھاری کر دیگا اور جو کوئی

مجھپر درود بھیجیگا مین اوسکا شفیع قیامت مین ہونگا اور اوسکو دوزخ مین داخل نہ ہونے دونگا اے درود خوانو

اگر حضرت کی شفاعت کے طلبگار ہو اور دوزخ سے نجات درکار ہو تو رات دن درود خوانی مین مصروف رہو

بار از گنہ سوی مین و سی ندامت — اور از کرم دست دعا بہر شفاعت
ہر یک بہر خویش برانداز یحیان و قیامت — اوامتِ من گفتہ بجوانداز یحیان و قیامت

حدیث ابو یعلی موصلی سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کثرت سے مجھپر درود بھیجو تم پس بیشک وہ

تمہارے لیے زکوۃ ہی یعنے سبب زیادتی اجر اور افزایش مال اور بخشایش گناہون کا ہی حدیث دلائل الخیرات مین ہی

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ کہ درود بھیجا اوسنے مجھپر مگر یہ کہ نکلا وہ درود اوسکے منہ سے

بجلی ہی تمام نہین باقی رہتا کوئی جنگل اور دریا اور مشرق اور مغرب مگر یہ کہ گذرتا ہی وہ درود اوس پر اور کہتا ہی وہ درود کہ مین درود ہون فلان ابن فلان کی طرف سے کہ درود بھیجا ہی اوسنے اوپر محمد مختار خیر خلق اللہ کے پس نہین باقی رہتی ہی کوئی شی مگر درود بھیجتی ہی وہ شی اوپر درود بھیجنے والے کے اور پیدا کرتا ہی اللہ تعالی اوس درود سے ایک پرندہ کہ ستر ہزار اوسکے بازو ہین اور ہر بازو مین ستر ہزار پر ہین اور ہر پر مین ستر ہزار سر ہین اور ہر سر مین ستر ہزار چہرے ہین اور ہر چہرے مین ستر ہزار منھ ہین اور ہر منھ مین ستر ہزار زبان ہین ہر زبان سے اللہ تعالی کی تسبیح کرتا ہی ستر ہزار لغتون مین اور لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوس درود کہنے والے کے ثواب ان تسبیحات کا **حدیث** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تم مین سے مجھپر اکثر درود بھیجے گا وہ جنت مین بہت سی حورین اور غلمان پاوے گا

مژدہ باد ای عاشقان خوش خصال حور عین	طالبان جنت وحسن وجمال حور عین	سید کونین پر بھیجا کرو دل سے درود	ہو گا مشکو جنت مین وصال حور عین

حدیث معارج النبوۃ مین ہی کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کلمہ لا الہ الا اللہ کہے اور بعد اس کے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کہے یہ کلمہ اوسکے منھ سے بصورت ایک مرغ سبز رنگ کے نکلتا ہی اور اوسکے دو بازو ہوتے ہین کہ اگر کھولے تو مشرق سے مغرب تک ساری دنیا کو ڈھانپ لیوے اور یہ مرغ مثل رعد کے گرج کی آواز کرتا ہی اور عرش مجید تک چلا جاتا ہی عرش اوسکی آواز سے مضطرب ہوجاتا ہی حق تعالی اوسکو فرماتا ہی کہ اسکن یعنے ای مرغ چپ ہو اور آرام لے وہ کہتا ہی مین کیونکر چپ ہون اور آرام لون کہ تو نے میرے کہنے والے کی مغفرت نہین کی پھر فرماتا ہی اسکن ٹھہر ای مرغ وہ کہتا ہے کیونکر ٹھہرون کہ تو نے میرے کہنے والے کی بخشش نفرمائی پس حق تعالی فرماتا ہی اسکن ہو ای مرغ یعنے تیرے کہنے والے کے سارے گناہ بخشدیے

واہ کیا بخشش وعنایت ہی	واہ کیا لطف ومہر والفت ہی	ایک دم مین گناہ بخشدیے	حسب خواہش اوس فرشتے کے
ہر سر مو ہو گر ہزار زبان	ہر زبان سے کرون ہزار بیان	سو برابر نہو سکے تقریر	شکر واحسان لطف پر تقریر

حدیث دلائل الخیرات مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی از روی میری تعظیم اور برعایت میرے حق کے مجھپر درود بھیجتا ہی تو حق تعالی اوس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی کہ ایک بازو اوسکا مشرق مین ہوتا ہی اور دوسرا مغرب مین اور دونون پانؤن اوسکے ساتوین زمین مین اور گردن اوسکی سقف عرش سے ملی ہوئی ہوتی ہی پس حق تعالی اوس سے کہتا ہی کہ ای فرشتے میرے اس بندے پر تو درود بھیجتا رہ جیسا کہ اوسنے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا ہی پس وہ فرشتہ اوس بندے پر قیامت تک درود بھیجتا رہتا ہی

حدیث مفتاح الجنان مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی جو کوئی رات دن مین مجھپر سو مرتبہ درود بھیجتا ہی تو شفاعت اوس کی مجھپر واجب ہوجاتی ہی اگرچہ وہ شخص اہل کبائر سے ہو

حبذا اصل علی لطف حدیث نبوی	راحت روح یہ گفتار ہے سبحان اللہ	بے نصیب اسکا ہے جو شفاعت سے نہ الّ	عالم رحمت کی ہے سرکار ہے سبحان اللہ

حدیث ترمذی اور حاکم اور امام احمد نے روایت کی ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں پس فرمائیے کہ میں اپنی اوقات مقررہ ادعیہ میں سے درود کے واسطے کسقدر وقت مقرر کروں فرمایا جسقدر چاہے تو میں نے عرض کیا چوتھائی اوس وقت سے صرف کروں فرمایا جسقدر چاہے تو اگر زیادہ کریگا تو تیرے لیے بہتر ہوگا پھر میں نے عرض کیا کہ آدھا وقت مقرر کروں فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر اسپر بھی زیادہ کریگا تو تیرے لیے بہتر ہوگا پھر میں نے عرض کیا دو تہائی اپنے وقت سے درود کے واسطے صرف کروں اور ایک تہائی دوسرے اذکار کے لیے فرمایا جسقدر چاہے تو اور اگر اسپر بھی زیادہ کریگا تو تیرے واسطے بہتر ہوگا پھر میں نے عرض کیا اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّهَا یعنے آپ کے درود کے واسطے سارا وقت اپنی اوراد کا میں نے مقرر کیا پس آپ نے فرمایا اِذًا یُکْفٰی هَمُّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ یعنی اب سارے مہمات دینی اور دنیاوی تیرے کفایت کیے جاینگی اور تیری حاجتیں سب بر آوینگی اور تمام گناہ تیرے بخشے جاینگے ۔ گو یہ بھی پھر [illegible] ہے + عجب تاثیر ہے اسکی کہ سب دردوں کا درمان ہے لراقمہ

ہدیہ افضل ہے درود و سلام	تحفہ اکمل ہے درود و سلام	بعد فرائض کے اے مومنو	جملہ عبادات سے بہتر گنو
ہے یہی تحفہ بجناب رسول	سارے تحائف سے زیادہ قبول	اسکے مزے سے وہی آگاہ ہیں	جو کوئی حضرت کا ہوا خواہ ہے
قفل کشائی در رحمت ہے یہ	نور فزائے رخ ظلمت ہے یہ	ہے یہی مصباح دل اہل دین	ہے یہی مفتاح کنوز امید
ہے در فردوس کی کنجی یہی	آتش دوزخ سے ہے بچتی یہی	ہے یہی مقبول رسول خدا	اس سے ہی کھلتا ہے در مدعا
اس سے ہی ہوتی ہیں دعائیں قبول	اس سے ہی ہوتی ہیں مرادیں حصول	اس سے ہی ملتی ہیں سب منزلیں	اس سے ہی حل ہوتی ہیں سب مشکلیں
جو کوئی اس ورد کا عامل ہوا	عشق محمد میں وہ کامل ہوا	طالب صادق کا یہ ہے ورد جان	عاشق کامل کا یہی ہے نشان
جذبہ عشاق پیمبر ہے یہ	منزل مقصود کا رہبر ہے یہ	مرشد کامل ہے بلا شک یہی	اس سے نہ ہو مومنو غافل کبھی

نکتہ سترھواں ۔ کثرت درود کی جمیع مہمات اور مقاصد دینی و دنیوی کو کافی ہے اسلیے کہ حق تعالی مع جمیع ملائکہ اپنے درود خواں پر رحمت کاملہ نازل فرماتا ہے اور نتیجہ ہر دعا اور ذکر کا واسطے حل مطالب دنیا اور دین کے ظہور رحمت خاصہ اور صدور عنایات الہیہ ہے پس یہ بات درود خواں کو بوجہ کمال شامل حال ہے لاجرم سب مقاصد دینی اور دنیاوی اوسکے بغیر طلب حاصل ہونگے اور سب گناہ اسکے بخشے جاینگے اور بوجہ فضیلت درود کی سب اذکار پر یہ کیفیت ہے ذکر کی یہی ہے کہ عبادت الٰہی ہو اور درود جملہ عبادات اور اصل اصول الٰہی حسنات کا ایمان ہے اور مضمون درود کا ایمان پر ساتھ زیادتی کے مشتمل ہے اسواسطے کہ ایمان عبارت ہے اقرار اور تصدیق الوہیت خداوند تعالی اور نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور درود میں بجہت خطاب کے تذلل کرنے کی حقیقت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

درخواست ہوتی ہے پس اسمین الوہیت حضرتِ الٰہی اور نبوت جناب رسالت پناہی کا بیشک اقرار ہوا اور ساتھ اسکے درگاہ الٰہی مین تضرع اور اپنی حاجت اور اظہار حاجت ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہور محبت ہے خیال کرنا چاہیے کہ اور کونسا ذکر اور وظیفہ ہو کہ ان سب باتون پر مشتمل ہو شیخ حسن بصری رح سے منقول ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو ساتھ کلمہ اللّٰھم کے یاد کیا گویا اوس نے ساتھ جمیع اسماء حسنیٰ کے یاد کیا کیونکہ لفظ اللّٰھم مرتبۂ ملاحظہ اور ذکر جمیع اسماء وصفات الٰہی کا ہے اور الوہیت اور علامت اسلام ہے موافق مضمون قول اللہ تعالیٰ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے دلالت کرتا ہے انتہیٰ سبحان اللہ درود شریف کا مرتبہ بتکمیل ذکر الٰہی اور مرتبۂ تعمیل سنت حضرت رسالت پناہی کو پہونچ جاتا ہے تنبیہ اس کا یہ مطلب نہین کہ نماز اور روزہ اور تلاوت قرآن مجید اور کلمۂ توحید ودیگر فرائض اور سنن وغیرہ سب کو چھوڑ کر درود ہی پڑھا کرے شیخ الاسلام سراج البلقینی سے لوگون نے پوچھا کہ قرآن شریف پڑھنا افضل ہے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا آپ نے فرمایا اپنے اپنے محل مین یہ سب افضل ہین ہر گل را رنگ وبوئی دیگر است لیکن درود استغفار اور دعا وغیرہ سے افضل ہے

مقصد دوسرا بیانِ حکایاتِ صلحای کرام متعلقہ منافع درود وسلام مین +

حکایت شیخ احمد بن ابی بکر بن محمد رداد محدث صوفی نے شیخ مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس سے روایت کی ہے کہ قلنسی نے فرمایا کہ ایک دن حضرت شبلی رح ابوبکر مجاہد کے پاس کہ ایک علمائے عصر سے تھے تشریف لائے ابوبکر اونکی تعظیم اور اکرام کے لیے بسرعت کھڑے ہوئے اور بڑی محبت سے معانقہ کرکے درمیان اونکی دونون آنکھون کے بوسہ دیا مین نے جب یہ حال دیکھا متعجب ہوکر پوچھا کہ ای ابوبکر برخلاف عادت کے آج تم نے شبلی کی بڑی تعظیم اور توقیر کی اسکی کیا وجہ ہے حالانکہ تم خود اور اہل بغداد اوسکو دیوانہ اور مجنون کہا کرتے ہین ابوبکر نے کہا تعظیم شبلی کی مین نے جو اتنی محبت اور الفت سے کی ہے کچھ اپنی طرف سے نہین کی ہے بلکہ مین نے تعظیم اونکی باتباع جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کی ہے چنانچہ ایک شب مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ شبلی آپکے پاس آئے فوراً آپ اونکو دیکھتے ہی بکمال تعظیم اوٹھکر معانقہ کیا اور اونکو اپنی گودی مین لیکر اونکی دونون آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وجہ ہے کہ حضور نے شبلی کی اتنی محبت اور الفت سے ملاقات کی آپ نے فرمایا اسکی وجہ یہ ہے کہ شبلی بعد نماز کے یہ آیت پڑھتا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بعد اس آیت کے یہ درود پڑھتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

حکایت شیخ ابن حجر اور سخاوی نے لکھا ہے کہ محمد بن سعد بن مطرف نے مقرر کیا تھا کہ ہر شب سونے سے پہلے بعدد معین درود پڑھ لیا کرتا تھا ایک رات خواب مین دیکھا کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس تشریف لائے ہین اور آپکے جمال جہان آرا سے مکان تاریک اوس کا روشن ہوگیا اور نسیم زلف عنبر شمیم سے ہر خار وخس رشک صد گلشن

سراپا وہ صلی علی آپ کا تھا	کہ ہر عضو حسنِ تجلی نما تھا	حبیبِ خدا کا جمالِ مکرم	سزاوارِ تحسین حمد و ثنا تھا
جبینِ مصفا مین چینِ مصفا	ہلال اور ماہِ تمام ایک جا تھا	بہارِ لطافت مین بے مثل و ثانی	گلِ بے خزان عارضِ مصطفے تھا
مدور جو کہتے ہین چہرے کا عالم	وہ تدویر سے بھی ورالورا تھا	وہ صلِ علی گندمی رنگ اونکا	کہ غازۂ رخ عالمِ نور کا تھا
چمکتا تھا کیا نورِ حسنِ صباحت	فروغِ ملاحت دمکتا ہوا تھا	مزین بپیرایۂ اعتدالی	خوش اندام اندامِ خیر الورا تھا
وہ چشمِ مبارک کی روشن سیاہی	کہ سرچشمۂ نورِ حسن کا گدا تھا	وہ دندان بغیرتِ دُرّ و مرجان	وہ حسنِ تبسم کا عالم نیا تھا
وہ بحرِ تبسم مین موجِ تبسم	کہ دریوزہ گر جس کا آبِ بقا تھا	وہ حسنِ ادا اُس زبان سے ادا ہو	تبسم مین اونکے جو حسنِ ادا تھا
تجلی کا عالم جبین سے قدم تک	سراسر تجلای نورِ خدا تھا	کرون اوس شمائل کا کیا وصف کافی	سراپا بھی خوبیون سے بھرا تھا

غرض کہ آپنے اوس شخص سے فرمایا کہ جس مونہہ سے تو درود پڑھا کرتا ہی اوس مونہہ کو میرے نزدیک لا کہ مین اوس کا بوسہ لونگا اوس شخص کو شرم آئی کہ اس حضرت با ناز کے آگے ایسا مونہہ کس مونہہ سے لاؤن اور اپنا گندہ دہن اس لب اطہر سے کیونکر ملاؤن ؎ سراپای اوہمہ روح مجسم ست ✤ روحی بدان لطافت و پاکیزگی کم ست ✤ لیکن بمقتضای الامر فوق الادب معذور تھا ناچار اپنا رخسارہ اوس مہربان کے سامنے لایا آپنے کمال پیارے بشرفِ بوسہ اوسکو مشرف فرمایا بعد اوسکے وہ شخص بیدار ہوا سارا گھر کو خوشبو سے معطر پایا آٹھ دن تک اوسکے رخسارے اور مکان سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ بوی مشک و عنبر بھی اوسکے آگے لگا نہین کھاتی تھی

؎ ز نسیم جان فزایت تن مردہ زندہ گردد ✤	✤ ز کدام باغی ای گل کہ چنین خوش ست بویت ✤

حکایت جذب القلوب مین ہی کہ ایک مرد صالح پر تین ہزار درم قرض آتے تھے قرضخواہ نے محکمۂ قضا مین اوسکی نالش کی قاضی نے اوس صالح کو ایک مہینے کی مہلت دی کہ اس عرصے مین قرض اپنا ادا کرے وہ بیچارہ قاضی کے پاس سے اوٹھکر مسجد مین گیا اور بصد عجز و انکسار درود پڑھنے مین مشغول ہوا اوسی مہینے کی ستائیسوین شب کو خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ حق تعالی تیرا قرض ادا کریگا تو علی بن عیسی وزیر کے پاس جا اور اوس سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہی کہ تین ہزار دینار میری قرض کے ادا کرنے کو دیدے مرد صالح کہتا ہی کہ جب مین خواب سے بیدار ہوا اثر خوشحالی کا مجھ مین موجود تھا بعد اوسکے مین متفکر ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ اگر وزیر استفسار کرے کہ علامت صدق اس نقل کی کیا ہی تو کیا کہونگا اوس روز جانا اپنا وزیر کے پاس ملتوی کیا پھر دوسری شب بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ پہلے شب کے کہنے پر عمل کر مین خوش ہو کر جاگا لیکن بمقتضای بشریت کے اوس روز بھی وہان جانے سے اپنے تئین باز رکھا پھر تیسری شب کو خواب مین دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نجانے کا سبب مجھ سے پوچھتے ہین مینے عرض کیا یا رسول اللہ وسیلہ تصدیق اس واقعے کی چاہتا ہون آپنے مجھکو اس بات پر تحسین و آفرین کی اور فرمایا کہ اگر وزیر دلیل اور علامت صدق کی پوچھے تو کہدے کہ تو ہر روز بعد نماز فجر کے طلوع آفتاب تک قبل اسکے کہ کسی سے بولے پانچ ہزار مرتبہ درود پڑھتا ہی اور اس راز سے خداوند کریم اور کراما کاتبین کے سوا

کوئی واقف نہین اوسوقت مین بہت خوش ہو کر وزیر کے پاس گیا اور قصہ خواب کا مع علامت بیان کیا وزیر خوش حال ہوا اور کہا مرحبا
برسول اللہ حقا بعد اسکے نو ہزار دینار مجھکو عطا کیے اور کہا تین ہزار قرضخواہ کو دینا اور تین ہزار نانی نفقہ اپنے اہل و عیال کا کرنا اور تین ہزار
سرمایہ تجارت کرنا اور مجھکو قسم دی کہ رابطہ اتحاد کا مجھسے قطع نکرنا اور جو حاجت تجھے ہو بلا تکلف مجھسے بیان کرنا پھر وہ تین ہزار دینار مین
قاضی کے پاس لے گیا تا اوسکے روبرو قرضخواہ کو دون اور قاضی سے سب قصہ بیان کیا قاضی نے سنکر کہا کہ یہ کرامت وزیر کی کیا ہی مین خود تیرے
ادای قرض کا کفیل ہون پھر قرضخواہ نے قاضی سے کہا کہ یہ سب کرامت آپکی کیا ہی مین تم سب سے زیادہ تر مستحق اس امر کا ہون کہ برات دین کی
اوسکے ذمہ سے کرون پھر قرضخواہ نے کہا کہ مینے قرض اپنا برای خدا و رسول سب معاف کیا قاضی نے کہا کہ مینے جو کچھ بنام خدا و رسول
نکالا ہی پھر نہ لونگا آخر قاضی نے وہ تین ہزار درم مجھکو دیے پس مین سب بارہ ہزار درم لیکر گھر آیا اور شکر حق تعالی کا بجالایا

ورد جس نے کیا درود شریف ۔ اور دل سے پڑھا درود شریف
حاجتیں سب روا ہوئیں اوسکی ۔ ہی عجب کیمیا درود شریف

حکایت حواشی شعب الایمان مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ ایک فرشتہ ہی کہ اوسکے پر اور بازو جلے
ہوئے ہین جبرئیل سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی جبرئیل نے عرض کیا کہ حق سبحانہ تعالی نے اسکو ایک موضع مین بھیجا تھا تا وہانکے
باشندونکو ہلاک کرے جب فرشتہ وہان پہونچا دیکھا کہ ایک لڑکے کو مان اوسکی دودھ پلاتی ہی اسکو اونکے حال پر رحم آیا ایک ساعت
وہان ٹھہرا حق تعالی نے ایک آگ بھیجی کہ اوسنے فوراً اسکے پر و بال کو جلا دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا
کہ آیا یہ گناہ قابل توبہ کے ہی یا نہین عرض کیا حق تعالی سے پوچھکر اسکا جواب دونگا ایک لحظہ مین جبرئیل درگاہ الہی مین
ہو آئے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالی فرماتا ہی دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہی آپ نے فرمایا توبہ اسکی کیونکر ہوگی
پھر جبرئیل ایک ساعت مین گئے اور آئے اور کہا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی توبہ اسکی یہی ہی کہ یہ دس تبہ تم پر درود بھیجے پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک اوس فرشتے کے تشریف لے گئے اور یہ مژدہ سنایا اوسی وقت فرشتے نے موافق ارشاد کے دس تبہ آپ پر
درود بھیجا حالت اصلی پر ہو گیا دعائین دیتا اوڑتا ہوا اپنے مکان کی طرف چلا گیا **حکایت** امام قرطبی نے لکھا ہی کہ
حضرت آدم علیہ السلام نے جسوقت حوا رضی اللہ عنہا کو باین حسن جمال و رعنائی دیکھا تو خواہش نے غلبہ کیا عنان صبر کو ہاتھ سے
چھوڑ دیا چاہا کہ ہاتھ بڑھائے اور اونکو اپنے آغوش مین کھینچ لائے ملائکہ نے غل مچایا اور دھمکایا اور کہا کہ خبردار دست درازی
مت کرنا آدم علیہ السلام نے کہا کیون نکرون کہ حق تعالی نے اوسکو میرے ہی واسطے ہمجنس مخلوق کیا ہی ملائکہ نے کہا البتہ جبتک
حق اوسکا بجا لاؤ اور مہر اوسکا دیدو آدم نے کہا مہر اسکا کیا ہی فرشتون نے کہا دس تبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو
آدم نے کہا وہ کون ہین کہا وہ تمھاری اولاد سے خاتم المرسلین ہونگے اگر وہ نہوتے تو تمھارا وجود بھی نہوتا
حکایت شیخ مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس نے اپنے جامع مین اور تاج الدین فاکہانی نے فجر منیر مین لکھا ہی کہ مجھسے شیخ صالح موسی

۲۵
تیرہ ہزار کا جمع کرنا روزی تعالی کی طرف سے طلب رفع حاجت ...
[illegible]

۲۶
[illegible]

ضریرنے ذکر کیا کہ ہم مع ایک جماعت کے دریاے شور مین جہاز پر سوار تھے ناگاہ ایک ہوا تیز چلی کہ جسکو ریح اقلابیہ کہتے ہین اور جہاز اس ہوا مین بہت کم بچتے ہین اکثر ڈوب جاتے ہین تلاطم امواج سے جہاز تہ و بالا ہونے لگا ہر ایک زندگی سے ہاتھ دھونے لگا مرنے اور ڈوبنے کا سب کو یقین ہو گیا اسواسطے کہ اگر جہاز اس ہوا سے نجات پائے تو نوادرات سے شمار کرتے ہین اب تو آچکی ہی سر گرداب فنا کشتی عمر ہر نفس باد مخالف کا ہی جھوکا ہمکو اوسی حالت مین نیند نے جو غلبہ کیا مین سو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ واسطے دفع اس فتنہ اور حصول نجات کے مجھکو یہ درود سکھلاتے ہین اور فرماتے ہین کہ جہاز والونسے بھی کہدے کہ اس درود کو ہزار مرتبہ پڑھین بس مین جاگ پڑا اور جہاز والونکو یہ درود سکھلایا ہم سبھونے اس درود کو پڑھنا شروع کیا قریب تین سو کے پڑھ چکے تھے کہ حق تعالی نے وہ بلا دفع کی اور موجین ٹھہر گئین اور ہوا تھم گئی پس اس درود کی برکت سے سبھون نے نجات پائی اسیواسطے اس درود کو درود تنجینا کہتے ہین وہ درود خاتمہ مین لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی

حکایت مطالع مسرات شرح دلائل الخیرات مین ہی کہ عبید اللہ بن عمر قواریری نے بیان کیا کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا مر گیا مینے اوسکو بعد ایک رات کے خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ حق تعالی نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا مجھکو بخش دیا مینے پوچھا کس سبب سے کہا میری عادت تھی کہ جب نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب مین لکھتا تو درود بھیجتا یعنی لفظ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا یا زبان سے کہتا سو حق تعالی نے مجھکو ایسا رتبہ عنایت کیا کہ جسکو نہ کسی نے دیکھا نہ کبھی سنا اور نہ کسی کے دل مین گذرا

حکایت روح البیان مین ہی کہ سفیان ثوری رح نے ایک شخص کو دیکھا کہ طواف اور سعی اور سب مواقف و مناسک حج مین سواے درود کے کچھ دعا نکرتا تھا سفیان نے پوچھا کہ تیری کیا حالت ہی کہ جسقدر تو درود پڑھنے مین اہتمام کرتا ہی ادعیہ ماثورہ اور تسبیح اور تہلیل مین اتنا تجھکو سرگرم نہین دیکھتا ہون حال اوسکا یہ ہی کہ حج مین ہر مقام پر ایک دعا مقرر ہی اور تو سواے درود کے کوئی اور دعا اور وظیفہ نہین پڑھتا اوسنے پوچھا تو کون ہی مینے جواب دیا سفیان ثوری ہون اوسنے کہا اگر کوئی اور ہوتا تو اس راز کو اوسپر ہرگز ظاہر نکرتا اور اوسکو اس بھید سے کبھی خبر نہ کرتا اسیقدر ہی کہ مین اپنے باپ کے ہمراہ واسطے حج کرنے کے اپنے شہر سے نکلا ناگاہ اثناے راہ مین میرے باپ کا انتقال ہو گیا مینے دیکھا کہ موںہہ سیاہ اور آنکھین نیلی اور پیٹ پھول گیا اور معاذ اللہ سور کی شکل پر ہو گیا اس واقعے سے مجھکو نہایت ملال ہوا اور اس صدمہ سے میرا عجیب حال ہوا کہ باپ میرا ایسی حالت مین مرا انا للہ وانا الیہ راجعون اور دل مین مینے خیال کیا کہ شاید باپ میرا سلفق اور سود خوار تھا جو یہ گت ہوئی آخر کار اوسکے موںہہ کو چادر سے چھپا دیا اور مین روتے روتے خواب غفلت مین سو گیا دیکھتا کیا ہون کہ ایک مرد خوبرو اور پاکیزہ خو جیسے آنحضرت ہین اونسے زیادہ خوبصورت اور خوشرو نہ کسی کو مینے دیکھا تھا اور نہ ایسی خوشبو کسیکی سونگھی تھی اور نہ ایسے پاکیزہ کپڑے کسی کو پہنے دیکھا تھا

فخر عالم حبیب یزدانے	عین رحمت رسول رحمانے	حسن خلق و جمال و خوبی مین	بے مثال و نظیر و لاثانے

ہزارون شان و شوکت سے میرے باپ کے سرہانے تشریف لائے اوسکے موںہہ پر سے چادر اوٹھا کر دست مبارک اپنا پھیرا وہ نور اوسکا چہرہ میرے باپ کا مثل چودھوین رات کے چاند کے چمکنے لگا اور سارا بدن حالت اصلی پر آگیا جب اوس صاحب جمال نے جانے کا ارادہ کیا تو مینے اونکا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ یا حضرت قسم

اوسکی جس شے اس سفر مین آئی مین رحمت تیرے باپ کی طرف بھیجا آپ کون ہین کہ میری اور میرے باپ کی ایسی حالت بیچارگی مین دستگیری فرمائی اور راہ نجات کی بتائی فرمایا اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ صَاحِبُ الْقُرْآنِ مین محمد بیٹا عبد اللہ کا صاحب قرآن ہون صلی اللہ علیہ وسلم باپ تیرا سود کھاتا تھا اور شب و روز وظیفہ کی سی سنت تھی مگر وقت سونے کے مجھپر سو مرتبہ درود بھیجا کرتا تھا اسی سبب سے بیٹا اوسکی شفاعت کی اور عذاب الٰہی سے اوسکو نجات دی

ای نسیم کوئی شمیم مشکی محرم سر ازل	طاؤس باغ عالم نزول عنقا قاف کبریا	دریا کا قطرہ دم زدہ تشنہ مستغرم سیاہ	چشم زار بر غم دو تا دست شفاعت برگشا

راوی کہتا ہی کہ آخر مین بیدار ہو کر باپ کے منہ سے چادر کو اوٹھایا مثل ماہ شب چہاردہم کے چہرہ باپ کا روشن پایا آنکھین بجائے اوسی سیاہ تھین اور سر بھی مثل سر آدمی کے ہو گیا اور وقت دفن کرنے کے غیب سے آواز بشارت سنی کہ تیرے باپ کے ساتھ عنایت اور بخشش الٰہی بسبب درود بھیجنے اوپر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی پس لوسی دن سے مینے عہد کیا کہ جب تک زندہ رہونگا ہر وقت کے بعد درود ہی کو اپنا وظیفہ کرونگا سفیان ثوری نے کہا تو یحیی کہتا ہی بعد اپنے شاگردون اور مریدون سے فرمایا کہ اس واقعہ کو اپنی کتابون مین لکھ لو اور سارے مسلمان بھائیون کو بھی سنا دو تا درود شریف کی تاثیر و کرامت سے واقف ہو جائین اور بسبب اسکی برکت کے عذاب دنیا و آخرت سے نجات پائین +

حکایت شیخ عبد الحق دہلوی نے ترغیب اہل السعادات مین لکھا ہی کہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حفص بن عبد اللہ سے نقل کی ہی کہ اونھون نے کہا ابو زرعہ کو مرنے کے بعد مینے خواب مین دیکھا کہ آسمان دنیا پر ساتھ ملائکہ کے نماز مین امامت کرتے ہین مین نے پوچھا کہ یہ رتبہ اعلیٰ تم نے کیونکر پایا فرمایا مینے اپنے ہاتھ سے ہزار ہزار حدیثین لکھین اور ہر حدیث مین لکھا ہی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھپر ایک مرتبہ درود بھیجے تو حق تعالیٰ اوسپر دس بار رحمت کاملہ نازل فرماتا ہی

حکایت شیخ ابن حجر مکی نے نقل کی ہی کہ ایک صالح خواب مین دیکھا گیا اوس سے حال پوچھا اوس نے کہا کہ حق تعالیٰ نے مجھپر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت مین داخل کیا سبب پوچھا اوس نے کہا کہ فرشتون نے میرے گناہون اور درودونکو شمار کیا تو گناہ سے درود شمار مین زیادہ ٹھہرے حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا کافی ہی اس شخص کا حساب مت کرو اسکو جنت مین لیجاؤ سبحان اللہ حساب کے دن کیا درجے ہی درود پیغمبر مین ایسے لطف + کہ جنکے اعداد نام سے بے حساب کرے نجات پیدا +

حکایت مصباح الظلام مین حضرت شبلی سے منقول ہی کہ ایک مرد نے میرے ہمسایہ مین رحلت کی مینے اوسکو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اوس نے کہا کیا پوچھتے ہو کہ مجھپر بڑی بڑی مصیبتین گذرین اور نکیرین نے میرا قافیہ بہت تنگ کیا

وہ وحشت وہ دہشت وہ تنگی کا عالم	ہجوم مصیبت و غم تھا کہ ہی ہمدم	عجب تنگی حال نے منہ دکھایا	عجب طرح کا حال درپیش آیا
		نکیر اور منکر کھڑے تھے ادھر کو	مصیبت کے عالم مین مین تھا ادھر کو

اوس وقت مینے اپنے دل مین خیال کیا کہ شاید مین دین اسلام پر تھا الٰہی یہ عذاب کس سبب سے کیا رکھنے دنیا مین تیری ہلاکت ہی جس وقت فرشتون نے مجھپر عذاب کا قصد کیا اوس وقت ایک مرد جمیل الطیب الرائحہ درمیان میرے اور نکیرین کے حائل ہو کر حجت ایمان مجھکو یاد دلائی مینے کہا رحمک اللہ علیک تو کون ہی اوس نے کہا کہ مین ایک شخص ہون کہ کثرت درود سے تیری پیدا ہوا ہون اور اس بات پر مامور ہون کہ ہر شدت و کربت مین تیری اعانت کرون

غم و شادی مین رنج و راحت مین	ہر زمانہ مین شریکِ کار ہو تمہین	نزع مین گور مین قیامت مین	سب جگہہ یار غمگسار ہو تمہین

حکایت خواجہ سنائی رحمۃ اللہ نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ روی مبارک اپنا خواجہ سنائی سے چھپاتے ہین خواجہ سنائی دوڑے اور آپکے قدمون پر گر پڑے اور پای مبارک کو بوسہ دیکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جان آپ پر سے قربان ہو کیا سبب ہی کہ آپ روی مبارک اپنا مجھ سے چھپاتے ہین اور چہرۂ انور کو نہین دکھاتے ہین ؎ نادیدہ رخت عمری سودا تو ورزیدم ٭ فارغ زلو کی باشم اکنون کہ رخ تو دیدم ٭ پس آپنے خواجہ سنائی کو گلے سے لگا لیا اور گود مین بٹھا لیا فرمایا کہ ای سنائی تو نے مجھپر اسقدر درود و سلام بھیجے ہین کہ مین تجھ سے شرماتا ہون کہ کس چیز کے ساتھ تیرا عذر کرون اور اوسکے عوض مین تجھکو کیا دلوا دون اور تجھ سے کیونکر پیش آؤن

واہ کیا فضل کبریائی ہے اوس کلام و بیان کے صدقے	کیا ہی الطاف مصطفائی ہے اوس زبان و دہان کے صدقے	یہ عنایاتِ سرورِ عالم اوس مبارک لسان کے قربان	زخم دل پر ہی صورت مرہم اوس لبِ دُرفشان کے قربان

حکایت ترغیب مین ہی کہ جب خالد بن کثیر کا وقت رحلت اس دار فانی سے قریب آیا لوگون نے اوسکے سرہانے ایک پرچہ کاغذ کا پایا مضمون لکھا پایا بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ یعنی خالد بن کثیر کو دوزخ سے نجات ہی اس کاغذ کے دیکھتے ہی لوگون کو تعجب ہوا اہلِ خانہ سے اوسکے عمل کو دریافت کیا اور سبب حصول اس کرامت کا پوچھا معلوم ہوا کہ اسکا ایسا کوئی عمل نیک تو نتھا مگر ہر جمعہ کو دس ہزار مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا حکایت خواجہ یحیی معاذ رازی کا معمول تھا کہ ہر رات تین ہزار مرتبہ درود پڑھا کرتے تھے اتفاقاً کسی وجہ سے ایک رات درود پڑھنا رہ گیا جب صبح ہوئی تو گریبان اپنا چاک کیا اور چہرہ آلودہ خاک کیا آہ و زاری کرنے لگے دم سرد بھرنے لگے لوگ سب جمع ہوے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی اور یہ کیسا واویلا ہی ؎ این ہمہ اندوہ تو از بہر چیست ٭ این ہمہ فریاد تو از غم کیست ٭ خواجہ نے فرمایا کل رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تحفہ درود بھیجنے کی نوبت نہ آئی اسواسطے سے میری یہ حالت ہو گئی ہی ؎ کامروز بجز گریہ و ماتم نتوان کرد ٭ وز غصہ گری بیکسی ہم کم نتوان کرد ٭ خواجہ اسی گفتگو مین تھے کہ غیب سے آواز آئی کہ ای خواجہ جسقدر تجھے ہر رات مین درود پڑھنے سے ثواب ملتا تھا آج اوسکا دونا ثواب تجھکو عنایت کیا اور نام تیرا خاص بندگان درود خوانون مین لکھدیا حکایت ایک شخص نے امام شافعی علیہ الرحمۃ کو بعد وفات اونکے خواب مین دیکھکر پوچھا کہ حق تعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا حق تعالی نے مجھپر بڑی رحمت و عنایت کی اور ساتھ مغفرت کے مجھ سے پیش آیا فرشتے مجھکو بہشت مین لیچلے جسطرح دلہن کو لیجاتے ہین اور مجھپر در و یاقوت نثار کیے جیسا دلہن پر نثار کرتے ہین اور سبب حصول اس کرامت کا یہ ہی کہ جب مین کسی جگہہ نام مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھتا تو یہ درود پڑھتا تھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ حکایت ایک عورت خواجہ حسن بصری کے پاس آئی اور عرض کیا کہ یا امام میری ایک جوان بیٹی تھی اوسنے انتقال کیا اوسکے گل جوانی نے مجھکو داغ ملال دیا اوسکے مرنے سے زندگی بے لطف کٹتی ہی بے کلی سے چین نہین پڑتی ہی

ایک لڑکی تھی سو وہ بھی مر گئی ۔ غم کی سل چھاتی پہ میری دھر گئی
باغ میں بادِ خزان کیسی چلی ۔ پہتو نہیں مرجھا گئی کچی کلی
عمر نے مہلت نہ دی اوسکو ذرا ۔ لے گیا بے وقت پیکِ قضا
اس سبب سے مجھکو کل آتی نہیں ۔ زندگی بے لطف ہی بھاتی نہیں

کوئی ایسی دعا تعلیم کیجیے کہ مین اسکو پڑھوں اور لڑکی کو خواب مین دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرون امام نے اوسکو کوئی دعا سکھا دی چند روز کے بعد اوس نے اپنی لڑکی کو خواب مین دیکھا کہ انواع عذاب مین گرفتار ہے گلے مین طوقِ آہنی ہاتھ مین ہتکڑی گرانبار ہے جامہ قطران کا زیب بدن ہے مبتلائے انواع رنج و محن ہے خواب سے بیدار ہو کر امام سے اس واقعے کو بیان کیا امام نے فرمایا اوسکے واسطے صدقہ دے شاید اللہ تعالی رحم کرے بعد چند مدت کے امام نے ایک رات خواب مین دیکھا کہ ایک عورت نہایت جمیلہ و شکیلہ کمال نور و حسن و خوبی سے آراستہ ہے اور نہایت حلیہ جمال محبوبی سے پیراستہ بڑی شان و شوکت سے حورانِ مہ جبین کے ساتھ بہشت مین سیر کر رہی ہے ۵ گل بدن غنچہ دہن سرو قد و لالہ عذار ۵ الغرض فرق سے تا بقدم رشک بہار ہے امام سے اوس نے کہا کہ آپ مجھکو پہچانتے ہین مین اوسی ضعیفہ کی بیٹی ہون جسکو آپ نے دعا سکھائی تھی کہ مجھے اوس نے خواب مین دیکھا امام نے فرمایا تیری ماں نے تو خواب کا حال سنکر مجھے نہایت ملال تھا اب تجھے اس ناز و نعم مین دیکھتا ہون سچ بتا کہ اسکا بھید کیا ہے کہ عقل پر کھلتا نہین اور بے اسکا میزانِ خرد مین تلتا نہین ۵ بھید کے اسکے نہین آگاہ کر راز مخفی سے مجھے تو دے خبر ۵ پس لڑکی نے عرض کیا واقعی مین انواع عذاب مین گرفتار تھی اور میرے ہاتھ اور گلے مین طوق و زنجیر آہنی گرانبار تھی اور میرے سوا اوس گورستان مین پانسو پچاس آدمی مبتلائے اقسام عذاب تھے آخر اس اثنا مین فضل الہی شامل ہوا اتفاقاً اوس گورستان مین ایک مرد کامل اہل اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار درود بھیجا اور ثواب اوسکا ہمکو بخشا ناگاہ غیب سے آواز آئی اِدْفَعُوا الْعَذَابَ عَنْهُم یعنی موقوف کرو عذاب ان مردون سے بہ برکت اس درود کے جو میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا ہے **حکایت** جامع المعجزات مین ہے کہ مدینہ منورہ مین ایک تاجر بڑا مالدار تھا اوسکے دو بیٹے تھے جب وہ مرا تو دونون بیٹون نے نصف نصف ترکہ اوسکا تقسیم کر لیا اور منجملہ مال متروکہ کے تین بال بھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ سوداگر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تبرکاً و تیمناً لے لیے تھے اور اپنے اسباب مین رکھ لیے تھے سو اون تینون میں سے دونون بیٹون نے ایک ایک بال تقسیم کیا باقی رہا ایک بال بڑے بھائی نے چھوٹے سے کہا کہ یہ بال بھی دو ٹکڑے کر کے آدھا آدھا بانٹا جائے چھوٹے نے کہا خدا کی قسم یہ موی مبارک اس قابل نہین کہ کاٹا جائے

اس موی مبارک کی ہے یہ تکریم ۔ تقسیم مین ہوتا ہے خلافِ تعظیم
پیارا ہے جان سے ہر اک موی نبی ۔ کیونکر کیا جائے ہو کے یہ دو نیم

بڑے نے کہا اچھا اگر تم اس بال کی بڑی عزت جانتے ہو تو تینون موی مبارک تم ہی لو اور سارا ترکہ باپ کا اسکے عوض مین مجھے دو چھوٹے نے بالہ کر کے بڑی سعادت اور بہی دولت سرمدی سمجھ کر باپ کا تمام مال متروکہ بڑے کے حوالے کیا اور تینون موی مبارک کو اس نے لیکے اپنی جیب جان مین رکھ لیا

ہر کرا قائد توفیق ازل بود رفیق ۔ بیخبر از ہمہ در منزل مقصود رسید
بر سر گنج سعادت بہ چہ دست نہاد ۔ از درد رنج شقاوت ہمہ یکبار رہید

خوض اون موی مبارک کو جب دیکھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا تھا پس تھوڑے عرصے مین بڑا بھائی

مفلس اور ناچار ہوگیا اور چھوٹا اون باتوں کی برکت سے بڑا تونگر اور مالدار ہوگیا آخر جب چھوٹا مر گیا تو ایک مرد صالح نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھا ہی اور درود پڑھ رہا ہی آپ نے اوس مرد صالح سے فرمایا جا لوگون سے کہدے کہ جسکو حاجت ہو اس جوان کی قبر کی زیارت کرے پھر تو یہ نوبت پہنچی کہ جو کوئی سواری پر بھی اوسکی قبر کی راہ سے گذرتا تھا از روے تعظیم اوسکی قبر کے سواری سے اوتر تا تھا ۵

ہر کس کہ رنج از شاہ فانی بر تافت	از مطلب دولت باقی بشتافت	آنجا کہ کمال ہمتش بود رسید	و آنچیز کہ مقصود دلش بود بیافت

حکایت ایک قافلہ بنجارونکا چلا جاتا تھا جب جنگل مین پہنچا ایک بنجارے کے بیل کی ٹانگ ٹوٹ گئی سب بنجارے اسکو تنہا چھوڑکر چلے گئے وہ بیچارہ اوس دشت و بیابان مین حیران اور نہایت پریشان ہوا آخر کار ناچار ہوکر درود کو اپنا وسیلہ گردانا اور اوسکو پڑھنا شروع کیا ع تا ببینم کہ چہ از پردہ برون می آید تھوڑے عرصے مین تین سوار سبز پوش دور سے نمودار ہوے دو جوان تھے اور ایک مسن وہ دونون جوان بنجارے کے پاس آئے پوچھا کہ کیا مطلب رکھتا ہی اوس نے کہا کہ میرے بیل کا پاؤن ٹوٹ گیا اور اپنے ساتھیون مین تنہا چھوٹ گیا بہت حیران ہون اور نہایت پریشان دونون جوان یہ حال سنکر بیل کے پاس گئے اور کچھ پڑھکر بیل کے سر پر ہاتھ پھیر دیا فوراً بیل اچھا ہو کر کھڑا ہو گیا وہ بنجارہ اونکے پیرون پر گر پڑا عرض کیا کہ اے حضرات آپ کون ہین اور وہ تیسرے حضرت کون ہین دونون صاحبزادون نے فرمایا ہم حسنین ہین اور وہ جناب سید الثقلین نانا ہمارے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہین صرف تیرے کام کے واسطے تشریف لائے ہین یہ فرماکر چلے گئے اور وہ بنجارہ اپنا اسباب بیل پر لادکے منزل مقصود کو روانہ ہوا حکایت ایکروز جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کرام تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکر صدیق آپکی داہنی طرف بیٹھے تھے ایک جوان آیا السلام علیک کہا لایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو فرمایا کہ تو صدیق سے بڑھکر درجہ اعلیٰ پر بیٹھے حضرت ابوبکر صدیق اس بات کو سنکر متامل ہوئے کچھ نہ کہہ سکے اور سب اصحاب کو گمان ہوا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہین وگرنہ اصحاب مین کسی کی ایسی مجال نہین کہ حضرت صدیق رضی سے بالاتر بیٹھے بعد جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق کی طرف منہ کرکے فرمایا یہ مرد مجھپر اسقدر درود بھیجتا ہی کہ کوئی اتنا نہین بھیجتا صدیق نے عرض کیا آیا یہ جوان آب خورش اور کار وبار کچھ سروکار رکھتا ہی یا بجز درود پڑھنے کے کچھ کھاتا پیتا نہین ہی آپنے فرمایا کھانا بھی کھاتا ہی اور پانی بھی پیتا ہی اور سب کام کرتا ہی لیکن دنکو ایکمرتبہ اور راتکو ایک مرتبہ درود خمسہ ہمیشہ پڑھتا ہی اور کبھی ناغہ نہین کرتا ہی فقط بیان درود خمسہ کا خاتمہ مین ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ

حکایت ہارون رشید کو ایک عارضہ لاحق ہوا اوسی عارضے مین ڈیڑھ برس تک مبتلا رہا آخر اوسکو صحت سے یاس ہوگئی ایکروز اوسکو لوگون نے خبر دی کہ خواجہ ابوبکر شبلی ادھر سے چلے جاتے ہین فوراً اہل کارونکو حکم دیا کہ حضرت کے حضور مین جلد جاؤ اور انکو ہمارے پاس بعزت تمام لے آؤ خواجہ حال علالت ہارون رشید کا سنکر اوسکے محل مین تشریف لائے اور درود خمسہ کو پڑھکر ہارون رشید پر دم کیا اور اوسکے بدن پر اپنا ہاتھ پھیر دیا پس اس درود کی برکت سے اوسیوقت وہ بھلا چنگا ہوگیا گویا مرض ہی نتھا ۵ ہوگیا وہ دم کے دم مین تندرست جسطرح صحت مین تھا ویسا ہی چست و تندرست

۳۱

حکایت ایکدن شیخ فرید شکر گنج یاران کے درمیان بیٹھے ہوے فضائل درود و سلام کے بیان فرماتے تھے اتفاقاً ایک درویش خانہ بدوش وہان اکر حاضر ہوا اور کہنے لگے کہ مجھے بلادِ حج سفر اختیار کیا ہے مگر نیسان تنگ ہے میرے نزدیک خطرہ ہی مگر آگے جا نہین سکتے تہی دستی سے سفر مین زاد راہ سے مجبور اگر کچھ خرچ ملے تو آگے قدم بڑھاؤن منزل مقصود تک جاؤن یہ سنکر شیخ بہت متفکر ہوے اور دیر تک سجدہ مین رہے بعد سر اوٹھایا آگے کچھ ٹھیکریان پڑی ہوئی تھین اونپر درود خمسہ پڑھکر دم کیا اور اون درویشون کے ہاتھ مین دیا درویش کو اس معاملے سے کمال حیرت ہوئی شیخ نے نور باطن سے دریافت کر لیا اور کہا دیکھو اور حیران مت ہو انھون نے ٹھیکریون کو دیکھا تو وہ درود شریف کی برکت سے سونے کی اشرفیان ہو گئین سب آپکی عظمت کے معترف ہوے دعائین دیتے چلے گئے حکایت ایک مرد درود بھیجنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سستی کرتا تھا ایکرات بخت خفتہ اوسکا بیدار ہوا خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا لیکن آپ اوسکی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین جس طرف سے وہ آتا ہی منہ پھیر لیتے ہین اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھ سے غصہ ہین فرمایا نہین عرض کیا پھر کیون میری طرف التفات نہین فرماتے اور مجھکو کسواسطے اپنا جمال مبارک نہین دکھلاتے

یا نبی اب تو دکھاؤ رخ انور اپنا	غیر ہی غیر ہی حالِ دلِ مضطر اپنا	جو نہو عالمِ رویا مین بھی وہ بتحال	جاگنے مین نہین سوتا ہی مقدر اپنا

پس آپنے فرمایا مین اچھی طرح تجھکو پہچانتا نہین ہون کیونکر التفات کرون اوسنے عرض کیا مین تو آپ ہی کی امت مین سے ایک گنہگار ہون اور مینے عالمون سے سنا ہی کہ آپ اپنی امتیون کو ماں باپ سے زیادہ پیار کرتے ہین خصوصاً گنہگارون کی بخشش کا بڑا خیال کرتے ہین

نکو یانرا بفضلِ اوست نازے	بدانرا باکرمہایت نیازے	تو خود فرمودہ از روی احسان	پی تسکینِ جانِ اہلِ عصیان
نکو یانرا بسر ظلِ الٰہی ست	بدانرا زیر دامانم پناہی ست	ہمین بس قوتی ما ناتوانرا	شفاعت از تو باشد مجرمانرا

پس آپنے فرمایا حقیقت مین ایسا ہی حال ہی مگر تو مجھکو تحفۂ درود سے یاد نہین کرتا اور جسقدر میری امت مجھپر درود زیادہ بھیجتی ہی مین اوسی قدر پہچانتا ہون اور اونکو اپنا محب کامل جانتا ہون مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ غرض جب وہ مرد خواب سے جاگا ہر روز بلاناغہ سو مرتبہ آپ پر درود بھیجنا اپنے اوپر واجب کیا بعد اسکے پھر وہ مرد شرف زیارت جمال بے مثال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا ارشاد ہوا کہ اب تجھے مینے خوب پہچانا قیامت مین تیری شفاعت ضرور کرونگا حکایت سید مولانا حسینی ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی رحمہ اللہ نے بعد فراغ تحصیل علم کے فارس مین کتاب دلائل الخیرات تصنیف فرمائی لوگونکو راہ معرفت اور سلوک کی بتائی بڑے صاحب کرامات اور خوارق عادات ہوے کسی حاسد نے اونکو زہر دیا فجر کی نماز فرض مین سجدے مین ربیع الاول سنہ ہجری کو انتقال کیا بعد حسرت و افسوس اونکو سوس مین دفن کیا بعد ستتر برس گذرنے کے لوگون نے واسطے نقل کے اونکی قبر کھودی پھر سے کفن اوٹھایا سارا بدن اور کفن صحیح اور درست پایا روی خندان ایسا سرخ و سفید اور تازہ تھا جیسے کوئی ابھی سو گیا ہی کسی نے امتحاناً چہرے پر انگلی سے دبایا زندونکی طرح خون ہاتھ سے ہٹ گیا جب اونگلی اوٹھائی تو خون بدستور آ پھر آیا پھر وہان سے نقل کر کے مراکش کے قبرستان ریاض العروس مین اونکو دوبارہ دفن کیا آجتک معدن آدمی وہان پر زیارت کو آتے ہین ہر طرح کا فیض باطنی و ظاہری پاتے ہین

مقصد تیسرا بیان آداب واوقات صلوٰۃ وسلام مین

از خدا جوئیم توفیق ادب	بی ادب محروم گشت از فضل رب	از ادب پُر نور گشتست این فلک	وز ادب معصوم و پاک آمد ملک
بی ادب تنہا نہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد		

جاننا چاہیے کہ آداب درود پڑھنے کے دو قسم پر ہین آداب صوری اور آداب معنوی لیکن آداب صوری یہ ہین

ادب ۱ درود خوان کو چاہیے کہ بدن اور کپڑونکو پاک صاف رکھے اور واسطے دفع آلایش و رطوبات منہ و دانتوں کے جہانتک ہوسکے مسواک کیا کرے بلکہ اگر توفیق رفیق ہو تو جامہ و بدن مین خوشبو بھی ملے اور کبھی نام مبارک بغیر وضو نہ لے تمام جسم مین خوشبو ملو درود پڑھو

مشام جان کو معطر کرو درود پڑھو	بہت ادب سے وضو کرکے لو کلام اللہ	کہ نام پاک ہے حبیب کا ہو وضو درود پڑھو	چنانچہ مجمع اللطائف مین ہے

کہ ایاز کا ایک بیٹا محمد نام تھا سلطان محمود کے یہان اوسکو خدمتگاری کا کام تھا ایکدن سلطان نے متوجہ طہارت خانہ کے ہو کر کہا کہ ایاز کے بیٹے سے کہو کہ ہمارے وضو کرنے کے لیے جلد پانی لائے اور اسمین دیر نہ لگائے جب ایاز نے یہ کلمہ سنا نہایت ملالت سے اوسکو خفا ہوکر خیال کیا کہ آیا میرے بیٹے نے سلطان کی خدمت مین کیا گناہ کیا کہ سلطان نے برخلاف عادت نام اوسکا اپنی زبان پر نہ لیا غرض کہ سلطان وضو کرکے باہر آیا ایاز کو اندیشناک پایا پوچھا اسوقت اثر ملال تیری پیشانی پر کیون جاوت ہے سچ کہہ اسکا کیا باعث ہے ایاز بعد عجز و نیاز عرض پرداز ہوا کہ حضور نے آج بندہ زادہ کا نام لیکر نہین بلایا اسواسطے مین خوف مین آیا کہ شاید اوس سے کوئی بے ادبی ظاہر ہوئی ہو موجب ملال خاطر ہوئی ہو سلطان مسکرایا مہربانی سے فرمایا اے ایاز خاطر اپنا جمع رکھ بیٹے او س سے کوئی بی ادبی کی بات اپنی مرضی کے خلاف نہ پائی بلکہ اوسوقت مین بے وضو تھا اوسکے نام لینے سے مجھے خود شرم آئی اسواسطے کہ نام اوسکا ہمنام نبی گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور تعظیم کرنا آپکے ہمنام کی سعیکے نزدیک مسلم ہے بیوضو نام لینا مرد لائق ادب نہ تھا ایاز کو کوئی امر دیگر نہیں ہی اسکا سبب تھا

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب	ہنوز نام تو گفتن کمال بی ادبیست		
غرارے سے کرون وقت سخن بمشک و گلاب	کرون سکو ومعطر دہن بمشک گلاب	بساؤن لاکہ طرح پیرہن بمشک گلاب	

ادب ۲ جن مقامات مین کہ درود پڑھنا ممنوع اور مکروہ ہے نہ پڑھے جیسے مجلس بیرنگ کی اور قصہ خوانون کی یا محفل ناچ اور گانے بجانے کی یا وقت جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے یا سننے انکے کے یا دل لگی اور ہنسی کے وقت یا حالت غضب و غصے مین یا وقت جماع اور مشغولی لہو لعب کے یا ایسی جگہہ پر جہان نجاست ہو مثل جاضرور اور رشیاب کے یا وقت تعجب اور دیکھنے کسی خوبصورت خوشنما یا محبوب حسین یا گھوڑی کے جیسا کہ دستور بعض عوام کالانعام کا ہو رہا ہے کہ انکے حسن و جمال کو دیکھکے درود پڑھتے ہین نعوذ باللہ منہا

ادب ۳ درود کثرت سے پڑھے حتی الوسع کمی نکرے مگر مداومت کو مد نظر رکھے یعنی ایک مقدار مخصوص کہ ہر روز وہ پڑھ سکے اور ہمیشہ نبہا سکے اوسکو اپنے ذمے مقرر کر لیوے کیونکہ فعل مدامی پسندیدہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ آپنے فرمایا خیر العمل ادومہ بہتر وہ عمل

جو ہمیشہ پہنچاے وَقَلِيلٌ دَائِمٌ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ مُنْقَطِعٍ اور جو چیز کہ تھوڑی ہو اور ہمیشہ ہو سکتی ہی بہتر اوس بہت سے ہی جو چھوٹ جاے جذب القلوب مین ہی کہ ہر روز ہزار مرتبہ سے کم نہ پڑھے اور اگر یہ نہو سکے تو پانسو پر اکتفا کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہو تو سو سے کسی طرح کم نکرے بہرحال جسقدر اسکے پڑھنے مین اوقات صرف ہوگی روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش ہوے گی جیسا کہ مقصد اول مین گذرا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین لَوْلَا اَحَدٌ مَا فِي ذِكْرِ اللهِ لَجَعَلْتُ الصَّلٰوةَ النَّبَوِيَّةَ عِبَادَتِي كُلَّهَا یعنی اگر نہ پاتا مین کچھ ذکر الٰہی سے تو ہر آئینہ درود نبوی کو بالکل اپنی عبادت ٹھیرا لیتا

ادب ۴ درود پڑھنے کو اپنی شہرت اور نموداری اور نیکنامی کا وسیلہ نہ ٹھیراے اور اوس سے لوگون پر منت اور احسان نہ جتاے اور اوس سے طلب جاہ و جلال اور امید جمع مال و منال کی نکرے بلکہ جمیع اغراض دنیوی سے اوسکو پاک اور بے لوث رکھے تا درجہ قبولیت کو پہنچے

ادب ۵ جب نام مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھنے مین آوے خواہ پڑھنے مین چاہیے کہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اوس کے ساتھ پورا لکھے اور پڑھے کیونکہ اللہ جل شانہ نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا مین صریحاً صلوٰۃ و سلام دونون کا حکم فرمایا ہی اور کراہت ذکر صلوٰۃ کی بدون ذکر سلام کے اور سلام کی بغیر لفظ صلوٰۃ کے متفق علیہ پس مذہب مختار یہ ہی کہ صلوٰۃ و سلام دونون لکھنا پڑھنا چاہیے پس نہ کہا جائیگا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فقط اور نہ عَلَيْهِ السَّلَامُ فقط چنانچہ شیخ ابن حجر سے منقول ہی کہ ابو العباس محدث نے فرمایا کہ وقت حدیث لکھنے کے مین لفظ وسلم کی نہین لکھتا تھا صرف صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ پر اکتفا کرتا تھا ایکرات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا غصے سے فرماتے ہین تو کیون اپنے تئین چالیس نیکیون سے محروم رکھتا یعنی لفظ وَسَلَّمَ مین چار حرف ہین اور ہر حرف کے واسطے ایک نیکی ہی اور ہر نیکی دس گونہ ثواب رکھتی ہی بس حساب سے وَسَلَّمَ کی چالیس نیکیان ہوتی ہین

ادب ۶ درود بلند آواز سے پڑھے نہ اتنا کہ حد اعتدال سے تجاوز کرے یعنی بے تکلف موافق عادت کے با آواز خوش و با لحان دلکش پڑھے اسطور پر کہ گرانی نہو جاے وارد ہی کہ وقت درود شریف پڑھنے کے اپنی آواز بلند کرو کہ رفع صوت بوقت اداے درود کے ایسا صیقل ہی کہ زنگار نفاق کو آئینۂ دل سے چھیلتا ہی ع نام تو صیقل ست کہ دلہای تیرہ را + روشن کند چو آئینہ ہای سکندری

ادب ۷ آپکے نام مبارک کے ساتھ جب درود لکھے یا پڑھے تو کمال شوق سے بکشادہ پیشانی لکھنا پڑھنا چاہیے ہرگز تنگدل اور بیمن بجبین نہوے جیسا کہ بعضونکا معمول ہی کہ آپکے نام مبارک کے ساتھ بہ کراہ درود کو لکھنا پڑھنا ہوتا ہی بس جب بیدلی کیساتھ جبراً لکھتے پڑھتے ہین

ادب ۸ درود کو رمز و اشارے کے ساتھ نہ لکھنا چاہیے چنانچہ بعض لوگ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی علامت (ص) یا اوسکا مختصر (صلعم) لکھتے ہین اور اشارہ عَلَيْهِ السَّلَامُ کا (ع م) یا (م) رقم کرتے ہین اور بعضے بسبب استعجال کتابت کے اوتنی جگہ خالی چھوڑ دیتے ہین ثواب سے محروم رہتے ہین یہ سب صورتین ترک ادب اور خلاف تعظیم اور موجب نکبت عظیم کی ہین یہ نہین جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ

یعنی جو کوئی میرے نام کے ساتھ کتاب میں درود لکھتا ہی تو اوسکے لیے فرشتے ہمیشہ بخشش طلب کرتے ہین جبتک میرا نام اوس کتاب مین باقی رہی پس آپکے نام مبارک کے ساتھ درود نہ لکھنا بہت ہی برا ہی چنانچہ ابوالشیخ نے نقل کیا ہی کہ ایک شخص حدیث لکھتا تھا اور بسبب بخل کاغذ کے نام مبارک کے ساتھ درود نہین لکھتا تھا اوسکے داہنے ہاتھ کو مرض آکلہ عارض ہوا یعنی ہاتھ اوسکا گل گیا اور فوائد اوسکے لکھنے کے حکایات مقصد دوم مین گذر چکے ہو

ادب ۹ جو صیغہ درود کا لفظ سیدنا سے خالی ہو تو برعایت تعظیم و ادب افضل یہ ہی کہ لفظ سیدنا کو بڑھا لیوے جیسا کہ کمال ابن ظہیرہ نے اوس طرح فتوی دیا صاحب مختار نے کیونکہ اسمین عمل کرنا ہی اوس چیز کا جسکو حکم ہوا ہی اور زیادہ کرنا اوس چیز کا جو فی الواقع اور عین ادب ہو افضل ہی اوسکے ترک سے اور مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مین سردار اولاد آدمؑ کا ہون قیامت کے دن پس جب آپ سید الناس آخرت مین ہوئے تو دنیا مین سید الناس بطریق اولی ہونگے کیونکہ مقام آخرت دنیا سے اشرف ہی اور ذکر قیامت کا اوسواسطے ہی کہ اوس دن سیادت آپکی لوگون پر کھل جاویگی بخلاف دنیا کے کہ بادشاہان کفار اور مشرکین آپکے معاند تھے حاشیہ دلائل الخیرات مین لکھا ہی کہ ایک مرد ترکی دلائل الخیرات کو پڑھتا تھا اور لفظ سیدنا کو زیادہ نہین کرتا تھا اوس سے کہا گیا کہ جہان آپکا نام مبارک آوے تو لفظ سیدنا کو بھی ملالے اوس نے کہا کہ اس کتاب مین تو لکھا نہین ہی مین اپنی طرف سے خلاف ما فی الکتاب کیونکر بڑھا کر پڑھون غرض کہ اوس ترکی نے نمانا اور اپنے اصرار کیا شب کو خواب مین حضرت عمر بن الخطابؓ تشریف لائے اور اوس ترکی کو چند کوڑے لگائے اور فرمایا کَیْفَ لَا تَقُوْلُ لَفْظَ سَیِّدِنَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ سَیِّدُ الْعٰلَمِیْنَ پھر اوس ترکی نے اس حرکت سے توبہ کی

ادب ۱۰ جو صیغہ درود کا ذکر سلام سے خالی ہو تو چاہیے کہ بعد اوس صیغہ کے یہ کلمہ ضم کرین اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اسواسطے کہ صلوۃ بے ذکر سلام کے نزدیک اکثر علما کے بدلیل ظاہر قول اللہ تعالی صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے مکروہ ہی اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صیغہ صلوۃ کے ساتھ جیسے صلوۃ تشہد وغیرہ مین ذکر سلام کا نفرمایا سبب اوسکا یہ ہی کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو التحیات مین پہلے سلام بھیجنے کی تعلیم ہو چکی تھی کہ اوسمین السلام علیک الخ ہے وَعَلَیْہِمْ صَلَوَاتٌ وَسَلَامٌ بِالُوْفٍ ٭ بِنَھَارٍ وَلَیَالٍ فِیْ غَدَاۃٍ وَعَشِیٍّ ٭

ادب ۱۱ درود پڑھنے مین اجازت خاص کسی بزرگ کامل سے حاصل کرے اگرچہ اسمین اجازت مختص کی کچھ حاجت نہین کیونکہ حق تعالی نے خود کلام مجید مین جمیع مومنین اور مومنات خواہ جن ہون خواہ انس سب کو اجازت عام دیدی ہی یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا مگر اجازت خاص حاصل کرنے مین درود خوان اوسکے فوائد اور برکات سے بہت جلد کامیاب ہوتا ہی اور اوسپر آثار کرامات درود کے جلدی مترتب ہوتے ہین اور فیض تعلیم رہبر سے باسانی تمام منزل مقصود کو پہونچ جاتا ہی ہے

ہر چند بود ضمیر پاکت روشن	بی راہبری گام درین راہ مزن	پیداست کہ شمع پیش پای خود را	بی شمع دگر نمی تواند دیدن

اور شیخ الدہلوی نے ایک درود کی تاثیر اور اوسکے حصول منافع مین لکھا ہی کہ بیان خواص اور اسرار اجازت اور تاثیرات انفاس متبرکہ مشایخ سے ہی انتہی اسی واسطے اجازت کتاب دلائل الخیرات اور شفاء الاسقام وغیرہما کتب صلوۃ کی علماء محدثین بطور کتب حدیث کے دیتے ہین

۳۵

ادب ١٢ آخر صلوٰۃ میں تمام انبیا پر درود بھیجے اور انکے درود پر ختم کرے چنانچہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درود بھیجو تم اوپر انبیا اور رسولوں حق تعالیٰ کے کیونکہ حق تعالیٰ نے جسطرح مجھکو مبعوث فرمایا ہی انکو بھی مبعوث کیا ہے اور حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا سلمتم علیّ فسلّموا علی المرسلین یعنی جب سلام بھیجو تم مجھ پر تو سلام بھیجو رسولوں پر اور چاہیے کہ انکے آل و اصحاب کو بھی شریک کر لیوے کیونکہ بغیر انکے درود مقبول نہیں ہوتا ہی ور آداب معنوی تو یہ ہیں

ادب ١ درود مراقبہ سے پڑھے یعنی دل کو ملازم حضوری ہو غفلت سے بالکل دوری ہو رعایت تعظیم و مہابت و استغراق حضور کو ساتھ حفظ قلب و جوارح اور جمیع حواس ظاہرہ و باطنہ کے ملحوظ رکھے اور نسبت توجہ تامہ و حضوری قلب سے ایک لمحہ غافل نرہے اور اپنے تئیں جانے حضوری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سمجھے جسطرح کہ حاکم کی حضوری میں کوئی حاکم کو دعا نہایت ادب سے دیتا ہی اسیطرح بخلوص قلب درود پڑھا اور پہلے نقش تصویر کا چشم سے ایک لحظہ دور کرے ع گر دو عالم ز نقش او نظر است دل زہر نقش دیگرش تہی است

ادب ٢ شیخ الدہلوی فرماتے ہین حضرت شیخی و سیدی و مولائی شیخ عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ نے مجھسے فرمایا کہ وقت پڑھنے درود کے اپنے دل میں غور کرنا چاہیے کہ ہم کن کن دریاؤن فضل و رحمت میں غوطہ اور غوطہ زنی کر رہے ہین پس جب اللّٰھمّ کہے اپنے دل میں سمجھے کہ اب ہم دریای رحمت الٰہی میں غوطہ زن ہیں اور جس وقت صلّ علیٰ محمّد پڑھے جانے کہ اب ہم نے دریای فضل رسالت پناہی میں غوطہ مارا اور جب و علیٰ آلہٖ و صحابہٖ کہے تب غور کرے کہ دریاے فضائل و کمالات ان حضرات میں ڈبکی لگائی غرض کہ جب ان بحور نامتناہی میں جمع اصلی و غوطہ زنی کی لہرین بڑھینگی بید سیاہی گناہ کی ہر ایک کے ہے تعالیٰ باتمام محو و معدوم و مضمحل بلکہ ناپید ہوجاتے ہیں

ادب ٣ درود پڑھنے کے وقت روح پر فتوح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استمداد ہمت کا جویان رہے اور دل کو خواطر فاسدہ اور اندیشہای ناملائمہ سے پاک و صاف رکھے اور اگر وعدہ و وساوس نفسانی اور اندیشہ ہواجس شیطانی کا ظہور ہووے تو فی الحال ملاحظہ عنایت حضرت رسالت پناہی میں بھاگ کر پناہ لیوے ع اگر خیر دنیا و عقبیٰ آرزو داری بدرگاہش بیا و ہرچہ میخواہی تمنا کن

ادب ٤ درود پڑھنے میں نیت صحیح ہو یعنی قصد اسبات کا کرے کہ یہ جو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہون محض انقیاد اور امتثال فرمان حق سبحانہ تعالیٰ کا کرتا ہوں اور واسطے طلب ثواب و طلب رضامندی خدا و رسول کے خالصاً لوجہ اللہ پڑھتا ہوں اور اسکے ذریعہ سے امید ابدی شفاعت حضرت رسالت پناہی کی رکھتا ہوں اور موافقت ملائکہ معصومین اور برادران مومنین کی کرتا ہوں

ادب ٥ تسویہ ظاہر و باطن ہو یعنی ظاہر و باطن برابر رہے ہون جسطرح زبان سے درود پڑھے دل بھی اوسمیں مشغول رہے بلکہ ذکر لسانی ترجمان فکر جنانی کا ہو کیونکہ محققین کے نزدیک زبان دل کی معتبر ہے اگر یہ نہوسکے تو دونوں میں تطبیق ضرور چاہیے ورنہ فقط ذکر زبانی بے حضور دل کے محض غیر مفید ہی ع زبان با دل موافق ساز ہنگام ذکر وردن ہمیشہ گنگ شیخ ان قصد اسرار رشتہ ذکر زن

ادب ٦ رقت قلب و خضوع و خشوع کے ساتھ تضرع و زاری سے درود پڑھے ع بے خشوع و بندگی انعم اطراح اندرین حضرت رد اعتبار

۹۷

ادب درود پڑھنے مین واسطے مشاہدۂ لقای سعادت التقای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمہ تن طالب رہے اور شوق دیدار آپکے جمالِ باکمال کا ایسا غالب رہے کہ گر لب بکشائی ہمہ تن گردم گوش + ور رخ بنمائی ہمگی دیدہ شوم + اگرچہ یہ نصیب نہین کہ دیدۂ نگران ہمارا اوس نورِ جمالِ باکمال کا اس عالمِ اجسام مین نظارہ کر سکے لیکن اسقدر تو ممکن ہی کہ آپکے بیانِ حلیۂ شریف کو پڑھکر نقشِ تصور آپکا سکۂ دل پر ثبت کرے اور ہردم دریائے استحضارِ حلیۂ مبارک مین مستغرق رہے

صورتِ دیدن اگر نتوان بندہ	شکل خویش کہ نورمی بارد	درخیالش ہمی وزدیدۂ دل	زانکہ او نیز صورتے دارد

ادب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گویا سامنے حاضر دیکھے اور اپنے پاس تشریف رکھتے ہین سمجھے اور وقت سلام کے آنے چشمِ دل کے آپکو متمثل کرکے خطاب کرے کہ چشمِ غیرت زین پردہ چسانش بینم + بہتر آنست کہ از دیدۂ جانش بینم اگر یہ مرتبہ حاصل ہو تو درود پڑھنے والا اتنا تو سمجھے کہ میرا درود اور سلام آپکے حضور مین پیش کیا جاتا ہی اور وہان سے مجھے جواب سلام کا آتا ہی اور جو اتنا بھی نہ سمجھے تو وہ شخص محض غافل ہی اور درود پڑھنا اوسکا لا حاصل فقط حرکتِ لسانی اور بلند کرنا آواز کا ہی

ادب تحمیلِ نسبت ہی یعنی درود خوان بواسطۂ صلوۃ نبوی اور بوسیلۂ سلام مصطفوی کے تصحیح نسبت اپنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہی تا اون فیوضاتِ ایزدی اور برکات سرمدی سے کہ آپکے شامل حال ہین بہرہ مند ہوتا ہی اور بواسطہ اسکے کمالِ معرفتِ حق تعالی کو پہونچ جاتا ہی اور تعلق قلب کا ساتھ قطع نظر غیر کے اللہ تعالی کی طرف ہو جاتا ہی پھر تو یہ نوبت پہونچتی ہی کہ ہر ذرے مین آفتابِ جمالِ حقیقتِ محمدی کی چمک صورت دکھاتی ہی اور ہر جگہہ مین ماہتاب کمال معرفتِ احمدی کی جھلک نظر آتی ہی

ہیچ ذرہ نیست کز نور محمدی	از ظلمت وجود اضافی نہ رہا ست	دریا فیض جود الہی وجود اوست	انہار کائنات نبوی جملہ را جست

اگرچہ درود پڑھنا ہر وقت مین مستحب ہی مگر افضل اون اوقات مین ہی جو موافق روایات معتبرہ کے مذکور ہوئے ہین وہ بیس ۲۰ مین پہلے جسوقت نام مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان پر لائے یا سنے ابن ماجہ اور حاکم نے بروایت علی کرم اللہ وجہہ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بخیل وہ شخص ہی کہ اوسکے پاس میرا نام لیا جاوے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے اور کتاب شرف النبوۃ مین مذکور ہی کہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا شب کو چراغ روشن کرکے کپڑا سی رہی تھین کہ سوئی ہاتھہ سے گر پڑی اور چراغ بھی گل ہو گیا ہر چند سوئی کو بہت ڈھونڈھا نہ پایا اس اثنا مین آفتاب رسالت و ماہتاب نبوت یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لائے تو آپکے چہرۂ نورانی کی روشنی سے وہ سوئی مل گئی حضرت عایشہ متعجب ہوئین اور کہا کہ مان باپ میرے آپ پر سے فدا ہون کیا روشن چہرہ ہی آپکا یا رسول اللہ پس آپنے فرمایا وائے ہی اوس شخص پر جو مجھکو قیامت مین نہ دیکھے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہوگا جو آپکو نہ دیکھیگا فرمایا بخیل عرض کیا وہ کس طرح کا بخیل فرمایا جو شخص کہ اوسکے نزدیک میرا نام لیا جائے وہ مجھپر درود نہ بھیجے حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ

۳۷

قیامت میں ایک گروہ کو بہشت میں جانیکا حکم ہوگا وہ لوگ راہ بہشت کی بہول جائینگے اور متحیر کھڑے رہجائینگے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون گروہ ہے آپنے فرمایا یہ وہ لوگ ہونگے کہ میرا نام اونکی مجلس میں لیا جائے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجیں پہر فرمایا مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَقَدْ اَخْطَاَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ یعنی جو کوئی بہول گیا درود بہیجنا اوپر میرے پس بیشک بہک گیا وہ راہ جنت سے ٭ ای محبو سنو جب پکا نام + بہیجو اوپر درود اور سلام +

دوسرے جب کسی مجلس میں داخل ہو تو قبل برخاست اوس مجلس کے ضرور درود پڑہے کیونکہ ذکر اوسکا زینت و احتشام مجالس اور راحت و آسایش اہل محافل ہے چنانچہ جامع صغیر میں مذکور ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی مجلسوں کو زینت دو تم لوگ مجھپر درود بہیجکر اسواسطے کہ درود تمہارا جو تمنے مجھپر بہیجا ہے تمہارے واسطے قیامت کے دن ایک نور ہوگا ابن حبان اور ابو داؤد اور حاکم نے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھینگے اور ذکر خدا نکرینگے اور اپنے پیغمبر پر درود نہ بہیجینگے اوس مجلس میں دن قیامت کے اونپر حسرت ہوگی اگرچہ داخل ہونگے وہ بہشت میں جب ثواب اور اونکے ذکر اور درود کا دیکھینگے ٭ مجلس کر درود پاک خوانی + بروز حشر در حسرت نمانے +

تیسرے ماہ ربیع الاول میں خصوصاً بروز ولادت باسعادت یعنی بارہوین تاریخ ماہ موصوف کو محفل میلاد شریف میں کثرت سے درود پڑہے کیونکہ اس مہینے اور اس تاریخ کو ذات بابرکات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک علاقہ ہے اور جس چیز کو آپکی ذات سے ایک تعلق اور لگاؤ ہو بوقت اوراک وسکے درود پڑہنا مستحب ہے اور یہ طریقہ سلف صالحین کا ہے

دہوم ہی بارہوین تاریخ کی ہر چار طرف ای خوشا طالع بیدار ربیع الاول	ہی وہی طرۂ دستار ربیع الاول جتنا ممکن ہو پڑہو مولد حضرت میں درود	ماہ میلاد پیمبر ہے یہ شہر مشہور ہی خدمت ہی منزاوار ربیع الاول

مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے فیوض الحرمین میں لکہا ہے کہ میں مکہ معظمہ میں تہا مکان میلاد شریف میں روز ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگ درود پڑہتے تہے اور آپکے معجزات کا جو بوقت ولادت ظاہر ہوے تہے اور حالات قبل نبوت کا بیان کر رہے تہے سو مینے دیکہا کہ یکبارگی انوار بلند ہوے میں نہیں کہ سکتا کہ دیدۂ چشم سے دیکہا مینے یا دیدۂ روح سے خدا جانے کیا حال تہا درمیان اسکے اور اوسکے پس مینے اون انوار میں تامل کیا تو پایا مینے وہ انوار فرشتوں کے کہ ایسی مجالس متبرکہ کے واسطے مقرر ہیں اور مینے دیکہا کہ انوار ملائکہ سے انوار رحمت بہی ملے ہوے تہے انتہی

روایت کرتے ہیں ذاکران مولد حضرت ملائک کے ستے ہیں بیان مولد حضرت	نہ دیکہا نور جو دیکہا میان مولد حضرت جو ذاکروان چاہئے تہا پڑا شاہ محی الدین نے بہجے	یہ ہی ادنی بزرگی ذکر میلاد مبارک کی تجلی گاہ خالق تہا مکان مولد حضرت

چوتھے روز جمعہ اور شب جمعہ میں خصوصاً بعد نماز جمعہ کے افضل ہے کیونکہ اس رات اور روز کی بہی بزرگی ہے

اور دونوں وقتونکی فضیلت مین احادیث صحیحہ بہت وارد مین سنن ابن ماجہ اور ابو داود مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَفْضَلُ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فَادْعُوْکُمْ وَاَسْتَغْفِرُ بہترین دنونکا تمکو دن جمعہ کا ہی کہ اسی مین آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور اسی مین دنیا سے تشریف لیگئے اور اسی مین نفخہ ہوگا یعنی صور پھونکینگے اور اسی مین صعقہ ہوگا یعنی بسبب نفخ صور کے لوگ بیہوش ہوجائینگے پس کثرت سے درود بھیجو مجھپر اسدن مین اسواسطے کہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے پس مین تمہارے لیے دعای خیر کرتا ہون اور بخشش چاہتا ہون اور شفا مین ابن شہاب سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَۃِ الْغَرَّآءِ وَالْیَوْمِ الْاَغَرِّ یعنی بہت درود بھیجو مجھپر رات روشن اور دن روشن مین کہ مراد شب جمعہ اور روز جمعہ سے ہے اور کتاب قوۃ القلوب و مفاخر الاسلام مین سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً جو شخص مجھپر دن جمعہ کے اسی مرتبہ درود بھیجے اوس شخص کے اسی برس کے گناہ بخشے جائینگے اور بھی اوسی کتاب مین حدیث وارد ہی کہ آپنے فرمایا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ صَلٰوۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ سَبْعِیْنَ حَاجَۃً مِّنْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا وَثَلٰثِیْنَ مِنْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَۃِ یعنی جو شخص مجھپر شب جمعہ مین سو مرتبہ درود بھیجے حقتعالی اوسکی سو حاجتین پوری کرے ستر امور دنیا سے اور تیس امور آخرت سے اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہی کہ شب جمعہ شب قدر سے افضل ہے

زقدرِ او مثالی لیلۃ القدر	ز نورِ او برائی لیلۃ البدر	سوادِ طرۂ اش خجلت دیجور	بیاضِ غرۂ اش نور علی نور

اسواسطے کہ نطفۂ زکیہ طاہرہ کہ اصل جملہ خیرات اور مادہ جمیع کائنات کا تھا اسی شب بطن بی بی آمنہ رضی مین قرار پایا اور جو کرامات اور برکات کہ اس شب مین عالم پر نازل ہوتے مین کسی اور رات مین تا روز قیامت نازل نہونگے از آثار الاحادیث مین ہی کہ حق تعالی پنجشنبہ کے دن بعض ملائکہ مقربین کو چاندی کے ورقون اور سونیکے قلمونکے ساتھہ آسمان سے زمین پر بھیجتا ہی تا جو مومنین کہ روز یا شب جمعہ مین درود پڑہین لکھین ۔ ع برو ز جمعہ درود محمد عربی ز روی قدر ز ایام دیگر افزون است

پانچوین دوشنبہ کے دن کہ اسکی بھی مثل جمعہ کے بڑی فضیلت ہی کیونکہ اسی دنمین ولادت باسعادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور اسی دنمین آپ نبی ہوے اور اسی دنمین آپنے مکہ سے ہجرت فرمائی اور اسی دنمین مدینے مین پہونچے اور اسی دنمین آپنے حجر اسود اوٹھایا اور اسی دنمین آپکو معراج ہوئی اور اسی دنمین آپنے رحلت فرمائی اور سید اکثر آیات کا نزول بھی اسی دن ہوا

چھٹے پنجشنبہ کے دن کہ محتاجی و مفلسی بالکل جاتی ہی اور دولت استغنا کی ہاتھ آتی ہی چنانچہ مفاخر الاسلام مین حدیث وارد ہے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَفْتَقِرْ اَبَدًا یعنی جو کوئی مجھپر جمعرات کے دن سو مرتبہ درود بھیجے وہ کبھی محتاج نہو گا

ساتوین دعا سے پہلے اور دعا کے بیچ مین اور دعا کے آخر مین امام احمد نے روایت کی ہی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو مثل پیالے سوار کے مت کرو کہ پیالہ بھر کے رکھ لیتا ہی اور اسباب اوٹھا لیتا ہی پھر اگر اوسے حاجت ہوتی ہی پینے کی تو پی لیتا ہی اور اگر وضو کی حاجت ہوتی ہی تو وضو کر لیتا ہی نہین تو پانی گرا دیتا ہی لیکن مجکو اولِ دعا مین اور اوسطِ دعا مین اور آخر دعا مین کرو یعنی مجھپر درود بھیجو اول اور اوسط اور آخر دعا مین احیاء العلوم مین ہی کہ ابو سلیمان بن شیخ عبد الرحمٰن دارانی نے فرمایا جب کوئی اپنی حاجت حق تعالیٰ سے مانگے تو چاہیے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر حق تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے اور چاہیے کہ ختم بھی درود پر کرے حق تعالیٰ دونون درودونکو تو بے شک قبول کریگا اور وہ کریم بھی ایسا نکرے گا کہ بیچ کی دعا کو چھوڑ دیوے

دعا کے ساتھ ہووے اگر درود شریف	ہووے گی حشر تک بھی برآمدِ حاجات	قبول ہیں دعا کو درود کے باعث	یہ ہی درود کی ثابت کرامت و برکت

طبرانی نے اوسط مین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہی اونھون نے کہا کہ دعا محجوب رہتی ہی یعنی روکی جاتی ہی مقبولیت سے جب تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اور ترمذی نے حضرت عمرؓ سے نقل کی ہی کہ اونھون نے فرمایا دعا درمیان آسمان و زمین کے ٹھہرائی جاتی ہی کچھ اوسمین سے نہین چڑھتی جب تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے یعنی دعا درود کے وسیلے سے محلِ قبولیت مین پہونچ جاتی ہی ~~~ موسکین ہوئی اشت کہ در کعبہ بہوست در پائے کبوتر زدونا گاہ رسید

آٹھوین جب واسطے نماز تہجد کے اوٹھے ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رات کو چپکے چپکے اوٹھے اور کسی کو خبر نہو اور وضو اچھی طرح کرکے حمد الٰہی کرے اور درود پڑھے پھر نماز مین مشغول ہو تو حق تعالیٰ اوس بندے سے بہت خوش ہوتا ہی اور فرماتا ہی کہ ای فرشتو اس بندے کو دیکھو کہ اکیلا میرے خوف سے کھڑا ہی اور کوئی اوسکو نہین دیکھتا

نوین بعد ختم قرآن شریف کے بیہقی نے شعب الایمان مین یہ حدیث نقل کی ہی جو کوئی قرآن پڑھے اور حمد اور بزرگی اللہ تعالیٰ کی بیان کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور استغفار کرے بیشک اوس نے ہر جگہہ سے خیر طلب کی آور مولانا یعقوب چرخی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ صحابۂ کرام بعد ختم قرآن مجید کے ہمیشہ یہ درود پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

دسوین مسجد مین داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت حصن حصین مین بروایت ابن ماجہ و ترمذی حدیث لکھی ہی کہ مسجد مین داخل ہونے کے وقت اور بھی نکلنے کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہے اور بروایت ابن خزیمہ ہی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کہے غرض چاہیے کہ جب مسجد مین داخل ہو یہ دونون قول پڑھے اور اسی طرح نکلتے وقت بھی پڑھے

گیارھوین بعد سلام نماز پنجگانہ اور دوسری نمازونمین طبرانی نے معجم کبیر مین لکھا ہی کہ بعد نماز کے دس مرتبہ درود پڑھے

اور بعد تشہد آخر کے ہر نماز مین درود پڑہنا حنفیہ اور ایمہ کے نزدیک سنت ہی اور امام شافعی کے نز

بارہوین خطبہ جمعہ مین کہ امام شافعی کے نزدیک فرض ہے اور امام اعظم کے نزدیک مستحب ہے مگر علما یہ
کہ کوئی خطبہ درود سے خالی نہو اور عیدین کے خطبہ مین اور ابتدا خطبہ نکاح اور خطبہ کتاب اور درس تدریس علم و وعظ اور ہر امر خیر مین

تیرہوین وضو شروع کرتے وقت اور درمیان اور بعد وضو کے ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین وضو ہی اوس شخص کا جو مجھپر درود نہ بھیجے مراد اس سے یہ ہی کہ بدون درود کے وضو کمال اور درجہ استحباب کو نہین پہونچتا

چودہوین بعد اذان کے صحیحین مین عبد اللہ بن عمر رض سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
اذان سنو تم تو وہی کلمات برابر بولو ان کے کہو بعدہ مجھپر درود بھیجو اور حق تعالی سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو وہ ایک درجہ
عالی ہی بہشت مین کہ نملیگا سوا ایک شخص کے اور امید رکھتا ہون کہ وہ شخص مین ہون پس جو شخص میرے لیے وسیلہ طلب کریگا
شفاعت اوسکی مجھپر واجب ہوگی ؎ در مقامیکہ صدارت ببزرگان بخشند چشم دارم کہ بجا ماز جملہ قرون باشی

پندرہوین بوقت سونگہنے عطر یا گلاب یا اور کسی خوشبو کے بیاد خوشبوی جسم مطہر و معطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور بیاد اسکے کہ آپ خوشبو کو بہت دوست رکہتے تہے درود پڑہے ؎ گلگشت گلستان مین پڑہو صل علی تم ہر پھول کی بو مین ہی چہی بوی محمد

سولہوین جب کوئی چیز خوشنما زیبا خوبصورت نظر پڑے جیسے کوئی پھول یا سبزہ یا آب روان یا باغ خوش فضا وغیرہ تو
بیاد حسن باکمال و جمال بیمثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درود پڑہے اور یہی تصور اسبات کے کہ سارے عالم کے حسن
و جمال کا ظہور آپہی کی ذات سراپا نور سے ہوا ہے ؎ پڑہیے درود حسن صبیح و ملیح دیکہہ جلوہ ہر ایک ہی محمد کے نور کا

سترہوین مصافحہ کے وقت سخاوی نے بروایت انس نقل کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو
مسلمان وقت ملاقات کے مصافحہ کرتے ہین اور مجھپر درود بھیجتے ہین قبل اسکے کہ دونو ایک سے جدا ہون اگلے پچھلے گناہ دونوں کے بخشے جاتے ہین

جانیو حبیب کی ادو اب درود		اکبار دو ہاتھ مین کیمیا ہی درود		اکساعت مین عمر بہر کے گناہ		اکرتا معدوم وہ دفتا ہے درود

اٹھارہوین بوقت دیکھنے مکہ معظمہ کے اور وقت استلام یعنی بوسہ دینے حجر اسود کے اور وقت طواف کے اور موقف
حج مین اور صفا مروہ مین اور بعد تلبیہ یعنی لبیک کہنے کے چنانچہ شیخ رح نے جذب القلوب مین سبکو مفصل لکہا ہے

انیسوین وقت مشاہدہ آثار نبوی و مواطن متبرکہ مصطفوی کے کیونکہ متبرک ماوای رحمۃ للعالمین اور
محل مہبط سید المرسلین ہے جیسے مسجد قبا اور مدینہ منورہ اور وادی بدر اور کوہ احد اور غار حرا اور جنت البقیع
وغیرہ خصوصا وقت زیارت مزار شریف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروایت بیہقی مقصد اول مین حدیث گذر چکی
جو کوئی قبر شریف کے پاس درود و سلام بھیجتا ہے تو آپ خود سنتے ہین اور جواب سلام کا ارشاد فرماتے ہین بلکہ بقصد زیارت

جب سفر مدینہ طیبہ کا کرے تو راہ مین کثرت درود شریف رطب اللسان و عذب البیان ہی کی موجب زیادہ شوق و سبب حصول ذوق ہے

قربان سے کرین اوکی جاروب کشی ہم کیا فخر ہو گر عرش ٹھہر جاے مدینہ	سو کوس سے گر ہمکو نظر آئے مدینہ کیا شان خدائی ہی کہ ہی تا دم محشر	معشوق کا گھر خانۂ عاشق سے ہی بہتر مسجود ملک روضہ ہو اسکے مدینہ

بیسوین جسوقت طالب صادق کو کوئی ایسا شیخ کامل کہ ساتھہ تربیت کے اوسکو راہ منزل معرفت کی بتادے نملے تو چاہیے کہ کثرت درود کا التزام کرے یہی درود طالب کو منزل مقصود تک پونہچا دیگا اور یہی درود ترتیب کی احسن آداب نبویہ اور تہذیب وسکی اشرف اخلاق محمدیہ کے ساتھہ کریگا اور یہی اوسکو اعلی ذروۂ کمال اور محل معرفت ایزد متعال تک ترقی دیگا اور وصول درگاہ الہی اور قرب حضرت رسالت پناہی سے مشرف کریگا اور بعضے مشایخ کرام نے ساتھ قرأت قل ہو اللہ احد اور کثرت درود خوانی کے وصیت کی ہے اور خبر دی ہے کہ قل ہو اللہ احد کے پڑہنے سے علم معرفت خدای واحد احد کا ہمکو آیا اور کثرت درود خوانی سے قرب صحبت نبوی مین ہمنے دخل پایا ہی شیخ کامل علی متقی نے شیخ احمد بن موسی متشرع صوفی سے حکم کبیر مین نقل کی ہے اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہی کہ مجکو میرے والد ماجد نے ملازمت درود کی وصیت فرمائی اور کہا کہ مجکو کل فتوحات ظاہری اور حصولات باطنی اسی کی کثرت سے حاصل ہوئے

خاتمہ درود کے صیغون کے بیان مین

مخفی نرہے کہ صیغے درود کے کثرت سے احادیث مین وارد ہوے ہین اور بزرگان دین نے بھی حالت ذوق و شوق مین بہت سے تصنیف کیے ہین عمدۃ المحدثین حضرت شیخ مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس نے فرمایا کہ مفرد صیغے درود کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے وارد ہوے ہین شمار کیے گئے تو جملہ کیفیات سے اوسمین تاکیس قسم پر پہنچے چنبس اونمین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خاص ہین اور باقی صحابہ اور تابعین سے منقول اور شیخ سعد الدین محمد حموی سے مروی ہے کہ صلوات متنوعہ بارہ ہزار تک ہین اور ایک روایت مین چار ہزار تک غرض کہ بیان پر چند صیغے جو موافق احادیث صحیحہ کے ثابت اور علمای سلف سے منقول ہین لکھے جاتے مین مشکوۃ شریف مین بروایت بخاری اور مسلم کے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے حدیث ہی کہ کہا عبد الرحمن نے ملاقات کی مجسے کعب بن عجرہ نے پس کہا کعب نے کیا نہ بہیجون مین واسطے تمہارے ایک تحفہ اور کلام کہ سنا مینے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا مینے ہان اوس تحفہ کو میرے لیے بہیجو سو کہا کعب نے کہ پوچھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ کیفیت صلوۃ بہیجنے کی آپ پر اللہ تعالی نے ہمکو سکہلائی پس ہم کسطرح سے ساتھ اہلبیت آپکے آپ پر درود بہیجین سو فرمایا آپ نے کہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ جزری نے حصن حصین مین اس صیغے کو بروایت صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن
ابوداود و جامع ترمذی و نسائی و ابن ماجہ کے نقل کی ہو اور قاضی عیاض نے لکھا ہی کہ اس درود کے راوی بڑے ثقہ
اور عادل ہین اور سند اسکی بہت جید ہی اور یہ بہت مقبول درود ہے لہذا نماز مین بعد تشہد آخر کے پڑہا جاتا ہی اور ملا علی قاری
نے کہا افضل درودون مین وہ درود ہی جو بعد تشہد کے پڑہا جاتا ہی اور سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہین جسنے بصیغہ صلوٰۃ تشہد کے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجا تو اوسنے بہ تحقیق یقیناً درود بہیجا اس وجہ پر کہ قرآن مین مامور
ہوا ہی اور پایا اوسنے تحقیق وہ ثواب کہ صلوٰۃ نبوی ع پر جسکا وعدہ ہوا ہے اور امام نووی رح کہتے ہین کہ
جو کوئی قسم کہاوے کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل ترین درود بہیجونگا تو چاہیے اوسکو کہ یہی درود
جو تشہد مین پڑہا جاتا ہی آپ پر بہیجے تا اس عہدہ سوگند سے برآوے اور قسم اوسکے ذمہ سے اوتر جاوے
نکتہ یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابراہیم خلیل اللہ بلکہ تمامی انبیاء اللہ سے بدرجہا ذاتاً اور
صفاتاً افضل و اکمل ہین اور حقتعالی کی رحمت کاملہ اور برکت شاملہ جو بوجہ کمال آپکے شامل حال ہی ع ہر چہ اسباب جمالست
رخ خوب ترا بہمہ بر وجہ کمالست کما لا یخفی پہر کیا وجہ ہی کہ آپنے اس صیغے مین لفظ ابراہیم کی ارشاد کی اور طلب رحمت و
برکت مین اوسنے تشبیہ دی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ درود حضرت ابراہیم کا آپکے درود سے افضل و اعظم ہی کیونکہ قاعدہ تشبیہ
مقتضی ہی کہ مشبہ بہ مشبہ سے اقوی ہو جواب اسکا یہ ہی کہ قاعدہ ہر ایک تشبیہ مین جاری نہین ہو سکتا ہی بلکہ وہ جگہہ آسکتا ہی کہ جہان الحاق کامل کا
ساتہ ناقص کے منظور ہو نہ وہان کہ مشبہ سے غرض شہرت و ظہور ہو اور مشبہ بہ مشہور ہو یعنی درود حضرت ابراہیم کا
عرب و عجم مین بہت ہی مشہور تہا اور سب جانتے تہے کہ ابراہیم پر حقتعالی نے رحمت بہیجی ہے اور برکت نازل کی ہے
لہذا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم فرمائی کہ ہمارے واسطے رحمت کاملہ اور برکت شاملہ کہ مانند صلوٰۃ
ابراہیم کے مشہور و معروف ہو حقتعالی سے درخواست کرو اور ہمپر اس طرح سے درود پڑہو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ درود
حضرت ابراہیم کا آپکے درود سے بہتر اور کامل تر ہو جاوے اسکی نظیر مین کلام الہی ہمارے واسطے ایک دلیل کامل و شاہد عادل ہی جیسا کہ
حقتعالی نے فرمایا مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ یعنی مثال اوسکی نور کی مانند طاق کے ہی کہ اوس مین
چراغ ہو پس نور حقتعالی کا چراغ کے نور سے اتم اور اقوی ہی کہان وہ نور باری کہان یہ چراغ تاریکی کیونکہ نور چراغ کا سامعین
کے نزدیک مشہور و معروف تہا اور نادر و بحس بصر کے نفس کو مالوف تہا لہذا نور حقتعالی کی تشبیہ اوسکے ساتہ فقط سمجہانے
کے لیے دیگئی اسیطرح یہان بہی درود ابراہیم کا مشہور تہا سو اوسکے ساتہ آپکے درود کی تشبیہ دی گئی پس معنی یہ ہوئے

خداوند اظہار کر عالم میں برکت اور رحمت اپنی اوپر محمد اور آل محمد کے جسطرح ظاہر کیا تونے اوسکو ابرٰہیم اور آل ابراہیم
اب جاننا چاہیے کہ درود میں کونسا درود افضل ہے ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہی کہ علما کو اختلاف ہے اسکی تعیین میں کہ
افضل درود میں کونسا درود ہی شیخ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں نہیں جانتا ہوں میں کہ یہ اختلاف بسبب ہے وارد مختلفہ کے ہی شان
میں ہر صیغے کے اطلاق افضلیت کا اوپر کرتے ہیں یا بسبب اشتمال ہو سکنے کے ہے او کیفیت او کمیت فاضلہ کے اور
جو بعض رسائل میں زیادہ لکھے ہیں وہ دس قول ہیں قول ۱ افضل الصلوۃ وہ درود ہے جو تشہد میں
پڑھا جاتا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا قول ۲ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ
وَکُلَّمَا سَہٰی عَنْہُ الْغَافِلُوْنَ قول ۳ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ
قول ۴ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ قول ۵ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ قول ۶ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَعَلٰی کُلِّ نَبِیٍّ وَّمَلَکٍ وَّوَلِیٍّ عَدَدَ کَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ الْمُبَارَکَاتِ قول ۷ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَاءَ
نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ قول ۸ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً
بِدَوَامِکَ قول ۹ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ
اَھْلُہٗ قول ۱۰ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ابو داود نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو خوش آوے کہ ناپے ثواب کو پورے پیمانے سے یعنی جسکو پورا ثواب لینا منظور ہو جبکہ
درود بھیجے ہم پر اور اہل بیت نبوت پر تو چاہیے کہ پڑھے یہ درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ
اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ امام نووی رحمہ اللہ
فرماتے ہیں کہ درود خوانکو چاہیے کہ جو صیغے احادیث صحیحہ میں ساتھ کیفیات مخصوصہ کے وارد ہوے ہیں سبکو جمع کر کے
پڑھے تا ثواب جمیع صیغ ماثورہ کا اوسکو حاصل ہو اور راجح تمام الفاظ وردیہ کا اوسکو شامل ہو وہ مجموع یہ ہے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ

وذریتہ واھل بیتہ کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم فی العلمین انک حمید مجید وکما یلیق بعظم شرفہ وکمالہ ورضاک عنہ وکما تحب وترضی لہ عدد معلوماتک ومداد کلماتک ورضی نفسک وزنۃ عرشک افضل الصلوات واکملھا واتمھا کلما ذکرک الذاکرون و غفل عن ذکرک الغافلون وسلم تسلیما کذلک وعلینا معھم اور شیخ کمال الدین ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جمیع کیفیات واردہ سنت سنیہ اس صیغے میں موجود ہیں وہ یہ ہے اللھم صل ابدا افضل صلواتک علی سیدنا محمد عبدک ونبیک ورسولک محمد وآلہ وسلم تسلیما وزدہ تشریفا وتکریما وانزلہ المنزل المقرب یوم القیمۃ اور جو صیغہ کہ الفاظ اللھم اور صلوۃ وسلام اور سید اور نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر آل کو شامل ہو ہیں وہ واسطے حصول مقصود کے نی اور وافی ہیں جیسے مثلا اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ وسلم یہ صیغہ مختصر کہ جمیع ضروریات درود پر موافق تحقیق محدثین کاملین کے مشتمل ہے اور اوپر فضائل ونتائج مندرجہ بالا درود وسلام کے شامل ہے اگر کوئی بطور ورد کے سو بار یا ہزار بار پڑھے تو اسی صیغے کو پڑھے **درود تنجینا** یہ درود ہدف اجابت کے لیے کمان دعا کا تیر ہے اور مس قلوب طالبان کیمیای سعادت کیواسطے اکسیر ہے شیخ الدہلوی فرماتے ہیں کہ مشکل ہے جمیع حاجات و مہمات ومقاصد دنیا اور آخرت کا جو کوئی کسی غرض وحاجت ومہم ومشکل پر اس درود کو پڑھے بیشک مراد اوسکی بر آویگی اور مشکل آسان ہو جاویگی اور عدد اسکے پڑھنے کے تعین شیخ با تجربہ ہے انتہی اور امام محی الدین فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح ومسا اور شام ومسا اس درود شریف کو پڑھے تو واجب کرتا ہے واسطے کمال خوشنودی حقتعالی کی اور غضب الہی سے امن میں ہے اور رحمت خدا اوسپر پے درپے نازل ہوگی اور سب بلیات سے محفوظ رہیگا اور سب امور اوسپر آسان ہونگے اور واسطے دفع بلیات اور نجات آفات کشتی دریا کے منقول اور مجرب ہے جیسا کہ مقصد دوم حکایات میں گذرا وہ درود یہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیئات وترفعنا بھا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات انک علی کل شیء قدیر **درود مخمسہ** یہ درود اور منافع اس درود شریف کے ضمن میں چند حکایات کے مقصد دوم میں مذکور ہو چکے تفسیر روح البیان میں ہے کہ جو کوئی اس درود شریف کی قراءت کرے تو جو شخص اوسکے وہ عمل مقبول کو دیکھیگے کسی غم کے اوپر اور اس میں رہیگا وہ تنہائی اور خوف سے خصوصا جبکہ ہوگا وہ شخص ایسے مقام میں جہاں خوف ہو قطاع الطریق وغیرہ کا وہ درود یہ ہی اللھم صل علی محمد ن النبی کما امرتنا ان نصلی علیہ وصل علی

مُحَمَّدِ النَّبِیِّ كَمَا يَنْبَغِي اَنْ تُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِیِّ بِعَدَدِ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِیِّ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِیِّ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ٭ امام شمس الدین کہتے ہین کہ جب ہماری ولایت مین مرض وبا کا پہیلا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا عرض کیا یا رسول اللہ کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ اوسکی برکت سے یہ بلاے طاعون دفع ہو آپنے فرمایا جو کوئی اس درود کو پڑہیگا اس بلا سے نجات پاویگا

اگر ز آفتِ دوران شکستہ حال شوی
امان طلب ز جنابِ مقدسِ نبوی
اگر سہامِ حوادث ترا نشانہ کند
پناہ بجو بہ درودِ مصطفوی

وہ درود یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ ٭ معارج النبوۃ مین ہے کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب اپنے ایکجا تشریف فرما تھے کہ ایک اعرابی آیا اور سلام علیک کہا آپ نے اوسکو ابوبکر صدیق پر تقدیم دیکے اپنی پاس بٹھلایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین جانتا ہون کہ آپ روی زمین پر کسیکو مجھسے زیادہ دوست نہین رکھتے اب سبب تقدیم اس اعرابی کا مجھپر کیا ہی آپنے فرمایا اے ابوبکر جبرئیل علیہ السلام آئے اور خبر لائے کہ اس اعرابی نے مجھپر درود بھیجا ہی کسی نے اسکے پہلے نہ بھیجا تھا پہر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درود کے ثواب سے مجھے خبر دیجیے آپنے فرمایا کہ اگر سارے دریا سیاہی اور تمام درخت قلم اور سب فرشتے کاتب ہون دریا فانی اور قلم شکست ہو جاوین مگر ثواب اس درود کا لکہا نجاوے وہ درود یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ٭

حضرت محبوب سبحانی شیخ ربانی قطب ربانی جناب سید عبدالقادر جیلانی سے منقول ہے کہ اس درود کے پڑہنے سے دل وشرح سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور حاجتین پوری ہوتی ہین اور سب رنج وغم دفع ہوتا ہے وہ درود یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلٰوةً تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٭ تلمسانی نے نیشاپوری سے نقل کی ہی کہ عطا رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی اس درود کو صبح تین بار اور شام مین بار پڑہے اوسکے گناہونکی بنیاد گرجاتی ہے اور نقش خطا کا اوسکے مٹ جاتا ہے اور ہمیشہ خوشی اوسکو رہتی ہے اور دعا اوسکی قبول ہوتی ہی اور امیدین اوسکی بر آتی ہین اور وہ اپنے دشمنون پر غالب رہتا ہے اور اسباب خیر راہ اوسکو توفیق دیجاتی ہی اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت مین رفیق ہوگا وہ درود یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَّلَمْ اَرَهُ فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْحَيٰوةِ رُؤْيَتَهُ وَارْزُقْنِيْ مَحَبَّتَهُ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِهِ شَرَابًا مَّرِيًّا سَائِغًا هَنِيْئًا لَّا اَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ مِنَّا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا اَللّٰهُمَّ كَمَا اٰمَنْتُ بِهٖ وَلَمْ اَرَهُ فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْجَنَّةِ رُؤْيَتَهُ اور شیخ رحمہ اللہ نے ترغیب مین لکھا ہی کہ یہ درود مشہور ہے اور سبعۂ عشر مین کہا اور اوسیکہ مشہور ہے ہے ماثور ہی اور زمانۂ تابعین سے معمولِ مشایخ کرام کا ہی حضرت شیخ اجلِّ اکرم علی متقی رح نے اپنے بعض رسالون مین اس درود کی وصیت فرمائی ہے اور اسی درود کی اس فقیر کو حضرت شیخ عبد الوہاب متقی رح نے رخصت ہونیکے وقت مدینہ مین اجازت فرمائی ہے اور خاصیت اجازت اور نفس مبارک مشایخ سے جو کچھ اس بندیکو اس درود سے نور حضور اور خضوع وخشوع حاصل ہوا اور درودونسے ساتھ قطع نظر کے مبالغات سے کیفیت اور کمیت مین کم حاصل ہوا ہی جب تک اس درود کو نہ پڑھون دلکو تسکین نہین ہوتی اور یہ بات خواص وراسرار اجازت سے نفس مشایخ کے ہی وہ درود یہ ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً صَلٰوةً مَقْبُوْلَةً لَّدَيْكَ مَعْرُوْضَةً عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

درود ماہی یہ درود نہایت مقبول ہی چنانچہ منقول ہی کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی مسجد مین ایکروز رونق افروز تھے ایک اعرابی طشت کو چھپائے ہوئے آگے آپکے آیا اور السلام علیک بجا لایا اور عرض کیا کہ اس طشت مین ایک مچھلی ہے مگر خام ہی آپنے فرمایا اگر پکی ہوئی ہوتی تو مین بھی اسمین سے ایک لقمہ کھا لیتا اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ یہ مچھلی تین دفعہ ہانڈی مین پکتی رہی اور نیچے اسکے برابر آگ دہکتی رہی مگر آگ نے اسپر کچھ بھی اثر نکیا یہ سنکر آپ متفکر ہوئے اتنے مین جبرئیل بحکم رب جلیل حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اسی مچھلی سے پوچھیں پس آپنے مچھلی سے پوچھا وہ بزبان فصیح بولنے لگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ایکدن مین دریا کے کنارے سیر کو گئی تھی ناگاہ کوئی ایک امتی آپکا مجھے پکڑ کر لیچلا اور وہ مومن یہ درود پڑھا جاتا تھا مجھے بھی یہ درود یاد ہوگیا اسواسطے آگ مجھپر اثر نہین کرتی پس آپنے فرمایا یا علی رضی اللہ عنہ جو شخص اس درود کو پڑھے آگ دوزخ کی اوسپر کبھی اثر نکرے اور جہان جائیگا آبرو اور عزت پائے گا وہ درود یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ فِيْ يَوْمِ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ درود لکھی جو کوئی اس درود کو بعد نماز
صبح کے ایک مرتبہ پڑہے تو لاکھہ درودونکا ثواب حاصل کرے روایت ہے کہ سلطان المشائخ پادشاہ اقلیم معنوی
حضرت محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کا معمول تھا کہ ہر روز بلاناغہ لاکھہ درود پڑہتے تھے اور ثواب اوسکا نذر جناب فخر
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے چونکہ اسقدر درودونکے پڑہنے مین تمام دن گذر جاتا اور واسطے انتظام سلطنت کے
کوئی وقت فرصت کا نہ تھا تا خلل کلی نے سیاست مہمات مملکت مین ظہور پایا اور انتظام امور سلطنت مین فرق کلی
فتور آیا ایک شب عالم خواب مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپہی کی ذات بابرکات دنیا و آخرت مین
سبکو سہارا ہی خود بھی بادشاہ دارین و سلطان کونین ہین یہ محنت امت رعایا او یہ مشقت گروہ برایا آپکو کب
گوارا ہے سلطان محمود کو اپنی زیارت جمال جہان آرا سے سرفراز کیا اور ارشاد و ہدایت بنیاد سے یون ممتاز کیا کہ اے
محمود اس درود کو ہر روز بعد نماز صبح کے ایکبار پڑہا کر لاکھہ درودون کا ثواب حاصل ہو اور اسکی برکت سے
میری محبت بھی تجھکو کامل ہو اور جسقدر ایک سے زیادہ پڑہا جائیگا اوسیقدر لاکھون تک ثواب پائیگا
پس سلطان محمود نے موافق ارشاد کے ہر روز اس درود شریف پر مواظبت کی اور اس شرح دے سے
سب سلمان بہائیونکو خبر دی وہ درود یہ ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَلِمَاتِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَرَمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ كَلَامِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خُلِقَ فِی الْبِحَارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ اللَّیْلُ
وَاَشْرَقَ عَلَیْهِ النَّهَارُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی
عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَ
اَنْبِیَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِیْعِ الْخَلَائِقِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ
الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیّٰتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ
اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَیَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَصَلَّی
اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا دَآئِمًا اَبَدًا کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مرزع الحسنات مین لکہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکہا مینے اس درود کے پڑہنے والے کو کہ فرشتے آسمان سے
بسبب پڑہنے اس درود کے اوترے حتی کہ قطار بندہ گئی زمین سے آسمان تک اور بند ہوگئے کوچے مدینے کے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الصَّلٰوةِ شَیْءٌ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی
مِنَ الرَّحْمَةِ شَیْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الْبَرَکَةِ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ السَّلَامِ شَیْءٌ صلوٰة ثمانیة روح البیان مین ہو کہ یہ آٹھ درود منسوب ہین
نجبا کی طرف کہ وہ آٹھ تن ہین کسی زمانے مین کم وزیادہ نہین ہوتے منقول ہی کہ بادشاہ ابراہیم بن ادہم نے
اونکو بیچ قبة الملائکہ کے حرم مسجد اقصی مین دیکہا ہی اور جہون نے ایک ایک کلمہ اس درود کا ابراہیم بن ادہم کو تعلیم
کیا ہی ابراہیم بن ادہم فرماتے ہین کہ مجہکو اس درود کی برکت سے تصرفات کلی ہین اور فوائد اسکے بیشمار ہین
کہتے ہین کہ جب تک ابراہیم بن ادہم زندہ رہے اس درود کو پڑہتے رہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ مِلْاَ مَا خَلَقْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ مِلْاَ کُلِّ شَیْءٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ عَدَدَ

مَا اَحْصَاہُ کِتَابُکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ مِلْاَ مَا اَحْصَاہُ کِتَابُکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ مِلْاَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ اور جذب القلوب مین شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا ہی کہ یہ درود جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقبول ہوا اور اس سے دعا قبول ہوتی ہی روایت ہی کہ ایک شخص زائرانِ مزار مبارک سے اسی درود کو روضہ مقدس پر ہمیشہ پڑھا کرتا تھا جب وہ آمادہ سفر ہوا تو قبر شریف سے حکم آیا کہ تھوڑے دن اور یہان ٹھہر جا کہ مجھے یہ درود تیرا خوش معلوم ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

بیانِ رویتِ سرورِ انام بوسیلہ صیغہای درود و سلام

ای عاشقانِ جمالِ نبوی وای مشتاقانِ وصالِ مصطفوی اگرچہ مواظبت ہر درود کی سبب حصولِ سعادت دوجہانی ہی اور واسطہ اشراقاتِ انوارِ ربانی اور منشا انکشافِ اسرارِ عجیبہ اور وسیلہ ظہورِ آثارِ غریبہ ہی لیکن جس درود کے وسیلے سے کہ حصولِ شرفِ زیارتِ جمالِ محمدی اور اوراک رویتِ نورِ احمدی ہو سبحان اللہ اوسکا کیا کہنا کہ عمدہ ترین دولتِ سعاداتِ ابدی و بہترین نعمتِ کراماتِ سرمدی ہی ع مقصود عاشقان بدو عالم لقای تست حافظانِ حدیث نے صحیح روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد کا چھیالیس حصون نبوۃ سے ایک حصہ ہی اور ارشاد کیا کہ بعد میرے کوئی چیز نبوۃ سے باقی نہین رہی مگر مبشرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مبشرات کیا ہی آپنے فرمایا کہ وہ نیک مردون کا نیک خواب ہی لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا یعنی واسطے اونکے بشارت ہی بیچ زندگانی دنیا کے یہان مفسرین نے بشارت سے رویای صالحہ مراد لی ہی یعنی

رویت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمِ خواب مین ف

باغ و بستانم سر کوی تو بس	سنبل و ریحان من موی تو بس	ای بہار عاشقان بیمار تو	وی گل گلزار جان خسار تو
		ہر کہ رویت دید مرحق المدید	من رانی خوشتر ما بید گزید

شمائل ترمذی مین بروایت عبد اللہ و ابوہریرہ حدیث وارد ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ یعنی جسنے دیکھا مجھکو خواب مین پس بیشک دیکھا مجھکو اور مسلم سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ یعنی جو کوئی دیکھے مجھکو خواب مین قریب ہی کہ مجھے دیکھیگا بیداری مین محدثین نے اس حدیث کی توجیہ مین لکھا ہی کہ بیداری مین دیکھنے سے یہ مراد ہی کہ بوضع خصوصیت و تقرب بحالت بیداری مجھے آخرت مین دیکھیگا پس عالم رویا مین بیچ رویت آپ کی بیچ دنیا کے حاصل ہونی یہ مبشر ہو واسطے حصول تقرب مؤمنین کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آخرت مین

ہوئے رویا مین بہی رویت اونکی جس آنکہ کو | اوسکو لائق ہو کہ ویسا ہی کہے نا کہ گمان | خواب مین جو آپ کا دیکہے غیر احسن وجمال
پہر نہ بیداری مین ہو وہ مائل حسن بتان | اور ابن ماجہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یدخل

النَّارَ مَنْ رَآنِي یعنی دوزخ مین داخل نہوگا وہ شخص جسنے مجہے دیکہا مرقات مین لکہا ہو کہ اس سے یہ مراد ہو کہ جسنے بصدقِ عقیدت وبخلوصِ ارادت ایمان کے ساتہ آپکو دیکہا کیا بحالت بیداری اور کیا عالم خواب مین وہ جنتی ہوگا بلکہ جو شخص مشرف بشرف رویت ہو وہ مبشر بجنت ہو اور خواب مین دیکہنا آپ کا ایسا ہی ہو جیسے آپ کو بیداری مین دیکہے اور بعض صحابہ سے مروی ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ ارباب قلوب اور اصحاب سلوک کے نزدیک اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ جسنے مجہکو دیکہا پس بیشک اوسنے گویا حق کو دیکہا ہے

حق اگر چشم گرچہ ندیدم ولیکن تر | از دیدن جمال محمد شناختم | اور کسی اہل مذاق نے موافق مفہوم اسکے یہ باعی منظوم کی ہی
جسنے اصحاب باصفا کو دیکہا | اوسنے گویا کہ مصطفی کو دیکہا | اور جسکی نظر پڑی نبی پر بابعد | اوسنے تو بعینہ خدا کو دیکہا

اور کہا گیا ہو کہ اس حدیث مین لفظ منام کی نہین ہو پس جسطرح آپ کو بحالتِ حیات لوگ چشم سر سے دیکہتے تہے اسطرح ارباب کشف کو بعد حیات کے بہی مرتبہ بیداری مین ساتہ دوام مراقبہ محضور قلب کے بچشم خیال وتصور حاصل ہو کچہ خواب کی ضرورت نہین

گفتی ام در خواب رو بابینی اور در خیال | این سخن بیگانہ را گو آشنا را خواب نیست

لیکن علمای شریعت اس حدیث کے معنی یون کہتے ہین کہ جسنے مجہکو خواب مین دیکہا فی الواقع اور سچ دیکہا کیونکہ ابلیس پر تلبیس ہمشکل آپکے نہین ہو سکتا ہو اگرچہ حق تعالی نے اوسکو طاقت دی ہو کہ ہر صورت پکڑ کے آوے لیکن ممکن نہین کہ آپ کی صورت پاوے اوسکو پاس ادب ہو یا خوف تجلای رب ہو یا یہ سبب ہو کہ آپ کی ذات مظہر ہدایت اور رہنمائی ہو اور شیطان مظہر ضلالت اور گمراہی اور ہدایت اور ضلالت آپس مین جمع نہون گے کیونکہ ضدین ہین وَالضِّدَّانِ لَا یَجْتَمِعَانِ

چون فرشتہ ہمان در رسد شیطان چسان تاب ورد | خورشید چون گرد عیان شب را نہان باید شدن

اور بہجت النفوس بن ابی جمرہ اور روضۃ الریاحین عفیف یافعی مین یہ حدیث لکہی ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَرَآنِي فِي الْيَقْظَةِ یعنی جو کوئی مجہکو خواب مین دیکہے گا پس دیکہیگا مجہکو بیداری مین شیخ صفی الدین منصور نے لکہا ہو کہ محدثین معتبرین نے اس حدیث کی تصدیق کی ہو اور خبر دی ہو کہ دیکہا بعضی نے آپ کو خواب مین پس دیکہا آپ کو بیداری مین صاحب مواہب لدنیہ اس مقام مین لکہتے ہین کہ جو شخص کرامات اولیاء اللہ کی تصدیق کرتا ہو اور یقین جانتا ہو کہ ارباب قلوب پر سارے اشیای علوی اور سفلی منکشف ہین وہ کبہی اس بات مین بہی شبہہ اور شک کرے گا کہ بیداری مین آپ کو بعد انتقال آپکے کیونکر دیکہ سکتے ہین

٥١

شیخ ابو العباس مرسی فرماتے ہین کہ اگر جمالِ باکمال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری آنکھ سے ایک چشم زدن بھی پوشیدہ رہیگا تو مین اپنے تئین مسلمانون سے شمار نکرون گا

ہر لحظہ بشکلے دگرت می بینم		ور دیدہ دل جلوہ گرت می بینم
ہر بار کہ بر طرفِ چمن می گذری		از بار دگر تازہ ترت می بینم

اور شیخ عبد الجلیل بن محمد رح فرماتے ہین کہ مینے وقت تصنیف کتاب شفاء الاسقام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ خواب مین دیکھا چنانچہ ایک مرتبہ میرے خواب مین آپ تشریف لائے اور آپ کے حسن وجمال سے گھر میرا نور علی نور ہوگیا مینے عرض کیا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مین آپ کی شفاعت کا امیدوار ہون پس آپ نے سر بوسہ لیا اور ہاتھ پکڑا اور فرمایا اِیْ وَاللّٰہِ اِیْ وَاللّٰہِ یعنی ہان قسم خدا کی ہان قسم خدا کی پھر مین جاگ پڑا اور یہ شعر میری زبان سے جاری تھا

		رَاَیْتُ الْمُصْطَفٰی فِی النَّوْمِ حَقًّا
بِلَا رَیْبٍ اَخَذَ بِیَدِی الْیَمِیْنِ	وَقَبَّلَنِیْ وَبَشَّرَنِیْ وَاِنِّیْ	عَلٰی نَیْلِ الشَّفَاعَةِ بِالْیَمِیْنِ

مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ دیکھنا خاص صورت پر آپ کو شرط نہین ہو بلکہ جیسے جس صورت متبرکہ مین آپکو دیکھا اوسنے آپ کو بتحقیق دیکھا اور بعض کہتے ہین کہ آپکو خاص صورت پر دیکھنا صحیح ہو جسطرح مدت عمر شریف مین آپکی صورت تھی اور بعضون نے اسپر ہی دقت کی ہو اور کہا ہو کہ صحیح تر دیکھنا اوس صورت کا ہو کہ جو بحالت رحلت تھی حتی کہ آپکی ریش مبارک مین سفید بالون کا اعتبار کیا ہو کہ بیس تک نہین پہنچے تھے منقول ہو کہ ابن سیرین تعبیر خواب کہنے مین بڑا مشہور تھا جو کوئی اوس سے کہتا کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہو تو وہ اوس سے پوچھتا کہ تو نے کس صورت پر آپکو دیکھا ہو بیان کر اگر اوسنے ایسی صورت بیان کی کہ آپکی وہ صورت نتھی تو ابن سیرین اوس سے کہتا کہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز نہین دیکھا ہو اور حضرت ابن عباس سے ایک شخص نے عرض کیا کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہو آپ نے فرمایا کس صورت پر دیکھا ہو عرض کیا بصورت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پس ابن عباس نے فرمایا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھیک دیکھا ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ دیکھنا آپ کا بصورت خاص اوس ساتھ صفت معلومہ کے ادراک حقیقت ہو اور سوا اسکے ادراک مثال اور جمہور محدثین اسبات پر ہین کہ ہر صورت مین آپکو دیکھنا صحیح ہو مگر بصورت مخصوصہ وہیئت معلومہ آپ کو دیکھنا اتم اور اکمل ہو اور یہ تفاوت از روی نسبت آئینہ کے ہو جسکا آئینہ دل نورِ اسلام سے جتنا منور ہو گا اوتنا ہی آپکے جمال اوسمین جلوہ گر ہو گا

سعدی حجاب نیست تو آئینہ صفا دار		زنگار خوردہ کی بنماید جمال یار
دل اگر تو صاف کنی ہمچو آئینہ	بیشک جمال دوست ببینی معاینہ	

اور امام محمد غزالی رح فرماتے ہین

اللہ جس چیز کو عوام خواب میں دیکھتے ہین خواص اوسکو بیداری مین دیکھتے ہین غرض بہر حال زیارت جمال باکمالِ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہ خواب مین ہو خواہ بیداری مین مقصدِ اقصای ارباب شریعت ہی اور مطلبِ
اعلای اصحاب طریقت ہر ایکپاس سے بتفاوتِ نسبت مزا پاتے ہین اور علی قدرِ مراتب لطف اوٹھاتے ہین اسمین
کسی کیا اجارہ ہی قایل کا اسکی طرف اشارہ ہو

بہارِ عالمِ حسنش دل و جان تازہ میدارد		برنگ اصحابِ صورت را ببو ارباب معنی را

ہر مسلمان کو چاہیے کہ بہزار جان متمنی حصول اس شرف کا رہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پچھلی امت
کی مدح مین یہ بات فرمائی کہ اونکو میرے دیدار کی تمنا ہوگی چنانچہ مسلم نے یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی
اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ یعنی بیشک
میری امت مین سے بہت زیادہ محبت والے وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے اون مین سے بعض ایسے
دوست رکھینگے کہ مجکو دیکھین اہل و مال اپنا قربان کرکے یعنی آپ کی امت مین بعض ایسے مشتاقِ فدائی
جمال بیمثال نبوی ہونگے کہ آپکے زیارت کی تمنا مین اہل و عیال و جان و مال فدا کرنے کو طیار ہون گے

مال کیا چیز ہی اور جان کی حقیقت کیا ہی		اونکے قدمونپہ تصدق دل و جان کیجے		جان و دل اوس شہِ لولاک پہ قربان کیجے
ایسے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجے		بچ گئے جسکی شفاعت کے سبب دوزخ سے		لاکھ جان فرش رہِ مقدمِ جانان کیجے
		کیونکہ اس عمر کو صرفِ غمِ ہجران کیجے		آہ جب دولتِ دیدار ہی ہمکو نہ ملے

اور حصول اس دولتِ جاودانی اور نعمتِ جاودانی کا موقوف ہی اوپر کثرت درود خوانی کے سبحان اللہ درود شریف کا عجب مرتبہ ہی اور کیسا کچھ
رتبہ ہی کہ محب و محبوب مین واسطہ وصال ہی اور طالب و مطلوب مین وسیلہ اتصال محبانِ مشتاق
صرف اوصاف جمال نبوی اور محامد کمال مصطفوی سنکر بیتاب ہوجاتے ہین اور اسی عالم مین عجیب مزا پاتے ہین

	آتا ہی طرب مین دلِ شیدای محمد		سن سنکے ثنای رخ زیبای محمد	

لیکن جب منزلِ شنیدہ سے مقام دید مین آئینگے اور علم الیقین سے مرتبہ عین الیقین مین پہونچکر حق الیقین کو
معاینہ فرمائینگے وہان اور ہی کیفیت اور لطف اوٹھائینگے

خرم آن روز کہ مشتاق بیاری برسد		لذت وصل نداند مگر آنسوختہ		آرزومند نگاری بنگاری برسد
کہ پس از دوری بسیار بیاری برسد				

زہی نصیب خوشا طالع اوس عاشق زار بخت بیدار کے کہ جسکے خواب مین خود شاہد و مشہود دیدہ روزگار مقصد
و مقصود کافہ ابرار مظہرِ انوارِ حسن و جمال مصدرِ آثارِ فضل و کمال مایہ حسن ملاحت پیرایہ عروسِ صباحت
مہرِ عرب ماہِ عجم مالکِ لوح و قلم حبیب یزدان محبوب سبحان رسول الثقلین نبی المشتاقین سید بشر شفیع محشر

۵۳

سرورِ عالم فخرِ بنی آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بکمال مرتبۂ محبوبی ساتھ حسن و خوبی کے مسند ناز و دلبری پر جلوہ گری میں آئیں اور شرفِ زیارتِ باکمال و جمالِ بیمثال اپنے سے مشرف فرمائیں للمؤلفہ

الا ای مصلّی مشتاقِ یار
عجب خواب میں میرے جاگے نصیب
شفیع الامم سرورِ کائنات
درود و ان سے خوش ہو کے آئے ہیں آپ
وہ جلوہ جو عاشق ہو جلوہ گر
وہ صلِ علیٰ یک سراپای نور
وہ برجِ رسالت کے تابندہ خور
وہ جسمِ مطہر صفا کہ بس
وہ حسنِ ملیح اور وہ سبز رنگ
وہ ناز و کرشمہ وہ آن و ادا
وہ رخسارِ پر نور شمس الضحیٰ
وہ عینِ حیا چشم و ابرو کا خم
وہ تجرِ تبسم میں موجِ ضیا
سب اعضا کہ ہر یک سراپا جمال
شفیع رؤف رحیم کریم
نبیل جزیل جمیل نکیل
فطوبیٰ لقلب یطوف لدیہ

ہوا شب شبِ وصل ہو ہوشیار
کہ سوتے میں دیکھے جمالِ حبیب
جنابِ محمد علیہ الصلوٰۃ
مصلّی کو جلوہ دکھاتے ہیں آپ
نہ پہر اوسکو ہوش آئے بارِ دگر
وہ صلِ علیٰ یک تجلّای طور
وہ درجِ نبوت کے رخشندہ دُر
چمن جائے جس جس جگہ پر وہ بس
جو یوسف بھی دیکھے تو ہو جائے دنگ
وہ نورِ الٰہی وہ شانِ خدا
جبینِ منور چو بدر الدجیٰ
ہو محرابِ طاعت میں جسکے ہو خم
ہو سرچشمہ نور جس کا گدا
مزین بہ پیرایۂ اعتدال
عظیم فخیم سلیم کلیم
جلیل خلیل وکیل کفیل
فیا ایہا الناس صلوا علیہ

ہوا اس شب میں کیا خوب بیدار بخت
سعادت کوئی اس سے بڑھ کر نہیں
سرِ مرسلین سرورِ جزو و کل
وہ جلوہ کہ موسیٰ بھی دیکھیں اگر
وہ صلِ علیٰ جلوۂ دلربا
وہ بحرِ شفاعت وہ ابرِ کرم
وہ مہرِ جہانتابِ اوجِ جلال
وہ نورِ صباحت چمکتا ہوا
وہ سرخی سپیدی میں آتی ہو تاب
وہ اعجاز لاکھوں ہر انداز سے
وہ عارض کہ یک مطلعِ نور ہو
وہ حسنِ تبسم لبوں میں عیان
سراپا کا عالم کہوں اونکے کیا
وجیہ ملیح سراجٌ منیر
شمیم نعیم عظیم وسیم
ہو الروح فی جسم کل الانام
مصلّی فصلّ و سلّم سلام

کہ ہو آمد صاحبِ تاج و تخت
کرامت کوئی اس سے بڑھ کر نہیں
سراجِ دین سروِ باغِ سبل
تو ہو غش میں آ کر گریں بے خبر
وہ قامت قیامت لئے ہے بلا
وہ مہرِ عرب اور ماہِ عجم
وہ بدرِ کمال سپہرِ جمال
فروغِ ملاحت دمکتا ہوا
کہ جوں ظرفِ بلور میں ہو شراب
وہ انداز لاکھوں ہر اعجاز سے
وہ بینی کہ یک شعلۂ طور ہو
لب لعل یاقوت میں قوتِ جان
سراسر وہ ہیں نورِ ذاتِ خدا
حبیب صبیح بشیر نذیر
قسیم جسیم نسیم وسیم
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
تحرّو جمال النبی فی المنام

شیخ عبد الحق دہلوی نے ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ جو شخص شبِ جمعہ میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھے اور بعد سلام کے سو بار یہ صیغہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے اگر نصیب اوسکا ہو تین جمعے سے تجاوز نکرے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعض فقرا نے اسکا تجربہ کیا ہے

ف ظاہر ابعض فقرات سے شیخ نے کنایہ و اشارہ اپنی ذات کی طرف کیا ہی یعنی اونکو بسبب پڑھنے اس صیغہ مذکورہ کے زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوئی اور اوسی کتاب مین شیخ رح نے لکھا ہو کہ جو شخص شب جمعہ مین دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد الحمد کے پچیس بار قل ہو اللہ اور بعد سلام کے ہزار بار یہ درود پڑھے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اوسکو بھی خواب مین آپکی زیارت نصیب ہوگی شیخ نے اسکو بھی مجرب لکھا ہی اور جذب القلوب مین شیخ نے لکھا ہو کہ طالب صادق اگر ساتھ طہارت کے اس درود پر ملازمت کریگا تو خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیگا اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اور امثال مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کہ شب جمعہ مین دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت مین بعد از فاتحہ کے پچیس بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد سلام کے ہزار مرتبہ کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ہر آئینہ دوسرا جمعہ گذرنے نپائے گا کہ مجھکو خواب مین دیکھے گا اور جو شخص مجھکو خواب مین دیکھے گا حق تعالی اوسکے سارے گناہون کو مغفور فرمائے گا اور اوسکو بہشت مین لیجائیگا روایت کیا اس حدیث کو ابو موسی مدنی نے اور شیخ ابو موسی بو الخیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ تجربہ کیا مین نے اسکا کہ ایسی تھا اور شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہو کہ جو شخص بوقت سونیکے چند بار اس درود کو پڑھے اوسکو رویت آپ کی نصیب ہوگی اَللّٰہُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ اور بھی شیخ الدہلوی نے لکھا ہو کہ جو کوئی ستر بار اس درود کو سوتے وقت پڑھے اوسکو رویت حاصل ہو انشاء اللہ تعالی اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعَرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِیَائِکَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِکَ لَا مُنْتَہٰی لَہَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِہَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اور سعید بن عطاح سے مروی ہو کہ جو کوئی بستر طاہر پر سووے اور وقت سونے کے یہ دعا پڑھے اور اپنے دہنے ہاتھ کو سر ہانے رکھکر سو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھے وہ یہ ہی اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَلَالِ وَجْہِکَ الْکَرِیْمِ اَنْ تُرِیَنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَجْہَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَۃً تُفَرِّجُ بِہَا عَیْنِیْ وَتَشْرَحُ بِہَا صَدْرِیْ وَتَجْمَعُ بِہَا شَمْلِیْ وَتُفَرِّجُ بِہَا کَرْبِیْ

وَتَجْمَعْ بِهَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى ثُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ اَبَدًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور مفاخر الاسلام مین لکھا ہی کہ جو کوئی جمعہ کے دن ہزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھیگا اور اگر نہ دیکھے تو مکرر کرے اسکو پانچ جمعون تک بفضلہ تعالی اوس چیز کو دیکھیگا جو اوسکو مسرت بخشے فاسی شرح دلائل الخیرات مین فاکہانی سے منقول ہو کہ جو کوئی چاہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھے جسطرح پر کہ چاہتا ہو چاہیے کہ سوتے وقت رات کو ستر بار یہ درود پڑھے اور فرش ولباس مطہر او معطر ہو اور باوضو اشتیاق مین سو جاوے آپ کی زیارت سے مشرف ہوگا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ فضائل البرکات شرح دلائل الخیرات مین لکھا ہی کہ جو طالب شب جمعہ مین بعد از نماز عشا کے ایک گوشہ پاک مین فرش پاکیزہ پر کپڑے معطر پہنکر بحضور قلب باوضو قبلہ کیطرف بیٹھکر ہزار مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور ہزار بار صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ پڑھکر درود پڑھتا ہوا سو رہے البتہ پہلی یا دوسری یا تیسری شب مین ساتوین شب تک شرف زیارت جمال باکمال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا بہت بزرگون نے اسکو تجربہ کیا ہی درود تاج یہ درود مقبول درگاہ الہی ہی اور منظور بارگاہ رسالت پناہی اسکی مقبولیت پر یہی ایک شاہد عادل اور دلیل کامل ہی کہ شہرت اسکی عالمگیر ہے اور پسندیدہ ہر صغیر وکبیر شرق سے غرب تک سبھی زبانون پر مذکور ہی اور ہر مجلس میلاد اور ختم مین اسکی پڑھنے کا دستور ہی فضائل اور نتائج اس درود شریف کے بیحد وبیشمار ہین مگر یہان چند خاصتین جو موافق تجربہ اور عمل مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اعظم گڈھی کے مذکور ہین لکھی جاتی ہین از انجملہ پہلے عمدہ یہ بات ہی کہ اگر عروج ماہ مین شب جمعہ کو بعد فراغ نماز عشا کے باوضو بلباس طاہر خوشبو لگا کر ایک سو ستر مرتبہ اس درود شریف کو پڑھکر سو رہے گیارہ شبین اسی طرح پڑھا کرے انشاء اللہ تعالی شرف زیارت بابرکت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو اور واسطے تصفیہ قلب کے ہر روز بعد نماز صبح کے سات مرتبہ اور بعد نماز عصر کے تین مرتبہ اور بعد نماز عشا کے تین مرتبہ وظیفہ رکھے اور واسطے دفع سحر اور آسیب جن اور شیاطین اور وبا اور فساد چیچک کے اور جو مرض کہ سوا انکے ہوگیارہ مرتبہ پڑھکر دم کرے

اور واسطے محفوظ رہنے دشمنوں اور ظالموں اور حاسدوں اور بدگمانوں کے شر سے اور بچاؤ ہر رنج و الم و
افلاس سے چالیس شبین بعد نماز عشاء کے اکتالیس مرتبہ پڑھے اور کشایش رزق کے لیے سات مرتبہ بعد نماز
صبح کے ہمیشہ ورد رکھے اور واسطے بانجھ عورت کے اکیس خرموں پر سات سات مرتبہ دم کرکے ہر روز ایک خرما
اوسکو کھلایا کرے پھر بعد غسل وطہارت کے حیض سے اوس عورت کے ساتھ ہم بستر ہو فضل الٰہی سے فرزند
صالح پیدا ہو اور واسطے مواصلت طالب مطلوب اور حصول ہر مقصد کے بعد نصف شب کے باوضو
چالیس مرتبہ صدق اور یقین دل سے پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ مطلب برآوے وہ درود یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ
الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِي
اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ
الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ
الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ
سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَ
الْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ
رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ
مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ
وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ
الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ
يَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

درود نور ذاتی

یہ درود بھی مثمر فوائد بے شمار اور منتج نتائج بسیار ہے خصوصاً جو کوئی چاہے کہ شرف رویت جمال
جہان آرائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو تو چاہیے کہ باوضو بلباس معطر فرش طاہر پر
بطور کہ سر جانب شمال کے ہو اور پیر جنوب کیطرف اور رو بقبلہ دہنی کروٹ پر لیٹے اور اس درود کو بکمال
تمنای لقای سعادت التقای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنا شروع کرے یہانتک کہ اسی حالت
میں سو رہے خدائے تعالیٰ چاہے آپ کی زیارت سے محروم نہ رہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

بِالنُّورِ الذَّاتِيِّ السَّارِي فِي جَمِيعِ آثَارِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا

تنبیہ اس کتاب مین جو صیغے درود کے درباب حصولِ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوے ہین یقینی سب مجرب اولیای کاملین و معمولہ بزرگانِ دین کے ہین ہرگز شبہہ کو اسمین دخل نہین اور جو کوئی شک کریگا منزلِ مقصود کو نہ پہونچیگا ع طالب آن نیست کہ در راہِ طلب جان بدہد ؛ این نگوید کہ بمقصود رسم یا نرسم ؛ اور شیخ الدہلوی فرماتے ہین کہ واسطے حصول اس دولتِ عظمیٰ کے مشایخین نے کئی طریق بیان کیے ہین اون سب کا خلاصہ استغراق ہو ساتھہ ذکرِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باطن مین اور کثرت کرنے درود شریف کی اور دوام توجہ کرنا اوسپر اور مدار انجلی کار کا اوسکے فضل و عنایت پر ہی انتہی لیکن ساتھہ ہی اسکے چاہیے کہ درود خوان پابند اکلِ حلال اور صدقِ مقال کا ہے بلکہ جملہ منہیات شرعیہ اور معصیاتِ منہیہ سے احتراز کرے اور ساتھہ رعایتِ شرائط آدابِ مذکورہ کے درود پڑھے کیونکہ بعض اوقات مین عادی ہونا منہیات کا مانع حصول اس شرف کا ہوتا ہی چنانچہ منقول ہی کہ ایک شخص نے درود پڑھا برکت اسکے اوسنے خواب مین دیکھا کہ ایک مکان عظیم الشان ہی لطیف و دلکش و رنگین سرائی بس مبارک منزلی فرخندہ جائے ؛ یہ شخص اوسکے دروازے تک پہونچا دربان نے کہا کہ اس مکان مین جناب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم رونق بخش ہین اوسنے عرض کیا کہ اگر اجازت پاؤن تو مین اندر جاؤن دربان نے کہا کہ اچھا ٹھہرو پہر تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ تم تو افیون کہاتے ہو اور حقہ پیتے ہو تمکو آپ کا دیدار نہوگا ع پاک شو اول و پس دیدہ بران پاک انداز ؛ بعدہ یہ شخص خواب سے بیدار ہوا اپنی اس حرکت پر نہایت شرمسار ہوا اوسی وقت توبہ کی حتی کہ طلب افیون اور حقہ کی بالکل چھوڑ دی پہر وہ بفضلہ تعالی شرفِ رویت سے مشرف ہوا اے مسلمانو غور کرو درحالیکہ استعمال ادنی ادنی مکروہات کا مانع شرفِ زیارت ہی تو اون لوگون کا کیا حال ہوگا جو شراب اور تاڑی اور بھنگ اور جملہ مسکرات کا استعمال کرتے ہین اور جھوٹ اور غیبت اور زناکاری اور سود خواری اور بڑے بڑے گناہون مین مبتلا رہتے ہین حق تعالی سب مسلمانونکو بتصدق اپنے حبیب کے کل مکروہات صغیرہ اور معصیات کبیرہ سے بچائے اور اس کتاب کے پڑھنے والونکو اور اسپر عمل کرنیوالونکو شرفِ زیارت جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمائے آمین یا رب العالمین

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ أَلْفَ أَلْفَ مَرَّةٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ

تمت

بلغ الله صلاتي وسلامي ابدا — لنبي عربي مدني حرمي

بھیجے خدای تعالی درود میرا اور سلام میرا ہمیشہ — طرف نبی عربی باشندہ مدینہ حرم کے رہنے والیکے

شمس فضل وضياء وسناء اسنی — نور بدر وبهاء وسماء الكرم

آفتاب بخشش اور روشنی اور نور روشن تر کے — روشنی چاند چودھوین رات اور زیبائی اور آسمان بزرگی کے

مظهر الحق تعالی وتقدس حقا — مفخر الخلق كمالا بكلام القدم

جاے ظہور اللہ برتر اور پاک کے فی الواقع — جای نازش مخلوق کے کمال کی راہ سے ساتھ کلام قدیم کے

اكرم الخلق وجودا وسجودا وجودا — احسن الناس سخاء بعطاء النعم

بزرگ تر مخلوق کے وجود اور سجود اور جود کی راہ سے — نیک تر آدمیون کے سخاوت کی راہ سے ساتھ دینے نعمتون کے

بحر لطف ووفاء وسحاب هطل — طود حلم ووقار وحمول الالم

دریا مہربانی اور وفاداری کے اور بدلی برسنے والی — کوہ طور بردباری اور بزرگی کے اور برداشت کرنیوالے دکھ درد کے

عمر الكل بعدل وسماح وتقی — عمر النفس بجوع وتورم قدم

عمر کرنیوالے سبھون کو ساتھ انصاف اور جوانمردی اور پرہیزگاری کے — زندگی گذاری نفس کے ساتھ بھوک کے حتی کہ قیام عبادت مین سوج گئے پانون

كيف يحصي صلوات لامام الحرمين — عجمي بدوي صممي بكم

کیونکر شمار کرسکے درودون کا واسطے پیشوای مکہ اور مدینہ کے — جو شخص غیر عربی اور جنگلی اور بہرا اور گونگا ہو

خاب آمال حياتي بفراق السلمی — ذاب لحمي ودمي ليت وجودي عدم

ناامید ہوگئین آرزوئین میری بیچ جدائی محبوب سلمی کے — پگھل گیا گوشت میرا اور خون میرا کاشکے وجود میرا عدم ہوتا

رب ابلغ صلوات وسلاما مددا — نحو سكان بقيع وبقاع الحرم

پروردگار میرے بھیج درودون اور سلام کو مددگاری کی راہ سے — طرف رہنے والون گورستان مدینہ اور جگہون گرداگرد کعبہ کے

ثم اصحاب حنين احد مع بدر — ثم اتباع كرام بسديد الامم

پس بھیج یارون جنگ حنین اور کوہ احد کے مع یارون جنگ بدر کے — پس بھیجے تابعین کرام کے جو مضبوط ہین امتون مین

معتمادي ورجائي بشفيع الامم — حين يبلی كفني فوق عظام الرمم

بھروسا میرا اور امید ساتھ بخشانیوالے امتون کے ہے — جبکہ پرانا ہو جاے کفن میرا اوپر ہڈیون بوسیدہ کے

هذه القصيدة لأويس القرني في صلوة النبي المدني

صل يا رب على رأس فريق الناس — منه للخلق أمان بزمان الياس

درود بھیج اے رب میرے اوپر سردار گروہ آدمیوں کے — کہ اونھیں سے لوگوں کو پناہ ہے بیچ زمانہ ناامیدی کے

صل يا رب على من هو في حر غد — كل من يظمأ يسقيه رحيق الكاس

درود بھیج اے رب میرے اوپر اونکے جو کل قیامت کی گرمی میں — ہر شخص کو جو پیاسا ہوگا پلائینگے اوسکو شراب خالص کا پیالہ

صل يا رب على من برجاء الكرم — خص من جاء اليه لعموم الناس

درود بھیج اے رب میرے اوپر اونکے کہ ساتھ امید بخشش کے — خاص کیا اونھوں نے اوسکو جو آیا اونکے پاس سارے لوگوں میں سے

صل يا رب على مونس كل البشر — مبدل الوحشة في القبر باستيناس

درود بھیج اے رب میرے اوپر آرام دینے والے ہر آدمی کے — بدل دینے والے وحشت کے قبر میں ساتھ انس کے

صل يا رب على روح رئيس الرسل — نقتدي نحن على ارجله بالراس

درود بھیج اے رب میرے اوپر روح سردار رسولوں کے — کہ پیروی کرتے ہیں ہم انکے قدموں کی سر کے بھل

صل يا رب على ذي نعم دائمة — انعم اليوم على الخلق بلا مقياس

درود بھیج اے رب میرے اوپر صاحب نعمتوں قدیمہ کے — کہ بخشش کی اونھوں نے آجکے دن مخلوق پر بے اندازہ

صل يا رب على صاحب شرع حسن — فرق الناس متى جاء من النسناس

درود بھیج اے رب میرے اوپر مالک راہ نیک کے — کہ جدا کر دیا اونھوں نے لوگوں کو جبکہ آیا کوئی شیطان میں سے

صل يا رب على ذي كرم امته — تدخل الجنة في الحشر بلا وسواس

درود بھیج اے رب میرے اوپر صاحب بخشش کے کہ امت اون کی — داخل ہوگی جنت میں قیامت کے دن بے کھٹکے

صل يا رب على من هو لولاه لما — يشمل النامية الكون مع الحساس

درود بھیج اے رب میرے اوپر اونکے کہ وہ اگر پیدا نہوتے البتہ نہ — شامل ہوتی قوت نامیہ ہستی کو ساتھ قوت حاسہ کے

صل يا رب على من هو من عصمته — يعصم الحق محبيه من الخناس

درود بھیج اے رب میرے اوپر اونکے کہ لوگ معصوم ہیں کے سبب سے — بچاتا ہے حق تعالی اونکے دوستوں کو شیطان سرکش سے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ هُوَ مَنْ عَاذَ بِهٖ — لَمْ تَصِلْ قَطُّ اِلَیْهِ یَدُ الْوَسْوَاسِ

درود بھیج ای رب میرے اوپر اونکے کہ جو کوئی پناہ پکڑے ساتھ اونکے — نہ پہونچے ہرگز اوسکی طرف ہاتھ اندیشے کے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ هُوَ مَنْ بَارِقَةِ — السَّیْفِ قَدْ اَذْهَبَ قَطْعًا بَصَرَ الشَّمَّاسِ

درود بھیج ای رب میرے اوپر اونکے کہ جنھوں نے چمکتی — تلوار سے ذخیرہ یک لخت نظر آفتاب پرستوں کے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی صَاحِبِ نَوْعِ الشَّرَفِ — مَیَّزَ النَّاسَ بِهِ الْفَصْلُ مِنَ الْاَجْنَاسِ

درود بھیجو ای رب میرے اوپر صاحب نوع بزرگی کے — کہ تمیز دیا آدمیوں کو بسبب اونکے فصل نے جنسوں سے یعنے ناطق نے حیوان سے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ لِنَخِیْلِ الْکَرَمِ — فِیْ رِیَاضِ الْاُمَمِ الْیَوْمَ لَنَا الْغَرَّاسِ

درود بھیج ای رب میرے اوپر انکے جو درخت بخشش کو — بیچ باغوں امتوں کے آج کے دن واسطے ہمارے بونے والے ہیں

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ بِغِنَاءِ الْکَرَمِ — مِنْ بُیُوْتِ الْفُقَرَا اَذْهَبَ بِالْاِفْلَاسِ

درود بھیج ای رب میرے اوپر اونکے جو بسبب بے نیازی بخشش کے — مفلسوں کے گھروں سے دفع کرتے ہیں محتاجی کو

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی عِتْرَتِهِ الطَّاهِرَةِ — وَعَلَی الصَّحْبِ مَعَ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ

درود بھیج ای رب میرے اوپر اولاد پاک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے — اور اونکے یاروں پر ساتھ حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہم کے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ لِاُوَیْسٍ مِنْهُ — طَهُرَ الْقَالَبُ وَالْقَلْبُ مِنَ الْاَدْنَاسِ

درود بھیج ای رب میرے اوپر اونکے جو اویس قرنی کا انکے سبب سے — پاک ہوا جسم اور دل ناپاکیوں سے

قصیدۂ سراپای رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تصنیف حافظ محمد محسن کاکوروی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

وردِ زبان رکھو دلا صلِّ علی محمد
نورِ جمالِ کبریا صل علی محمد
سر نہ جھکا میں کس طرح جب کہ کھلا ہو دل
جسنے کہ دیکھا خوش ہو صل علی محمد

صلِّ علی نبینا صلِّ علی محمد
ہے خط کہ زلف کو شکنِ فتنے ہے دوں مثال
ہو وہ جبینِ خوشنما صل علی محمد
چشمِ حیا تری آنکھ ایسی کہ خود حیا نے دیکھ

وہ سرِ پاک مصطفے سرِ خدا ہے سر بسر
زلف کی بو ہے جانفزا صل علی محمد
ابرو کے بیچ ہلال و ماہِ صیام و ماہِ عید
پردے میں منہ چھپا لیا صل علی محمد

گوش مبارک آپ کے سننے کے واسطے نہ
آپ خدا نے ہی لکھا اصل علی محمد
کیا میں ثنا کرون اونکے لب و دہن کی مزہ
قند و نبات مین مزا اصل علی محمد
نور تھا ریش مین جو کچھ سرد تھا جسکے روبرو
جسنے کہ دیکھا یہ کہا اصل علی محمد
انگلیان پانچ آپکی وقت نماز کے ہین پانچ
سینہ تھا جیسا آپ کا اصل علی محمد
تا فِ زمین سے عرش تک بوئے خوش ہو ناف کے وہاں
اگرا دب کی ہیگی جا اصل علی محمد
پانون تھا قائم آپکا وہ رہِ مستقیم پر
سر سے لگا کے تا بپا اصل علی محمد
عرش کو رتبہ جب ملا جبکہ قلم نے لوح پر
کہتا تھا سر جھکا جھکا اصل علی محمد
انبیا اولیا ہی سب پڑھتے نہیں فقط درود

معنیٔ حق کا مدعا اصل ہے علی محمد
بینی کے تحریر پر کہیون نغمات سے مین فدا
آب حیات ٹپکتے تھا اصل علی محمد
دانتون کی آب و چمک وہ تھی کہ اپنی آنکھو
رنگ شعاعِ مہر کا اصل علی محمد
دست نہ تھے آپکے بحرِ عطای مذنبین
ہاتھ ہی رکن شرع کا اصل علی محمد
خالی ہوا وہ حرص سے نعمتِ حق سے پر شکم
تاؤ مین ایسی بو کہا اصل علی محمد
سرکو وہیں سے کہتی تھی شمع زبانِ حال سے
حق سے ذرا نہیں جُدا اصل علی محمد
سنگ ملیح آپ کا لیکے عرب سے تا عجم
سر کو جھکا کے یہ لکھا اصل علی محمد
وہ ہی شفیعِ عاصیان وہ ہی کریم اور رحیم
کہتا ہوا ونیہ خود خدا اصل علی محمد
محسن یہ چل کے پڑھ سدا اصلِ علی محمد

یعنی پاک کا وہ خط مثل الف ہر یک علم
ہے وہ وحشی ہی جو سجا اصل ہے علی محمد
بات مین جو مٹھاس تھی آپکی وہ کہان ملا
آب گہر نے لی چھپا اصل علی محمد
جلوہ روی پاک مین نور خدا کا تھا ظہور
منہ کی قبول تھی دعا اصل علی محمد
صاف تو یون تھا آئینہ ایسا کہان ہی پاک و صاف
گر سہ حق کی دید کا اصل علی محمد
محسن اسے آگے ہو خوش زانو و پا کی کر ثنا
آپکی دیکھ ساقِ پا اصل علی محمد
جسم مبارک آپکا ہاتھ سے حق کے تھا بنا
شو جہان مین ہی بڑا اصل علی محمد
سدرہ منتہی روز جان دل سے جبرئیل
ایسا ہوا نہ ہوئیگا اصل علی محمد
خاک کو محسن ابی آپ لیکے پونچ مذبی کو

غزل حافظ محمد لطف علی خان صاحب متخلص بلطف

خموش بیٹھے ہو کیا ہو سنو درود پڑھو
بہشت پاؤگے ای صاحبو درود پڑھو
تمام جسم مین خوشبو ملو درود پڑھو
وہ رخ جو دیکھو تو کلمہ پڑھو درود پڑھو
اگر حضور کی مدِ نظر حضوری ہے
سنو جناب کی جب نام کو درود پڑھو
رسولِ پاک تمہارا درود خود ہین
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

شفیع روزِ جزا پر پڑھو درود پڑھو
شفیع حشر کی مدحت سنو درود پڑھو
مشام جان کو معطر کرو درود پڑھو
اگر خدا کے ہو طالب تو پہلے لازم ہو
حضور قلب سے ای دوستو درود پڑھو
اگر عمارت خلد برین کی خواہش ہی
حضور دل سے اگر ہو سنو درود پڑھو
اگر یہ چاہتے ہو تم گناہ بخشے جائین

جہا کی ہو جو طلب طالبو درود پڑھو
ادھر ادھر کی نہ باتین کرو درود پڑھو
وہ زلف خواب مین گر دیکھ لو درود پڑھو
رسولِ پاک کو راضی کرو درود پڑھو
سنو حبیب خدا کی اگر محبت ہے
تو اوس جناب پہ اے مسلمو درود پڑھو
جو اوس حبیب کا مدِ نظر رہے
شفیع حشر جو ای عاصیو درود پڑھو

عوض درود کے مرتے ہی خلد پاؤ گے
تو اوس جناب پہ ای مفلسو درود پڑھو
عزیز و مفت کا سودا ہی لو درود پڑھو
یہ کون بزم ہے کس کا ہے ذکر لطف یہان
جو چاہتے ہو کہ کچھ رزق کی کشایش ہو
ادب سے بیٹھو دب کے اوٹھو درود پڑھو

غزل نتیجہ فکر مصنف کتاب سلمہ اللہ الوہاب

آنکہ بود بر ورا صل علی نبینا
روز و شب این وظیفہ خوان صل علی نبینا
مصدر افت عطا مورد رحمت خدا
بادشہ پیمبران صل علی نبینا
گوہر درج اجتبا اختر برج اصطفا
باعث بود دو جہان صل علی نبینا
قبلہ جان انس و جان کعبہ روح قدسیان
واقف سر ما قلی صل علی نبینا
ہست جناب مصطفے صل علی نبینا
نقش وجود اولین چشم و چراغ مرسلین
مظہر ذات کبریا صل علی نبینا
راحت جان و روح تن منبع جود ذو المنن
کنگر عرش اعتلا صل علی نبینا
مایہ عشرت حیات اصل فروع کائنات
صاحب آخر الزمان صل علی نبینا
فاتحہ کتاب جان آیہ فیض جاودان
اہل زمین و آسمان چیست خدای دو جہان
نور نگاہ ثقلین صل علی نبینا
طرہ تاج سروران فخر کلاہ مہتران
نکہت صد گل چمن صل علی نبینا
فخر زمین و آسمان نقش نگین کن فکان
رہبر جادہ نجات صل علی نبینا
مہر سپہر والضحی ماہ شب اذا سجی
محرم راز لامکان صل علی نبینا

خواہی اگر فروغ امان زو درود کن بجان
رفتہ بروضہ اش بخوان صل علی نبینا

ایضا

صاحب آیہ دنی صل علی محمد
باعث ہستی جہان صل علی محمد
بدر منیر برتری ابر مطیر بہتری
وصل خدا مرام تو صل علی محمد
نور نگاہ ما توی پشت و پناہ ما توی
زہرہ بخت و جوی تو صل علی محمد
آب گلم برای تو جان و دلم فدای تو
حکم خدا کلام تو صل علی محمد
سیدنا شفیعنا صل علی محمد
گلبن باغ قل کفی سرو ریاض ہل اتی
شاہ سریر مہتری صل علی محمد
زینت و زیب آب و گل حسن و جمال جان و دل
دولت جاہ ما توی صل علی محمد
خاتم مرسلان توی سرور انس و جان توی
چشم و سرم بپای تو صل علی محمد
کاف کمال لایزال جیم جمال بیمثال
امی فصیح اللسان مخبر صادق البیان
سالک مسلک رضا صل علی محمد
روح امین غلام تو عرش برین مقام تو
حور و پری ز تو خجل صل علی محمد
ماہ گدای کوی تو مہر فدای روی تو
مقصد دو جہان توی صل علی محمد
فتح و ظفر بنام تو شمس و قمر بکام تو
واو وصال فی والجلال صل علی محمد

رشک غضب بہشت گو تو غیرت مشک بیچو تو
چشم فروغ سوی تو صل علی محمد

قصیدہ ناظم کامل مولوی محمد حسن فاضل

ہدیہ کلام جانفزا صل علی محمد
ذکر جناب مصطفے صل علی محمد
زورق سپہر پہ صفحہ ماہ و مہر پر
صل علی نبینا صل علی محمد
مرغ بہشت جو وہان شاخ شجر پہ شادمان
روز ازل سے ہے لکھا صل علی محمد
آتے ہین وہان ملائکہ سنتے ہین جہان کہین وہ کہین
کرتی ہو وہ یہی نوا صل علی محمد
ہے یہ مقام با شرف جای نزول نور حق

ذکر جہان ہو آپ کا صل علیٰ محمد
رافعِ رایتِ ہدیٰ دافعِ محنت و بلا
سیدنا نبینا صل علیٰ محمد
غیرتِ حق نے دوسرا چاہا نہ مثل آپکا
پڑھیے درودِ مصطفےٰ صل علیٰ محمد
ہین جو وہ عاشقِ خدا شایقِ ذکرِ مصطفےٰ
ورد ہے ہر ایک کا صل علیٰ محمد
کرتے ہین مغفرت طلب اونکے لیے ملائکہ
جنکا یہ ورد ہوگیا صل علیٰ محمد
خلد مین وہ ہو مکین پاس نبی کے بالیقین
گر نہ ہو شاملِ دعا صل علیٰ محمد
اپنے کرم سے خالقا کر میری حاجتین روا
حاضرِ بزمِ مصطفےٰ صل علیٰ محمد
حق سے ہے یہ میری دعا تا بحیات بے بقا
مجکو بحقِ مصطفےٰ صل علیٰ محمد

راحتِ جانِ عاشقان قوتِ جسمِ ناتوان
فخرِ جمیع انبیا صل علیٰ محمد
نورِ خدا سے ہو بنا فرق سے لیکے تا بپا
سایہ بھی اسلیے نتھا صل علیٰ محمد
دافعِ عسرت و عنا موجبِ عشرت و غنا
کہتے ہین وہ یہی سدا صل علیٰ محمد
اوڑتی ہوا کیا ہوئی خوش ادا سے لیکے تا سما
کہتے ہین دل سے جو سدا صل علیٰ محمد
حشر کے دن ملائکہ اوس سے کرین مصافحہ
جسنے کہ وردِ جان کیا صل علیٰ محمد
شاہدِ آرزو سے گر خواہشِ وصل ہو تو کر
بہرِ رسولِ مجتبیٰ صل علیٰ محمد
ہو سبب قبولیت باعثِ جاہ و منزلت
ورد رہے یہی مدا صل علیٰ محمد
فاضلا گر خیال ہو خاتمہ ہو ترا بخیر

مونس و غمگسار ہا صل علیٰ محمد
فخرِ عرب شہِ عجم مہرِ عطا مہِ کرم
اوسکی کرون مین کیا ثنا صل علیٰ محمد
محوِ جنابِ احمدی دل مین اگر ہو آپکے
ہے غم و درد کی دوا صل علیٰ محمد
وحش و طیور و انس و جان حور و پری و عرشیان
بزم مین جب پڑھا گیا صل علیٰ محمد
سایۂ عرش کے تلے حشر مین ہونگے وہ کہ جو
جسنے بصدق دل پڑھا صل علیٰ محمد
ہو نہ حصولِ مدعا خلقِ خدا کا حشر تک
وردِ درودِ مصطفےٰ صل علیٰ محمد
ہوئے حصولِ آرزو اونکی ہی جو ہین منتظر
موجبِ رحمتِ خدا صل علیٰ محمد
رکہہ تو جہان مین شاد و من رنج و بلا سے امان
ورد تو کر درود کا صل علیٰ محمد

تاریخ طبع از نتایجِ افکار مولود عنایتِ قلم یزدی مولانا منشی احمد علی متخلص بہ سہا

بفرمودہ حضرت عالیمقام
چو خورشید روشن بہر خاص و عام

کتاب درودِ رسولِ انام
رسالہ راشد الناس و سال طبع

بود اسم سامیش عبد العلی
بہ امر فاتح درود و سلام

ایضاً از افاداتِ فکر سلیم منشی شیخ امیر اللہ تسلیم شاگرد مرزا نسیم

زہے ماہرِ علم عبد العلی
خواص و نکاتِ درود و سلام
ثنا مین ہر سمت شہرت ہوئی
ہوا طبع آخر کو وہ مختصر

خبردارِ کنہِ خفی و جلی
کیے جا بجا سے فراہم تمام
دل و جان سے شایق خلقت ہوئی
نہایت خوش اسلوب و نادر ہے
ملا غیب سے مصرعِ لاجواب

لکہا وہ رسالہ کہ وقتِ بیان
زبان … الفاظ و معنی نفیس
پڑھے دید کیا خاص کیا عام
دمِ ختم تسلیم آیا خیال
چھپی خوب عمدہ ہمایون کتاب

نہ غافل ہو صلِ علیٰ سے زبان
مضامین اعلیٰ عجائب سلیس
ہے خامہ فرسا حرفِ طلب
لکھین کوئی اسوقت تاریخ سال

هو العلی

یا سید الانام درود جناب تو

ورد زبان ماست مه و سال و صبح و شام

نزدیک تو چه تحفه فرستیم ما ز دور

در دست ما همین صلوات است و السلام

در سنه [illegible] هجری تحریر شد